۴۸۶
۲۹۲

سیرت امام مہدی موعود ؑ

خلیفۃ اللہ ہمسر رسول اللہ صلی اللہ علیہما وسلم

مترجم

144681

مولفہ
حضرت بندگیمیاں شاہ عبدالرحمٰن رح ابن حضرت بندگیمیاں شاہ نظام رضؓ خلیفہ چہارم حضرت مہدی موعود ؑ

سن ولادت حضرت مولف قریباً سنہ ۹۰۳ھ

منجانب

923977

ب ۔ مس جمعیتہ مہدویہ دائرہ زمستان پور مشیرآباد (حیدرآباد دکن)
۱۳۶۹ھ

مطبوعہ مطبع ابراہیمیہ

UNIVERSAL LIBRARY
OU_188781
UNIVERSAL LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۹۲۲۶۹۷۷ Accession No. ۵۲۷۷۹

Author

Title

This book should be returned on or before the date last marked below.

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ (جزء ۳ رکوع ۱۴)

بیشک یہی سچی خبریں ہیں۔

الحمد للہ والمنة Checked 1975

سیرت امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

المعروف بہ

مولود حضرت امام مہدی موعودؑ

مؤلفہ

حضرت بندگیمیاں شاہ عبد الرحمنؒ ابن حضرت بندگیمیاں شاہ نظامؓ

مترجم

باھتمام جمعیتہ مہدویہ دائرہ زمستانپور مشیرآباد حیدرآباد دکن

سنہ ۱۳۶۸ھ

مطبوعہ

مطبع ابراہیمیہ مشین پریس حیدرآباد دکن

۹۲۲۶۹۷۷ ۹ ۲۴۷۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

التماس

حضرت ملک سلیمان علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے کہ : .

فرح مبارک میں حضرت بندگیمیاں شاہ نظام دریا آشامؓ کے گھر میں بچہ پیدا ہوا اسکی خبر امامؑ کو دی گئی تو امامؑ نے حضرت شاہ نظامؓ کے گھر تشریف لیجاکر بچہ کے دونو کانوں میں سنت اذان واقامت کی ادائی فرمائی اور بچہ کا نام عبدالرحمن رکھا۔ آپکی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا کو فقر وفاقہ کی وجہ دودھ نہیں تھا بدینوجہ حضرت شاہ نظامؓ نے میاں عبدالرحمنؓ کو امامؑ کے پاس لیجاکر امامؑ کے قدموں پر ڈالدیا۔ امامؑ نے اپنے پیر کا انگوٹھا آپ کے منہ میں رکھا تو جس طرح بچے ماں کا دودھ چوستے ہیں اسی طرح آپ امامؑ کا انگوٹھا چوسنے لگے اور جب سیر ہوگئے تو آپ کو گھر لے گئے۔ آپ جب کبھی زاری کرتے تو حضرت شاہ نظامؓ آپکو لیجاکر امامؑ کے قدموں پر ڈالدیتے اور جب آپ امامؑ کا انگوٹھا چوس کر سیر ہوجاتے تو پھر واپس لیجاتے ایک روز حضرت شاہ نظامؓ نے امامؑ سے عرض کیا کہ خوندکار! عبدالرحمن اپنی ماں کا دودھ نہیں پیتے حضرتؑ کے قدم مبارک کے تبرک پر اکتفا کرتے ہیں تو امامؑ نے فرمایا کہ عبدالرحمن دودھ کیوں پئیے وہ تو نور پیتے ہیں اسی طرح آپ نے دو سال نور سے پرورش پائی۔ آپنے تربیت وتلقین اور کامل صحبت اپنے والد بزرگوار حضرت بندگیمیاں شاہ نظامؓ سے پائی۔ امامؑ کی بیحد شفقت اور مرحمت جو آپ پر تھی تمام مہاجران مہدیؑ آپ کو مہاجر فرماتے تھے اور مہاجروں میں سویت دیتے تھے۔ آپ حافظ قرآن بھی تھے اور عربی فارسی میں کامل دستگاہ رکھتے تھے اور آپ نے مولود امام مہدی موعودؑ بہترین عبارت میں تصنیف فرمایا گروہ پاک میں بیحد شہرت رکھتا ہے۔ آپکو حضرت خواجہ خضرؑ سے ملاقات تھی اور آپ کی عمر شریف آپکے والد بزرگوار حضرت شاہ نظامؓ کے وصال مبارک کے وقت کم وبیش تینتیس سالہ تھی (ملاحظہ ہو تاریخ سلیمانی)

گلشن ہشتم چمن دوم ،

حضرت بندگمیاں شاہ عبدالرحمنؒ نے امامؑ کا یہ مولود امامؑ کے صحابہؓ کے زمانہ میں تحریر فرمایا ہے
تمام موالید میں سب سے پہلا مولود یہی ہے جو حضور صحابہؓ سے آجتک مسلسل منقول ہوتا آرہا ہے اور صادقین
سے دست بدست پہنچا ہے ۔

زمانہ حال میں بعض افراد قوم امامؑ کے مبارک حالات اور آپکے فرامین میں ایسی ہی کمی بیشی کر کے
منظر عام میں لا رہے ہیں جس طرح سے کہ یہود و نصاریٰ نے توریت اور انجیل میں کمی بیشی کر کے منظر عام میں
لایا ہے زمانہ حال کے ان نا عاقبت اندیشوں کی اس جسارت کی وجہ اصل مولود مع ترجمہ ہدیہ ناظرین کیا گیا
ہے لہذا ناظرین کا فرض اہم ہے کہ جو بات مولود ہذا کے مضامین کے خلاف نظر آئے اسکو شیطانی وسوسہ
خیال کریں ۔

از احقر دلاور

سیرتِ حضرت امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العالمین الذی ھدٰنا لھٰذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدٰنا اللّٰہ العزیز وباللّٰہ الحمید الذی لہ ملک السمٰوات والارض واللّٰہ علی کل شیٔ قدیر والصلوٰۃ علی حبیبہ محمد وآلہ واصحابہ واولادہ واحفادہ وازواجہ اجمعین ثم الصلوٰۃ والسلام علی تابع الھدیٰ محمد المھدی صاحب الزمان وارث نبی الرحمٰن عالم علم الکتاب والایمان مبین الحقیقۃ والشریعۃ والرضوان وعلی آلہ واصحابہ واولادہ واحفادہم ازواجہ وعلی تابعیہ التامۃ من الناس الیٰ یوم الدین من الصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقا ذالک الفضل من اللّٰہ ان اللّٰہ کان علیما حکیما۔

ذالک نتلوہ علیک من الآیات والذکر الحکیم۔

(ج۳، ۳، رکوع ۱۴)

ہر تعریف اللہ ہی کو زیبا ہے جو تمام جہان کا پروردگار ہے جس نے ہم کو اس کی (صراط مستقیم کی) ہدایت کی اور اگر ہم کو اللہ بزرگ ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت پانے والے نہ ہوتے اور شروع کرتا ہوں سزاوار حمد اللہ کے نام سے کہ اسی کی بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین میں اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور درود نازل ہو اللہ کے حبیب محمدؐ پر اور آپ کی سب آل اور اصحاب اور اولاد اور احفاد اور ازواج پر پھر درود و سلام نازل ہو تابع ہدیٰ محمد مہدیؑ پر جو صاحب زماں اور وارث نبی رحمان علم الکتاب اور علم ایمان کے عالم حقیقت شریعت اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی کو بیان کرنیوالے ہیں اور آپ کی آل اور اصحاب اور اولاد اور احفاد اور ازواج پر اور قیامت تک اُن لوگوں پر جو آپکی پوری پوری پیروی کرنیوالے ہیں یعنے صدیقین شہداء اور صالحین اور یہ لوگ (جنت میں ہمیشہ رہنے کی) اچھے رفیق ہیں یہ اللہ کا فضل ہے بیشک اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ یہ ہم تمکو پڑھکر سناتے ہیں (اے محمدؐ) آیتیں اور حکمت بھرا ذکر

ابتداء والدۂ حضرت میراںؑ علیہ السلام عفیفہ عابدہ صالحہ زاکیہ زاہدہ مخلصہ رابعہ ساجدہ صائمہ حنیفہ کریمہ علیمہ عظیمہ اسمہا شریفہ بی بی آمنہ دائم شب خیز و صائم النہار و قائم اللیل بودند روزے در شب ثلث معاملہ دیدند کہ ماہ و بروایتے آفتاب از آسمان فرود آمدہ در گریبان پیرہن بی بی در آمد و از آستین بیرون رفت ہر چند کہ بالا می شد تجلی روشن و زیادہ تر می شد فی الحال بیہوش گشتند و در جذبۂ حق مستغرق می شدند این خبر بہ برادر بی بی رسید نام شاں ملک قیام الملک کہ بسیار مرد پرہیزگار و عالمی و عاملی و متشرع و متورع بودند آمدہ گفتند کہ ہیچ رنجے نیست مگر ایں جذبۂ حق است بعد از زمانے چونکہ بہوش آمدند ملک مذکور پرسیدند کہ چہ حال بود کہ در جذبہ و سکر بودید بی بی واقعہ حال خود یک بیک فرا نمودند بعد سمع ہم ملک براں معنی گفتند معلوم میشود کہ انشاء اللہ تعالیٰ در شکم خدام حق تعالیٰ خاتم الاولیاء پیدا خواہد کرد و باز پا بوسی کردہ گفتند اے خواہر ما را وصفت کریمی

آغاز کتاب۔ حضرت مہدیؑ کی والدہ صاحب عفت عبادت گزار نیک پاکیزہ فطرت پرہیزگار تھیں مخلصاً اللہ کی عبادت کرنیوالی اپنے وقت کی رابعہ ساجدہ روزے رکھنے والی ٹیڑھے راستے سے الگ ہوکر چلنے والی صاحب کرامت صاحب علم بڑے درجہ والی جنکا اسم گرامی بی بی آمنہ ہمیشہ راتوں میں عبادت کرنیوالی دن کو روزے رکھنے والی اور شب بھر اللہ کے ذکر میں رہنے والی تھیں ایک روز پچھلی رات میں معاملہ دیکھا کہ چاند اور ایک روایت سے آفتاب آسمان سے نیچے آکر بی بی کے کرتے کے گریبان میں داخل ہوا اور آستین سے نکل گیا جس قدر بلند ہوتا تھا تجلی روشن اور زیادہ ہوتی تھی اسی وقت بیہوش اور جذبہ حق میں مستغرق ہوگئیں یہ خبر بی بی کے بھائی کو پہنچی جنکا نام ملک قیام الملک تھا بہت پرہیزگار مرد صاحب علم و عمل شرع کے پابند اور پارسا تھے آکر کہا کہ کوئی رنج نہیں ہے مگر یہ جذبۂ حق ہے تھوڑی دیر کے بعد جو ہوش میں آئیں تو ملک مذکور نے پوچھا کیا حال تھا جو جذبہ و سکر میں تھیں تو بی بی نے اپنے حال کا پورا واقعہ بیان کیا تو ملک نے سنکر اسکے متعلق کہا معلوم ہوتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے شکم میں خاتم الاولیاء کو حق تعالیٰ پیدا کریگا اور پھر قدمبوس ہوکر

ﮯ ۔ گریباں ۔ کنٹھہ (از لغات کشوری)

ماراپیشتر ازیں بنواختی فاما شرط آنست که اظہار
نباید کرد از یگانه و بیگانه۔ فی الجمله بعد مدت چہار
ماه گاه گاه در شکم خود بی بی آواز می شنیدند که
مہدی موعود حق است و پس از مدت معین
دریں عالم فی یوم الاثنین بعد از حضرت رسالت پناہ
که ہشت صد و چہل و ہفت سال انصرام گشته
در بلده جونپور که تعلق آں به ہندوستان دارد
تولد مطہر خاتم الولی اظہار یافت چنانچه تولد مطہر
خاتم النبی علیه السلام فی یوم الاثنین شده بود.
کما قال النبی انا ولدت فی یوم الاثنین
احببت ان اجوع یوما و اشبع یوما و انا
ادعی فی یوم الاثنین و انا اموت فی یوم
الاثنین. آں روز یکه حضرت میراں سید محمد
مہدی موعودؑ متولد شدند در آں روز جمله بتاں
و دیواں که در تبخانہا بودند بر روے زمیں بر ہم
افتادند پس ہاتف آواز داد که جاء الحق و زہق
الباطل ان الباطل کان زہوقا (جزء ۱۵ رکوع ۹)
و قال النبی المہدی منی الله یقفو اثری

کہا اے بیبی! بابین تونے ہم کو اور ہماری سات کرسی بلکہ
اس سے زیادہ کو سرفراز کیا لیکن شرط یہ ہے کہ اپنے پرائے پر
ظاہر نہ کریں حاصل کلام چار ماہ کے بعد بی بی کبھی کبھی اپنے
شکم میں آواز سنتی تھیں کہ مہدی موعود حق ہے اور حمل
کی مدت معین پر پیر کے دن حضرت رسالت پناہ کی
ہجرت کے آٹھ سو سینتالیس سال بعد شہر جونپور میں کہ جس کا
تعلق ہندوستان سے ہے خاتم الولی علیہ السلام کے تولد
مطہر کا ظہور اس عالم میں ہوا جیسا کہ خاتم النبی علیہ السلام
کا تولد پیر کے دن ہوا چنانچہ نبی صلعم نے فرمایا کہ میں
پیر کے دن پیدا ہوا میں ایک دن بھوکا رہنے اور ایک
دن پیٹ بھر کھانے کو دوست رکھتا ہوں اور میں
بلایا جاؤنگا دو شنبہ کے دن اور میں دوشنبہ ہی کو مرونگا
حضرت میراں سید محمد مہدی موعودؑ کی پیدائش کے دن بتخانوں
میں تمام دیو اور بت زمین پر اوندھے گر پڑے
اور فرشتہ غیبی نے ندا کی کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا
بیشک باطل مٹنے والا ہی تھا۔ نبی صلعم نے فرمایا کہ
مہدی مجھ سے ہے بیشک وہ میرے قدم بقدم
چلیگا اور خطا نہیں کریگا۔ جب افضل زماں

سہ۔ آیت جاء الحق و زہق الباطل الخ فرشتہ غیبی نے بلند آواز سے کہا۔

وکا بخلی چوں ایں آواز بہ گوش افضل الزماں
ومرشد المکاں میاں شیخ دانیالؒ کہ ساکن بلدۂ
جون پور بودند رسید ومعلوم شد کہ تباں در
تبخانہا درافتادند آں زماں در ضمیر منیر حضرت
شیخ گذشت کہ امروز مرد عزیز دریں شہر متولد
شدہ است پس شیخ مذکور در تفحص افتاد از
بعضے مردم خبر یافتند کہ میرانسید عبداللہ را خدا تعالیٰ
بفضل وکرم خویش پسرے بخشیدہ است جواب
فرمودند نعم الیوم یوم الموعود وکان تولدہ
شہیدا۔ پس میرانسید عبداللہ را طلبیدہ
استفسار فرمودند کہ تولد آں طفل وماہیت آں
اظہار فرمائید میرانسید عبداللہ مضمون آں بدیں
تقریر ادا کردند کہ چوں آں طفل از بطن مادر خود
بیروں آمد از خون واز کثافت منزہ بود ہم دراں
شب کہ تولد آنحضرتؑ شد مصابیح جمیع البیوت
قد انطفت بسعی الناس بالتجلی ولم یوقد

مرشد دوراں میاں شیخ دانیالؒ ساکن شہر
جونپور کے کان میں جاء الحق کی آواز پہنچی اور
آپ کو معلوم ہوا کہ بت خانوں میں بت گر پڑے تو
شیخ کے روشن دل میں یہ بات آئی کہ آج کوئی مرد
عزیز اس شہر میں پیدا ہوا ہے۔ پس شیخ مذکور اسی
کھوج میں تھے بعض اشخاص سے آپ کو خبر ملی
کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے میرانسید
عبداللہ کو لڑکا عطا کیا ہے اس کے جواب میں
شیخ نے فرمایا کہ اچھا ہے دن مہدی موعودؑ کی
ولادت کا دن، اور مہدی موعودؑ کی ولادت اللہ
کے گزشتہ خلیفوں کی گواہ ہے پس شیخ نے
میرانسید عبداللہ کو طلب کر کے فرمایا کہ اس بچہ کا حال اور اس کی
ماہیت ظاہر فرمایئے تو آپ نے فرمایا کہ وہ بچہ جب ماں کی پیٹ
سے باہر ہوا تو خون اور کثافت سے پاک وصاف تھا اور
حضرت مہدی علیہ السلام کی ولادت کی رات میں تمام
گھروں کے چراغ بجھ گئے دوڑ رہے تھے لوگ تجلی میں[1]

لے۔ حضرت مہدی علیہ السلام کی ولادت کے وقت سارے جونپور میں ایک تجلی نما روشنی پیدا ہوئی جس سے در ودیوار شجر وحجر روشن ہوگئے لوگ اس تجلی کو دیکھ کر حیرت سے ادھر ادھر دوڑ رہے تھے اور چراغ تو بجھ گئے تھے جو صبح تک روشن نہ ہوسکے یہ حضرت مہدی علیہ السلام کی ولادت کا معجزہ ہے۔

حتی السحر زیرا کہ مصباح جمیع الاولیاء والمومنین
پیدا شد و افروختہ گشت من نور الولایۃ
المحمدیۃ کما قال اللہ تعالیٰ اللہ نور
السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ
فیہا مصباح الایۃ قولہ تعالیٰ واللہ یختص
برحمتہ من یشاء (جزء ۳ رکوع ۱۶) ای
بالنبوۃ والولایۃ وہما واحد فی کل زمان
و مکان بالاقوال والافعال والاحوال
از بندگیمیاں ولاورؓ نقل است کہ فرمودند بندہ
از شکم مادر بیروں شد فرمان رسید مرا کہ ھو
الاول والآخر والظاہر والباطن (جزء ۲۷ رکوع ۱۷)
و دیگر فرمودند کہ حقتعالیٰ بندہ را در ہماں زماں
چہار کتاب تعلیم کرد بلا مثال اگر بندہ توریت
خواندی مردماں تحیر وار انی لک ہذا گفتندے
کہ باز کرت دیگر موسیٰ اظہار نمودہ بندہ ہضم میکرد
و اگر بندہ انجیل را خواندے مردماں گفتندے
کہ کرت دوم مسیح ابن مریمؑ استظہار کردہ ہمیں منوال
اگر بندہ زبور خواندی گفتندے داؤد است
اگر بندہ کلام اللہ خواندی مردماں گفتندی ہذا

اور نہیں روشن ہوئے چراغ صبح تک کیونکہ ولایت
محمدیہ کے نور سے روشن کیا ہوا تمام اولیا اور مومنین
کا چراغ پیدا ہوا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ
نور ہے آسمانوں اور زمین کا اور اس کے نور کی
مثال ایسی ہے جیسے ایک طاقچہ ہے اس میں چراغ
ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اللہ خاص کر لیتا ہے
اپنی رحمت سے جسکو چاہتا ہے اپنی رحمت سے یعنی
نبوت اور ولایت سے اور وہ دو نور خاتم نبوت
اور خاتم ولایت ہر زماں اور ہر مکاں میں تمام اقوال
افعال اور احوال میں برابر ہیں حضرت بندگیمیاں ولاورؓ
سے نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا بندہ ماں کے پیٹ سے
باہر ہوتے ہی مجھکو فرمان خدا ہوا کہ وہی اول وہی آخر
وہی ظاہر وہی باطن ہے اور نیز فرمایا کہ اسی وقت بندہ
کو خود حقتعالیٰ نے چاروں کتابوں کی تعلیم دی اگر بندہ
توریت پڑھتا تو لوگ متحیر ہو کر کہتے کہ تجھکو کیونکر معلوم
ہوا اور سمجھتے کہ پھر موسیٰؑ کا ظہور ہوا مگر بندہ نے ہضم کیا
اور اگر بندہ انجیل پڑھتا تو لوگ کہتے کہ مسیح ابن مریم کا
ظہور مکرر ہوا ہے اسی طرح اگر بندہ زبور پڑھتا تو
کہتے کہ داؤدؑ ہے اگر بندہ کلام اللہ پڑھتا تو کہتے

رجل عزیز محمد رسول اللہ قد عاد بمرۃ اخری
ومردماں در شک وارتیاب گشتی واز این و
آں اقرار نبوت بر آمدی اما بندہ بتوفیق اللہ تعالیٰ
ہضم کرد زیراچہ بندہ را حامل اثقال ولایت
محمدی حق تعالیٰ بیافریدہ است باز **نقلست**
کہ حضرت میرانؑ فرمودند کہ میفرماید اللہ تعالیٰ
اے سید محمد خاص ذات ترا برائے حمالت ولایت
حبیب من آفریدیم بداں سبب از تو بالکلیہ جملہ
آداب شریعت تمام می نمودیم ایں کرم وفضل
ماست ونیز **نقلست** حضرت میرانعلیہ السلام
فرمودہ اند کہ ہرچہ خدا تعالیٰ بہ محمدؐ داد بمن داد
وہرچہ بمن داد بہ محمدؐ داد نہ قبل محمدؐ کس را دادہ
نہ پس بندہ کس را دادہ شود. فی الجملہ سید عبداللہ
گفتند کہ آں ذات مبارک چوں متولد شد ہر دو
دست مبارک بر شرمگاہ خود می نہادند چوں
بر بدن شریف جامہ پوشانیدند دستہائے خود
جدا ساختند و باز گاہے کہ جامہ از تن مبارک
دور می کنند بطور سابق دستہائے خود بر شرمگاہ
می نہند و گریہ آں ذات فائض البرکات ہمچوں

کہ یہ مرد عزیز محمد رسول اللہؐ ہے کہ مکرر ظہور فرمایا ہے اور
لوگ شک و شبہ میں پڑ جاتے اور عام و خاص نبوت کا
اقرار کرنے لگتے لیکن بندہ نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے
ہضم کیا اس لئے کہ حقتعالیٰ نے بندہ کو محمدؐ کی ولایت
کے بوجھ کو اٹھانے کے لئے پیدا کیا ہے نیز نقل ہے
حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے
سید محمد ہم نے خاص تیری ذات کو اپنے حبیب کی ولایت
کا بار اٹھانے کے لئے پیدا کیا ہے اسی لئے جملہ شریعت
کے آداب بالکلیہ تجھ سے پورے ادا کراتے ہیں یہ ہمارا
فضل و کرم ہے اور نیز نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا
ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو کچھ محمدؐ کو دیا مجھ کو دیا اور جو کچھ
مجھ کو دیا محمدؐ کو دیا نہ محمدؐ کے پہلے کسی کو دیا تھا اور نہ
کے بعد کسی کو دیا جائیگا. حاصل کلام سید عبداللہ نے
شیخ سے کہا کہ وہ ذات مبارک جب پیدا ہوئی تو
دونو ہاتھ اپنی شرمگاہ پر رکھے ہوئے تھے جب جسم
شریف پر کپڑے پہنائے گئے تو شرمگاہ سے اپنے
ہاتھ اٹھائے جب کبھی تن مبارک سے کپڑے نکالتے
تو پہلے کیطرح اپنے ہاتھ شرمگاہ پر رکھ لیتے اس ذات
فائض البرکات کا رونا بچوں کے رونے کی طرح

کودکان نیست بلکہ آواز آن طفل خداوند عقل جمیع
سامعاں راجاذب می سازد شیخ الاسلام پرسیدند
کہ نام مبارک آن طفل صاحب فضل چہ نہادید فرمودند
کہ امشب معاملہ دیدم کہ حضرت رسالت پناہ آمدہ
فرمودند کہ ایں طفل را من نام خود نہادہ ام بنابر بشارت
آنحضرتؐ نام طفل مذکور را میرانسید محمد خواندہ چنانچہ
رسالت پناہ فرمودند المہدی منی یکون من
بعدی اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی
واسم امہ اسم امی باز شیخ علیہ الرحمۃ پرسیدند
اصول و لون آن طفل بچہ نوع است سید عبداللہ
فرمودند کہ لون او گندم گوں و روشن پیشانی و بلند
بینی و متوسط ابرو یعنی پیوستہ کما قال النبیؐ
المہدی منی اجلی الجبہۃ اقنی الانف
مقرون الحاجبین شیخ رضوان اللہ علیہ
سید عبداللہ را مبارکباد دادہ وداع کردند اما
در وقت شیر خوارگی چنداں معجزہا از وجود آنذات
موجود گشتند کہ مردمان عارفاں بیقین گفتند فیہ
سر عظیم بلکہ بسیار خلائق منتظر بظہور ایں مستور بودند
شک نیست کہ ایں خزانہ غیب لاریب قسمت

نہیں بلکہ اس صاحب عقل طفل کی آواز تمام سامعین
کو جاذب بنا دیتی ہے شیخ الاسلام نے پوچھا کہ
اس صاحب فضل طفل کا نام کیا رکھے ہو تو فرمایا
کہ آج کی رات میں نے معاملہ دیکھا کہ حضرت رسالت پناہؐ
نے تشریف لاکر فرمایا کہ اس طفل کا نام میں نے اپنا
نام رکھا ہے پس آنحضرتؐ کی اس بشارت کی بنا
پر طفل مذکور کا نام میراں سید محمد رکھا ہوں چنانچہ
رسالت پناہؐ نے فرمایا ہے کہ مہدی مجھ سے ہے میرے بعد
ہوگا اس کا نام میرا نام اس کے باپ کا نام میرے باپ کا نام اور اس کی
ماں کا نام میری ماں کا نام ہوگا شیخ علیہ الرحمۃ نے پوچھا کہ
اس طفل کا حلیہ و رنگ کیسا ہے تو سید عبداللہ نے فرمایا
کہ وہ گندم گوں روشن پیشانی بلند بینی اور پیوستہ بھوں
رکھتا ہے چنانچہ نبیؐ نے فرمایا کہ مہدی مجھ سے ہے روشن پیشانی
بلند بینی اور پیوستہ بھوں والا ہوگا شیخ رضوان اللہ علیہ نے
سید عبداللہ کو مبارکباد دیکر رخصت فرمایا لیکن شیر خوارگی
کے زمانہ میں اس ذات کے وجود سے اتنے معجزے
ظاہر ہوئے کہ عارفین نے یقین سے کہا کہ اس طفل
میں بڑا راز ہے بلکہ بہت سے لوگ اس راز کے ظاہر
ہونے کے منتظر ہوگئے بیشک یہ طفل خزانہ غیب لاریب

خواہد کرد و ایں باران رحمت کافۂ خلائق را بشفاء
ابدی از اقسام بدی مبدل خواہد ساخت یملأ
الارض قسطا و عدلا کما ملئت جورا و
ظلما بدعوت او روخواہد نمود بلکہ ملک عرب و
عجم چنانکہ انبیا را بود خواہد کشود اکنوں حلیۂ آنحضرتؑ
بشنوید کہ صورت و سیرت آنحضرتؑ بعینہ
ہمچوں خاتم النبیؐ بود چنانچہ آنحضرتؑ فرمود اگر
بندہ و حضرت ابراہیم خلیل اللہ و حضرت مصطفیٰؐ

تقسیم کریگا اور یہ باران رحمت تمام مخلوق کی برائیوں
کو شفاء ابدی سے بدل دیگا حدیث شریف ہذا۔
بھر دیگا زمین کو عدل و انصاف سے جس طرح کہ جور
ظلم سے بھری گئی کا ظہور اس کی دعوت سے ہوگا
بلکہ ملک عرب و عجم کے نئے جیسا کہ انبیاءؑ کا طریقہ تھا
قلوب کو کھولدیگا۔ اب حضرت مہدیؑ کے حلیہ مبارک
کی کیفیت سنو کہ حضرت مہدیؑ کی صورت و سیرت خاتم النبیؐ
کی صورت و سیرت کی جیسی تھی چنانچہ حضرت مہدیؑ نے

سے۔ حضرت بندگی عبد الملک سجاوندی عالم باللہؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ اور منجملہ ان کے وہ ہے جو علی ابن ہلالی کی روایت سے اور وہ اپنے باپ کی روایت سے کہا داخل ہوا میں رسول اللہؐ کے پاس اور آپ اس حالت میں تھے جس حالت میں کہ آپ کی روح مبارک قبض کی گئی پس کیا دیکھتا ہوں کہ بی بی فاطمہؓ آپ کے سرھانے ہیں اور حدیث طویل ہے اس حدیث کے آخر میں ذکر کیا گیا ہے کہ اے فاطمہؓ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے بھیجا حق کے ساتھ کہ اس امت کا مہدیؑ اسی سے ہے (فاطمہؓ سے ہے) جبکہ ہو جائیگی دنیا غل غل اور فتنے ظاہر ہو جائیں گے اور راستے کٹ جائیں گے ایکدوسرے پر لوٹ مار کریں گے نہ بڑا چھوٹے پر رحم کریگا اور نہ چھوٹا بڑے کی عزت کریگا پس بھیجیگا اللہ اسوقت میں اس امت میں سے من یفتح حصون الضلالۃ و قلوبا غلفا۔ اس شخص کو جو فتح کریگا گمراہی کے قلعوں کو اور بند دلوں کو۔ قائم کریگا دین کو آخر زمانہ میں جیسا کہ قائم کیا میں نے اس کو اول زمانہ میں سند سے بیان کیا اس کو حافظ ابو نعیم اصفہانی نے مہدیؑ کی صفت میں۔ پس دیکھ اے منصف نبیؐ کے قول قلوبا غلفا کو یہ قول علت تفسیر ہے نبیؐ کے قول حصون الضلالۃ پر پس معلوم ہوا کہ مہدیؑ کھولدیگا بند دلوں کو اپنے فیض سے اور بھر دیگا دلوں کو اپنے عدل سے اور یہی معنی ہیں یملأ الارض قسطا و عدلا کما ملئت جورا و ظلما کے۔ (ملاحظہ ہو سراج الابصار مولفہ حضرت عالم باللہؒ)

دریک زماں بودندے ہیچکس درمیان ما تمیز کردن
نتوانستے اکنوں بشرح بشنوید زخشندہ رو
وپیچیدہ مونہ دراز ونہ کوتاہ بزرگ سرکشادہ جبہ
روشن روی ہمچوں ماہ شب چہاردہم چشماں چوں
چشمہائے بنی اسرائیل یعنی بزرگ بسا آبدار سیاہ
دیدہ وسفیدی چشم بغایت روشن اندکے مائل بہ
سرخی پیوستہ ابرو فراخ جبین دراز مژگان انبوہ
ریش سرخ عذار روشن رخسار بلند بینی متوسط
گوش درست سر وموے نہ دراز نہ کوتاہ مثل گردن
دراز بازو کشادہ کتف درست قبضہ دراز انگشت
بر رخسار راست خال سیاہ فراخ شانہ بر شانہ
راست مہر ولایت متوسط پشت کشادہ سینہ
سرین گاہ متوسط ساق درست قدم پہن استخواں
نرم بر اعضا عرق خوشبو مثل گلاب لعاب مانند
مشک وعنبر معطر الاعضا چنانکہ استعمال خوشبوی
کردہ باشد روشن بشرہ پیشانی تاباں روے
دافع البلا سے سیارہ مشاہدہ طلعتش موجب
راحت سینہ مطالعہ منظرش مستوجب فرحت
درونہ اما باجاہت تام عظمت تمام شیریں سخن

فرمایا کہ اگر بندہ اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور محمد مصطفیٰ
ایک زمانے میں ہوتے تو کوئی شخص ہمارے درمیان تمیز
نہ کر سکتا اب حلیہ مبارک کو واضح طور پر سنو چمکدار چہرہ
گھونگروالے متوسط بال سر بڑا کشادہ پیشانی بدر سا
روشن چہرہ بنی اسرائیل کی آنکھوں کی جیسی آنکھیں یعنی
بڑی اور بہت آبدار پتلیاں کالی آنکھوں کی سفیدی
بہت روشن قدرے سرخی مائل جٹے ہوں کشادہ خوبی
کے ساتھ پلکیں لانبی گھنی داڑھی سرخ چہرہ روشن گال
بلند بینی متوسط کان سر مبارک نہایت موزوں بال
نہ لمبے نہ کوتاہ گردن میانہ بازو مبارک لمبے لمبے کندھے کشادہ
پنجہ نہایت مضبوط انگلیاں لمبی لمبی سیدھے رخسار مبارک پر
کالی تل شانہ کشادہ سیدھے شانہ پر مہر ولایت پشت مبارک
متوسط سینہ مبارک کشادہ سرین گاہ متوسط پنڈلی مبارک
نہایت موزوں قدم مبارک فراخ استخوان مبارک نرم
اعضا مبارک پر پسینہ کی خوشبو گلاب کے مانند لعاب دہن
مبارک مشک وعنبر کی طرح اعضا مبارک معطر ایسے جیسا
کہ کسی نے خوشبوئی کا استعمال کیا ہو روشن بشرہ پیشانی
مبارک تاباں چہرہ مبارک دیکھنے والے کی بلاؤں کو دفع کرنیوالا
آپ کی طلعت مبارک کا مشاہدہ باعث راحت سینہ آپکے

نرم آواز فصیح اللسان کہ ہرگز سامع را سیری نگردد ملیح رو حسن صورت با لطافت منکسر المزاج کثیر البکا قلیل الضحک سراپا لطافت تمام اما با ہیبت و احتشام کلامش با حکمت در علم وافر و ہمیشہ حلم متکاثر مجلسش دلربا صحبتش باطن کشا عقیدہ[1] اش ایمان بخش من اللہ تبسم افزوں و مروت از حد بیروں شجاعت کامل سخاوت شامل صورت و قامتش معتدل و نرم اما با ہیبت و کرم عظمت وافر آداب متکاثر صادق الاقوال ہمیہ افعال قائم الحال بر حبل المتین اما معجزہ آنکہ از ہمہ بلندان خاستہ و نشستہ بلندمی نمود کتف او از ہمہ بالا قلیل المنام قلیل الکلام قلیل المنی لطف افع الآثام کثیر البیان معدن مروت مخزن فتوت غافر الذنوب ساتر العیوب قدمش مسعود دیر خشم زود خوشنود سخن شنو خنگو حامی دین و سنت ماحی جمیع رسم و عادت و بدعت نہ ہمچو بعضے اولیا کہ در حسنہ و سیئہ تمیز کردند بلکہ حضرت میران علیہ السلام فرمودند ہیچ حسنہ باریتعالیٰ از محبوب خود پوشیدہ

منظر مبارک کا مطالعہ باعث فرحت دل لیکن باوجود ان خوبیوں کے کامل عظمت کیساتھ پیدا وقار شیریں سخن نرم آواز زبان مبارک میں فصاحت ایسی سننے والا جسقدر بھی سنے سیری نہو چہرہ پیک اور خوبصورتی لطافت کیساتھ منکسر المزاج بہت رونے والے کم ہنسنے والے سراپا کامل لطافت لیکن ہیبت اور دبدبہ کیساتھ کلام پاک میں حکمت بھری ہوئی جس میں بہت زیادہ معلومات کا خزانہ اور ہمیشہ بہت بردبار آپکی مجلس مبارک دلربا آپکی صحبت مبارک دلکشا آپکا مذہب منجانب اللہ ایمان بخشنے والا اکثر مسکراتے مروت حد سے زیادہ کامل بہادری سخاوت پھیلی ہوئی صورت وقامت معتدل اور نرم لیکن ہیبت وکرم کیساتھ جبیں وافر بزرگی اور بہت آداب صادق الاقوال ہمیہ افعال آپکا مال قرآن شریف کے موافق لیکن معجزہ یہ کہ تمام کھڑے اور بیٹھے ہوئے اونچوں سے اونچے نظر آتے آپکا شانہ سب سے اونچا معلوم ہوتا کم سوتے اور کم گفتگو فرماتے کم میل جول رکھتے آپ سے ملنے والے کے گناہ دھلجاتے قرآن شریف کا بیان کثرت سے فرماتے مردانگی کے معدن جوانمردی کا خزانہ تھے اگر کوئی گناہ کرتا تو اس کو معاف کر دیتے لوگوں کی عیب پوشی فرماتے آپ جہاں تشریف لیجاتے سعادت آپکے قدموں پر لوٹتی رہتی

[1] ۔ عقیدہ۔ مذہب (از لغات کشوری)

نداشت آں کدام حسنہ باشد کہ رسول خدا نہ کردہ[۲]
باشد مشتری طالباں مریخ مخالفاں گلدستۂ
باغ فتوت غنچۂ گلہای گلزار نبوت نطق او
کلام ربانی حکم او امر سبحانی دل او گنج اسرار فرقانی
تن او حامل بار امانت رحمانی حدیث او صحت
دردمنداں الفاظ او انیس غمگیناں بحث او
بر کافۂ خلائق دعوت او بر ترک علائق مفترض
الطاعت للجن والانس محکمۃ البیان علی من انکر
واطاع روشن وجود خطابش مہدی موعود ہمسر
وہمرتبۂ محمد محمود زیرا چہ او تابع تام است و بعثت
او بر خاص و عام است شیریں سخن نرم آواز مونس
غریباں غمگسار یتیماں معز فقیراں عدیم مقابلۂ
سفیہاں عیادت کنندۂ مریضاں سینۂ
او خزائن اللہ دل او بیت اللہ روح او امر
اللہ رنگ او صبغۃ اللہ موی او کمند فقر اللہ
بوی او نسیم سحر روی او عین حلیۂ دلبر قد او
سرو سرافراز ریاض غیب جبینش روشن تر
از آفتاب لاریب محل او تبارک اللہ احسن الخالقین

آپکو غصہ بہت دیر میں آتا اور پھر بہت جلد خوش ہو جاتے معروضہ
کان لگا کر سنتے اور جو بات حق ہے وہی فرماتے دین خدا اور
سنت رسول اللہ کی حمایت فرماتے اور تمام رسوم و عادات
و بدعتوں کو مٹاتے نہ مانند بعض اولیا کے کہ انہوں نے
بدعت حسنہ و سیئہ میں تفریق کی بلکہ حضرت مہدی علیہ السلام نے
فرمایا کوئی حسنہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب سے پوشیدہ نہ رکھا وہ
کونسا حسنہ ہے کہ جسکو رسول خدا صلعم نے نہ کیا ہو طالبان حق خدا کے
مین مشتری مخالفان دین حق میں مریخ آپ کی ذات مبارک جوانمردی
کے باغ کا گلدستہ گلزار نبوت کے پھولوں کی غنچہ آپکا نطق کلام ربانی
آپکا حکم حکم سبحانی آپکا دل اسرار قرآنی کا خزانہ آپکا جسم مبارک امانت
رحمانی کے بوجھ کا اٹھانے والا آپ کی گفتگو دردمندان محبت کیلئے
باعث صحت آپکے الفاظ غمگینان جدائی کیلئے باعث انست
آپکی محبت تمام خلائق پر اور آپکی دعوت ترک علائق پر[۱] آپکی اطاعت
جن و انسان کیلئے فرض آپکا بیان منکروں اور مطیعوں کیلئے محکم آپکا
وجود مبارک روشن آپکا خطاب مبارک مہدی موعود ہمسر وہمرتبہ محمد محمود
کیونکہ آپ آنحضرت کے تابع تام ہیں اور آپ کی بعثت خاص و عام پر ہے
آپکی بات میں شیرینی آپکی آواز میں نرمی غریبوں کے مونس یتیموں کے
غمخوار فقیروں کو عزت دینے والے احمقوں سے مقابلہ نہیں کرنیوالے بیماروں کی

۱۔ آپکی دعوت ترک علائق پر یعنے آپکی دعوت روزی حاصل کرنیکے ذریعوں کو ترک کرنے روزی دینے والے خدا پر بھروسہ کرنے پر تھی

دعوت او احکم الحاکمین طبیعت او ارحم الراحمین
صبح خنداں از نور روی او مشک وعنبر مقتبساں
از بوی او شاہان جہاں ہمچو گدائے کوئی او شرق
ومغرب بستہ یکتار موی او جمیع تاجداران باطن
بصداقت سوئی او خسوف یاتی اللہ بقوم
نعت گروہ او افمن کان علی بینۃ من
ربہ عین گلدستہ او قل ہذہ سبیلی
ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ ومن اتبعنی
والبستہ او حسبک اللہ ومن اتبعک
من المومنین بشارت او جمیع اولوا الالبابؑ
اشارت گروہ او وجمیع نقبا ونجبا خوشہ چین
خرمن او وقطب وغوث در معتمدان او ابدال
واوتاد در معتقدان او وجمیع اولیا خواہندگان
فیض ولایت از ولایت او کہ ولایت محمد
علیہ السلام تمام است انا من نور اللہ او ار

قیام ذکر نیوالے آپکا سینہ اللہ کا خزانہ آپکا دل اللہ کا گھر آپکی
روح مبارک اللہ کا راز آپکا رنگ اللہ کا رنگ آپکے موی مبارک
اللہ کے لیٹروں کی کمند آپکی بو نسیم سحری آپکا چہرہ عین جلیہ لبر آپکا
قدمبارک غیب کے چمنوں کا سرو بلند آپکی پیشانی آفتاب سے زیادہ روشن
آپکا محل بیشک تبارک اللہ احسن الخالقین (بڑی برکت اللہکی جو
(جز ۱۸ رکوع ۱)
سب سے بہتر بنانیوالا ہے) آپکی دعوت احکم الحاکمین (سب سے بڑا حاکم ہے) آپکی
(جز ۱۲ رکوع ۴)
طبیعت ارحم الراحمین (سب مہربانوں سے زیادہ مہربان) صبح آپکے چہرہ پرنور کے
(جز ۱۳ رکوع ۱)
سے خنداں مشک وعنبر آپکی بوی مبارک سے فیض لینے والے دنیا کے
بادشاہ آپکی گلی کے گدا مشرق ومغرب آپکے ایک تار مو سے بندھے ہوئے
باطن کے تمام تاجدار صداقت کیسا آپکے طرف آتے ہیں فسوف یاتی اللہ
بقوم (قریب ہے لائیگا اللہ ایک قوم کو) آپکے گروہ کی تعریف افمن کان علی
بینۃ من ربہ (آیا پس جو شخص کہ اپنے رب کی طرف سے بینہ پر ہے)
آپکے گلدستہ کا ایک خوشنما پھول قل ہذہ سبیلی الخ (کہدو کہ احمدیہ
میری راہ ہے بلاتا ہوں مخلوق کو خالق کیطرف میں اور میرا قائم مقام) آپ سے
والبستہ ہے حسبک اللہ ومن اتبعک الخ (آے محمد کافی ہے تیرے لیے خدا

له. لاولی الالباب الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبھم. (بہتیری نشانیاں ہیں عقلمندوں کیلئے جو اللہ کا ذکر کرتے ہیں کھڑے بیٹھے اور لیٹے ہوئے. حضرت مہدیؑ سے مروی ہے آپنے فرمایا کہ مجھے اللہ کا حکم ہوا ہے کہ اولی الالباب سے مراد فقط تیری قوم ہے (ملاحظہ ہو انوار العیون ونقل حضرت بندگی میاں عبدالرشید صاحب مرتبہ گروہ مہدیہ) اللہ تعالی کے فرمان کی مراد امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ مراد اللہ کے بیان ظاہر ہیکہ امام کی قوم کی صفت کھڑے بیٹھے اور لیٹے ہوئے اللہ کے ذکر میں رہنا ہے۔

قوام است دعوت او بر جمیع خلائق ذکر دوام
بذل او همیشه بر انام است و سویت او در فقراء
خاص و عام است و اتباع خاتم انبیاءؑ در وی
تمام است مهدی موعود اورا نام است منکر
اورا ارغام است اللهم احینی فی
هذه الطائفة و امتنی فی هذه
الطائفة واحشرنی یوم القیامة فی
هذه الطائفة بحرمة الکلمة الطیبة
والتصدیق فی الجملة تا که میرانؑ هنگام
سخن گوئی شدند اول بر زبان مبارک آنحضرتؑ
همین سخن جاری شد که مهدی موعود آمد وقت
بوقت همین گفتندے یکروز باز شیخ دانیالؓ
بمیران سید عبد الله پرسیدند که میران
سید محمد خوشحال اند گفتند آرے باز پرسیدند
که راه رفتار میران سید محمد بچه نوع است
سید السادات فرمودند که اقوال و افعال او (شان)
موافق شریعت مصطفیٰ می نماید دعوت آن طفل
بر آنست که حال آن بر زبان آمدن امکان
ندارد و دران ذات صفت هائے عجائب

اور اسکے لئے جو تیرا تابع تام ہے) آپکے لئے بشارت ہے اور اولیاء اللہ
آپکے گروہ کیطرف اشارہ ہے تمام نقبا و شرفا آپکے خرمن کے خوشہ چین
ہیں قطب اور غوث آپکے معتقد ہیں ابدال اور اوتاد آپکے
معتقدین ہیں اور تمام اولیاء اللہ آپکی ولایت سے (اور مہدی
کی ولایت سے) جو محمدؐ کی تمام ولایت ہے فرزند رسول ہیں اللہ کے نور
سے ہوں اس کا قوام ہے آپکی دعوت تمام مخلوق پر ذکر دوام کی
ہے اور آپکی سخاوت ہمیشہ تمام مخلوق پر ہے اور آپکی سویت فقیروں
میں خاص و عام ہے اور خاتم انبیاءؐ کی پیروی آپ ہی میں پوری
پوری ہے مہدی موعودؑ آپکا نام ہے اور آپکے منکر کیلئے ناک گھسنی
ہے (ذلت ہے) اے اللہ مجھے اس جماعت مہدویہ میں جلا اور اسی
جماعت میں مار اور قیامت کے دن اسی جماعت میں میرا حشر کر کلمہ طیبہ
اور تصدیق کی حرمت سے حاصل کلام جب حضرت امام علیہ السلام کے بات
کرنے کا زمانہ آیا تو پہلی بات جو آپکی زبان مبارک پر آئی یہی تھی
کہ مہدی موعود آیا کبھی کبھی یہی فرماتے ایک روز شیخ دانیالؓ
نے میرانسید عبد اللہ سے پوچھا کہ میرانسید محمد خوشحال ہیں تو کہا
ہاں پھر پوچھا کہ میرانسید محمد کی چال چلن کیسی ہے تو سید السادات
نے فرمایا کہ میرانسید محمد کے اقوال و افعال مصطفیؐ کی شریعت
کے موافق نظر آتے ہیں اس بچہ کی دعوت اس بات پر ہیکہ
اس کا حال زبان پر نہیں آسکتا اور اس ذات میں عجیب

دیده می شود که بر پشت مبارک او گاہے مانند مہر
در نظر می آید و اصلا بول و غایط نیافتیم اگرچہ قصد
دیدن بسیار کردیم ولیکن نمی بینیم پس در خاطر
انور شیخ گذشت کہ ایں زمانہ قریب بظہور
مہدیؑ است اکثر و اغلب ایں طفل مہدی موعودؑ
است پس سید عبد اللہ را بارک اللہ و مرحبا
فرمودند و وداع کردند دیگر در شہر جونپور در خانقاہ
شیخ مدرسہ می شد و میراں سید احمد کہ برادر کلاں
حضرت میراںؑ بودند اوشاں برائے تحصیل علم بحضور
شیخ میرفتی یکروز شیخ فرمودند کہ برادر را کہ میراں سید محمد
اسم مبارک آنحضرت است ہمراہ خود بیارید پس
برادر کلاں حضرتؑ را ہمراہ خود گرفتہ بملازمت شیخ
رواں شدند چوں عنقریب رسیدند نظر شاہ
دانیال بر شہنشاہ گیتی پناہ افتاد مجرد از سجادۂ
خویش برخاستند و چند قدم استقبال کردہ بسیار
تعظیم و تکریم نمودہ بر سجادۂ خود بنشاندند و خود
پایانش نشستہ تکلیف ضیافت آنحضرت بسیار
کردند چوں حضرت میراںؑ توجہ رخصت نمودند بہزار
تواضع و خلق چند اقدام بر زمین پائے برہنہ رفتہ

غریب صفتیں دکھائی دیتی ہیں کہ اس کی پشت مبارک
کبھی مہر کے مانند نظر آتا ہے اور ہم اس بچہ کا پیشاب اور
پاخانہ بالکل نہیں پاتے اگرچہ کہ دیکھنے کا قصد بہت کچھ
کرتے ہیں ولیکن نہیں دیکھتے ہیں۔ پس شیخ دانیالؒ کے
دل میں آیا کہ یہ زمانہ مہدیؑ کے ظہور کا ہے یقیناً یہ بچہ
مہدی موعودؑ ہے پس سید عبد اللہ کو بارک اللہ اور مرحبا
فرما کر رخصت کیا نیز شہر جونپور میں شیخ کے خانقاہ میں
لوگ پڑھتے تھے اور میراں سید احمد جو حضرت مہدیؑ کے
بڑے بھائی تھے یہ بھی تحصیل علم کے لئے شیخ کے حضور میں
جاتے تھے ان سے ایک روز شیخ نے فرمایا کہ تم اپنے بھائی
کو جنکا نام مبارک میراں سید محمد ہے اپنے ساتھ لاؤ پس
انھوں نے حضرتؑ کو اپنے ہمراہ لیکر شیخ کی طرف روانہ
ہوئے جب قریب پہنچے تو شاہ دانیال کی نظر شہنشاہ
گیتی پناہ پر پڑتے ہی اپنے سجادہ سے اٹھکر چند قدم
استقبال کرکے بہت تعظیم و تکریم کیساتھ حضرت کو اپنے
سجادہ پر بٹھائے اور خود سجادہ کے نیچے بیٹھکر آنحضرتؑ
کی بہت تواضع فرمائی جب حضرت مہدیؑ نے رخصت کی
طرف توجہ فرمائی تو شیخ نے بہزار تواضع و اخلاق چند قدم
زمین پر برہنہ پاؤں جاکر رخصت دی اور شیخ اس قدر

آنحضرت عالیہ رحبت را رخصت نمودند و چناں
شاد و مسرور گشتند گویا دیدارا نور ذات موصول گشتند
چوں وقت بکتب نشستن میراںؑ رسید چہار سال چہار
ماہ و چہار روز بعمر مبارک حضرت شدہ میراں سید عبداللہ
تشریع ضیافت نمودہ میاں شاہ دانیال را ارشاد فرمود گویا
کہ امروز مکتب میراں سید محمد است باید کہ آمدہ بزبان
مبارک خود بسم اللہ گویانند پس شیخ درحال بر مکان
سید عبداللہ آمدہ حضرت میراں را بر اورنگ کلاں
بہ نشانند و خود پایان تخت ایستادند و نیز حوالی
تخت اکثر الناس من العلماء والفقہا والصلحا
والاتقیا والعرفا والوزرا والعساکر استادہ بودند
ہمدراں وقت حضرت خضرؑ قدم فرمودند درانجماعت
کسی خضرؑ را نہ شناخت مگر حضرت میراں علیہ السلام
استادہ تعظیم کردند جملہ خاص عام را بسا تعجب آمد کہ محبوب
خورد سالہ بکدام تعظیم کرد پس درانزماں شاہ دانیال
سر از مراقبہ برآوردہ دیدند کہ در جماعت جمیع الناس
عموم خضرؑ استادہ اند بعدہ بجانب حضرت خواجہ التماس
بنیاز مندی نمودہ خواجہ و شاہ ہر دو کسان حضرت
میراںؑ را بہ نشانند و خود پایان تخت نشستند

خوش ہوئے گویا کہ ذات انور (خدا کے) دیدار کو پہنچے
جب حضرت مہدیؑ کے مدرسہ میں بیٹھنے کا وقت
پہنچا آپکی عمر مبارک چار سال چار مہینے اور چار دن کی
ہوئی میرانسید عبداللہؒ نے ضیافت کا اہتمام کرکے
میاں شاہ دانیالؒ کو کہلا بھیجا کہ آج میرانسید محمد کی
تسمیہ خوانی ہے لہٰذا آپ آکر اپنی زبان مبارک سے
بسم اللہ پڑھائیں پس شیخؒ نے اسی وقت سید عبداللہؒ
کے گھر آکر حضرت مہدیؑ کو بڑے تخت پر بٹھایا اور خود
تخت کے نیچے کھڑے ہوگئے اور نیز اکثر لوگ یعنی علماء
فقہا صلحا اتقیا عرفا وزرا عساکر تخت کے اطراف
کھڑے ہوے تھے اسی وقت حضرت خضرؑ بھی تشریف لائے
لیکن اس جماعت میں کسی نے خضر کو نہ پہچانا مگر حضرت
مہدیؑ نے کھڑے ہوکر خضرؑ کو تعظیم دی تمام خاص و
عام کو بہت تعجب ہوا کہ خرد سالہ محبوب نے کس کو تعظیم
دی پس اس وقت شاہ دانیال نے مراقبہ سے سر
اٹھاکر دیکھا کہ تمام عام لوگوں کی جماعت میں خضرؑ کھڑے
ہوئے ہیں اس کے بعد نزدیک آنے کیلئے حضرت
خواجہ خضرؑ سے عاجزی سے التماس کرکے خواجہ خضرؑ
اور شاہ دانیالؒ دونوں حضرات حضرت مہدیؑ کو تخت پہ

نیز خواجه الیاس مهتر عیسیٰ و مهتر ادریس به زنہار
حقتعالیٰ حاضر شده بودند چوں وقت بسم الله
گویانیدن آمد شاه مذکور التماس به خواجه
می نمودند که خوندکار به زبان اسعد خود حضرتؑ
را بسم الله گویانند خواجه جواب فرمودند که شما بسم الله
گویانید ایزد تعالیٰ مرا مخصوص به ایں کار فرستاده
است کہ امروز حبیب من بسم الله میگوید تو برو و آمین
بگو بنا براں شاه دانیال بسم الله گویانیدند حضرت
خواجه بصوت اعلیٰ آمین گفتند بعده حضرت میراںؑ
را در مکتب نشاندند پیش شاه مذکور که علماء ربالله
و استاد شریعت و پیر طریقت بودند هر وقتیکه
حضرت میراںؑ برائے تحصیل علم در مدرسه بیامدے
شاه دانیال بسیار اکرام نموده بحضور خود بہ نشاندے
برائے تعظیم آنحضرت دیگراں را نیز فرمودے سید احمد
برادر کلاں حضرت اند کے رشک بردند که مرا گاہی
چنیں تعظیم نمی کنند تا یک روز خواجه خضرؑ برائے ملاقات
شاه دانیالؒ آمده بودند بعد رفتن خضرؑ سید احمد
را برائے امتحان پرسیدند کہ ایں کدام کس بود جواب
دادند من نمی دانم بعده حضرت میراںؑ را پرسیدند

بٹھائے اور خود تخت کے نیچے بیٹھے اور نیز خواجہ الیاس
و مہتر عیسیٰ و مہتر ادریسؑ بھی اللہ کے حکم سے حاضر ہوگئے تھے
جب بسم اللہ پڑھانے کا وقت آیا شاہ مذکور نے خواجہ سے
عرض کیا کہ خوندکار اپنی زبان مبارک سے حضرتؑ کو بسم اللہ
پڑھائیں تو خواجہ نے جواب دیا کہ آپ بسم اللہ پڑھائیے کیونکہ
اللہ تعالیٰ نے مجھکو خاص اس کام کیلئے بھیجا ہے کہ آج
میرا حبیب بسم اللہ پڑھتا ہے تو جا اور آمین بول بنا براں
شاہ دانیال نے بسم اللہ پڑھائی اور حضرت خواجہ نے
بلند آواز سے آمین کہا اس کے بعد حضرت مہدیؑ کو
شاہ مذکور کے پاس جو عالم باللہ استاد شریعت اور
پیر طریقت تھے مدرسہ میں بٹھائے جس وقت کہ حضرت
مہدیؑ تحصیل علم ظاہری کیلئے مدرسہ میں آتے شاہ رح
بہت تعظیم کیساتھ اپنے پاس بٹھاتے اور دوسروں کو بھی
حضرت کی تعظیم کیلئے ہدایت فرماتے حضرتؑ کے بڑے
بھائی سید احمد کچھ رشک کرنے لگے کہ کبھی میری تعظیم ایسی
نہیں کرتے یہاں تک کہ ایک روز خواجہ خضرؑ شاہ دانیالؒ
کی ملاقات کے لئے آئے خضر کے جانے کے بعد شاہؒ نے
امتحان کے لئے سید احمد سے پوچھا کہ یہ کون صاحب تھے
جواب دیا کہ میں نہیں جانتا اسکے بعد حضرت مہدیؑ سے

حضرت امیر فرمودند کہ خواجہ خضرؑ بودند شاہ دانیالؒ
دل داشتگی کردہ فرمودند کہ ایں برادر شما مرد عظیم ہست
وانچہ شرف از باری الغفار کہ دارد از آں شرف
شما آگاہ نیستید انشاء اللہ آنرا معلوم خواہید کرد۔
ازاں روز سید احمد را شرف آنحضرت واضح گشت
روز بروز تواضع وادب وخدمت زیادت میکردند
چوں شاہ دانیال تعلیم قرآن شریف بہ یک رکوع
دادے حضرت میرانؑ قبل از تعلیم خود یک جزو خواندے
تا در ہفت سالگی تمام قرآن حفظ کردند بعدہ تعلیم
یک جزو دادے حضرت میرانؑ تمام کتاب واضح
با سوال وجواب مع مراد وماہیت آں بخواندے
تا کہ بہ ہنگام دوازدہ سالگی رسیدند چوں وقتی در
مدرسہ پیش حضرتؑ حل مشکل ودقیقہ افتادے پس
ہمہ علماء مدرسہ دقیقہ مالاینحل خود از آں حضرتؑ
حل کردندے نقل است کہ دو علماء
مدام تا شش ماہ در دقیقہ علوم گرفتار بودند
لیکن مشکلات حل نمی شد وکسے حل آں نمی کرد
روزے حضرت میرانؑ پرسیدند کہ برائے
چہ در فکر ماندہ اید گفتند میرانجی مدتے شدہ کہ

پوچھا تو حضرتؑ نے فرمایا کہ خواجہ خضر تھے۔ پس شاہ دانیالؒ
نے سید احمد کو تسلی دیکر فرمایا کہ یہ تمہارا بھائی مرد عظیم ہے
اور منجانب اللہ جو کچھ شرف رکھتا ہے اس سے تم آگاہ
نہیں ہیں انشاء اللہ تعالیٰ اس سے آگاہ ہوجاؤ گے
اس روز سید احمد پر آنحضرتؑ کا شرف ظاہر ہوا اور روز
بروز تواضع ادب اور خدمت زیادہ کرنے لگے جب
شاہ دانیالؒ قرآن شریف کے ایک رکوع کی تعلیم دیتے
تو حضرت مہدیؑ تعلیم سے پہلے خود ایک جزو پڑھ دیتے
یہاں تک کہ سات سال کی عمر میں تمام قرآن شریف حفظ
فرمالیا اس کے بعد شاہ کسی کتاب کے ایک جزو کی تعلیم دیتے
تو حضرت مہدیؑ تمام کتاب کے سوال وجواب مع اس کی
مراد اور ماہیت کے واضح فرما دیتے۔ یہاں تک کہ آپکی
عمر شریف بارہ سال کی ہوئی۔ جب کبھی حضرت مہدیؑ
کے روبرو کسی مشکل یا کسی نکتہ کے حل کی ضرورت ہوتی
تو مدرسہ کے تمام علماء اپنے لاینحل نکتوں کو آنحضرتؑ
سے حل کرتے نقل ہے کہ دو عالم مسلسل چھے مہینے علمی
نکتوں کے حل کرنے میں گرفتار تھے لیکن مشکل مسئلے حل
نہو سکے اور نہ کسی عالم نے حل کیا ایک روز حضرت مہدیؑ
نے اُن سے پوچھا کہ تم کس لئے متفکر ہو۔ تو ان دو نو

هر چند میخواهیم و می جوئیم لیکن از علما حل مشکلات
نمی شود بحکم حضرت خواندند فی الوقت حل مشکل شد
بمراد پیوستند بلکه شیخ مذکور نیز مشکلات
خود از آنحضرتؑ صحیح میکردند بنا براں ہمہ
علماء اتفاق کرده اسد العلماء گفتند۔
فی الجملہ چونکہ حضرت میرانؑ را در مکتب نشاندند
ازاں روز خواجہ خضرؑ ہمیشہ بروز پنجشنبہ
بلا افراط و تفریط در مدرسہ آمدی و چند
سوالہا کردے بطریق امتحان ہرگاہ شاہ
دانیال از جواب عاجز آمدی انگہ خواجہ بحضرت
میرانؑ التماس نمودی آنحضرتؑ ہمہ
سوالہای خواجہ بیک جواب حل کردی فی الجملہ
اذا اکمل اثنا عشر سنین مناسب حال یافتہ
خواجہ خضرؑ می خواستند کہ حق حقدار رسد
فلہذا با میاں شاہ دانیال گفتند مسجدیکہ
در صحرا واقع است جای درست وجوی آب
ہمچوں روضۂ جناں و ساقی محنت کشان و
شافی روشن دلاں لقبش کھوکری مسجد
حضرت میرانؑ و شما در انجا بیائید شیخ مذکور

عالموں نے کہا کہ میرانجی بہت عرصہ سے ہم بہت چاہتے
ہیں اور جستجو کرتے ہیں لیکن ہمارے مشکلات کسی عالم
سے حل نہیں ہوتے۔ انہوں نے اپنے مشکل نکتوں کو
حضرت مہدیؑ کے حکم سے پڑھا اسی وقت وہ مشکل مسئلے
حل ہوگئے اور وہ اپنی مراد کو پہونچے۔ بلکہ شیخ دانیالؒ
بھی اپنے مشکلات کو آنحضرتؑ سے حل کرتے تھے بنا بریں
تمام علماء نے بالاتفاق حضرت مہدیؑ کو اسد العلماء کہا
حاصل یہ کہ جس دن حضرت مہدیؑ کو مدرسہ میں بٹھلائے
اس دن سے خضرؑ ہمیشہ جمعرات کے دن بلا تفریط و
افراط مدرسہ میں آتے اور امتحان کے طور پر چند سوالات
کرتے جب شاہ دانیالؒ جواب دینے سے عاجز ہوتے
اس وقت خضرؑ حضرت مہدیؑ سے عرض کرتے اور آنحضرتؑ
خضرؑ کے تمام سوالات کو ایک جواب میں حل فرما دیتے پس
جب حضرتؑ کی عمر شریف بارہ سال ہوئی تو مناسب
حال پاکر خضرؑ نے چاہا کہ حقدار کو حق پہنچے اسی لئے میاں
شاہ دانیالؒ سے کہا کہ جو مسجد جنگل میں واقع ہے مقام
اچھا اور ندی جاری ہے جنت کے باغ کی طرح ریاضت
کرنے والوں کو شراب محبت پلانیوالی اور روشن دلوں
کو شفا دینے والی جس کا لقب کھوکری مسجد ہے حضرت مہدیؑ

حضرت میرانؑ را و برادر کلان میرانؑ سید احمدؓ را ہمراہ
گرفتہ برائے نمائش و کمالیت حضرتؑ چوں
بوعدگاہ رسیدند خواجہ آنجا ہم چند سوالہا بمیاں
شاہ دانیال کردند او شاں ہیچ جواب
ندادند باز التماس بہ میرانؑ کردند حضرتؑ
تمامہا را بیک جواب حل فرمودند بعد ازاں خواجہؒ
با حضرتؑ در خلوت نشستہ آنچہ بار امانت
جد امجد حضرت محمد مصطفیٰؐ بود بہ حضرت مہدی موعودؑ
رسانیدند و گفتند کہ ایں عطا، بار امانت است
انا عرضنا الامانۃ علی السمٰوٰت والارض
والجبال فابین ان یحملنہا واشفقن
منہا وحملہا الانسان انہ کان ظلوماً
جہولا (جز ۲۲ رکوع ۶) بر شما تمام دادہ شدہ است
و باز بہ نیاز عرض نمودند کہ اذن خدائے تعالیٰ
است بدیں امانت جد خود کہ محمد مصطفیٰؐ است
تلقین کنید ایں بار کہ ذکر خفی است امانت
داری عندنا بود بحضرت رسانیدہ ایم
و چیزے حامل اثقال را می باید بعد ازاں
حضرت میرانؑ خواجہ خضرؒ را تلقین بذکر خفی

اور آپ وہاں آئے پس جب شیخ مذکور حضرت مہدیؑ کو اور
آپ کے بڑے بھائی میراں سید احمدؓ کو ہمراہ لیکر حضرت
مہدیؑ کا کمال دکھانے کیلئے وعدہ کے مقام پر (کھوکری
مسجد کے پاس) پہنچے خواجہؒ نے کھوکری مسجد کے پاس بھی
میاں شاہ دانیالؒ سے چند سوالات کئے انھوں نے کوئی
جواب نہیں دیا پھر حضرت مہدیؑ سے عرض کئے تو حضرتؑ
نے تمام سوالات کو ایک جواب میں حل فرما دیا اس کے بعد
خواجہ حضرت مہدیؑ کے ساتھ خلوت میں بیٹھکر حضرتؑ کے
جد امجد حضرت محمد مصطفیٰؐ کا جو کچھ بار امانت تھا حضرت مہدی
موعودؑ کو پہنچا دیا اور کہا کہ یہ بار امانت کی عطا ہے (اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے کہ) ہم نے پیش کیا امانت کو آسمانوں اور زمین
اور پہاڑوں پر تو انھوں نے اس بات سے انکار کیا کہ
اس کو اٹھائیں اور اس سے ڈر گئے اور اس کو اٹھالیا
انسان نے بیشک وہ بڑا بیباک نادان تھا. آپ کو تمام
دیا گیا ہے اور پھر خواجہ نے عاجزی سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ
کا حکم ہے کہ آپ اپنے جد محمد مصطفیٰؐ کی اس امانت سے
لوگوں کو تلقین کریں یہ ذکر خفی کا بار ہے. ہمارے پاس
امانت تھا آپ کو پہنچا دیا یہ بار اٹھا کر لانے والے کو بھی
کچھ عطا ہو اس کے بعد حضرت مہدیؑ نے خواجہ خضرؒ کو

فرمودند پس خضرؑ از خلوت بجلوت نزد شاہ دانیالؒ
آمدہ گفتند کہ این ذات مہدی موعودؑ است
من تصدیق کردم و تلقین شدم شما ہم تصدیق
کنید و تلقین شوید پس ازان پیش حضرتؑ
میان شاہ دانیال مرید گشتند و میانسید احمد
نیز تلقین شدند وقتی کہ حضرت رسالت پناہؐ
خضرؑ را بار امانت ولایت خویش سپردند ہمان
وقت یکی خرما با لعاب خویش تر ساختہ بخواجہؑ
دادہ فرمودند کہ این خرما با مام آخر الزمان
برسانید می آرند کہ خواجہ خضرؑ چون حضرت میرانؑ
را بخلوت بردند بعد تفویض امانت خرمای مذکور
کہ بمغز سر خویش داشتہ بودند برآوردہ پیش حضرتؑ
نہادند و گفتند کہ هٰذا سور النبی فَأخُذْهُ قال
نعم۔ باز گفتند کہ شما را فرمان حقتعالیٰ برین
منوال است ہر کہ بخواہش و آرزوے مرید شدن
بدرگاہ شریف خدام می آید او را ذکر خفی تلقین کنید
بعدہٗ نسبت زوجیت حضرت میرانؑ با دختر عموی خود
کہ نام میانسید جلال الدین مسماۃ حضرۃ بی بی
الہدتی رضی اللہ عنہا شد این معصومہ را بآنحضرت

ذکر خفی کی تلقین فرمائی پس خضرؑ نے خلوت سے باہر آکر شاہ
دانیالؒ سے کہا کہ یہ ذات مہدی موعودؑ ہے میں نے تصدیق
کی اور تربیت بھی ہوا تم بھی تصدیق کرو اور تربیت ہو جاؤ
اس کے بعد میاں شاہ دانیالؒ حضرت مہدیؑ کے حضور میں
مرید ہوئے اور میانسید احمد بھی تربیت ہوئے جس وقت
حضرت رسالت پناہؐ نے اپنی ولایت کی امانت کا بار خضرؑ
کے حوالہ کیا اسی وقت ایک کھجور اپنے لعاب مبارک سے
تر کرکے خواجہؑ کو دیکر فرمایا کہ یہ کھجور امام آخر الزماں کو
پہنچا دو نقل لاتے ہیں کہ خواجہ خضرؑ حضرت مہدیؑ کو خلوت میں
لیجا کر امانت حوالے کرنیکے بعد مذکورہ کھجور جو اپنے سر پر محفوظ
رکھتے تھے نکالکر حضرت مہدیؑ کے حضور میں پیش کیا اور کہا کہ
یہ نبیؐ کا پسخوردہ ہے اسکو آپ لیجئے تو امامؑ نے فرمایا کہ ہاں۔
خواجہؑ نے کہا کہ آپکو اللہ تعالیٰ کا فرمان اس طرح ہوا ہیکہ
جو شخص مرید ہونیکی آرزو اور خواہش سے آپکی درگاہ شریف
میں حاضر ہو اس کو ذکر خفی کی تلقین فرمائیں اس کے بعد
حضرت مہدیؑ کے لئے آپ کے چچا میانسید جلال الدین کی
صاحبزادی مسماۃ حضرۃ بی بی الہدتیؓ سے زوجیت کی نسبت
قرار پائی اس معصومہ کا عقد حضرت مہدیؑ کے ساتھ ہوا
اس زمانہ میں میاں شاہ دانیالؒ حضرت مہدیؑ کو سیلاد لیبار

عقد بستند دراں زماں میاں شاہ دانیال حکم
حضرتؑ را سید الاولیا میکردند روز بروز ولایت
آنحضرتؑ ظاہر میشد فی الجملہ بعد از مدتے
سلطان حسین شرقی بادشاہ آں مقام کہ بمرتبہ ولی کامل
وامیر عادل بود واز آں حضرت بسیار اخلاص واختلاط
می نمود چندانکہ قوت وحیات بجز ملاقات آنحضرت سید الاولیاؑ
نورزیدی و تلقین ہم بہ آں ذات عالی درجات بود وسلطان
مذکور ہرگز بجز حضرت میرانؑ آگاہی جنگ کردی بلکہ
بغیر از معلومیت ارواح رسولؐ وقتی حرب نکردی
بہمین نوع ہفت جنگ کرد کہ اول آنحضرتؑ را
معلوم می شد بعدہٗ سلطان حسین را نیز آگاہی
شدے روزے سلطان بارادۂ نصیحت و وعظ
بیامد آنحضرتؑ نصیحت دینی شروع فرمودند ہم
دراں وعظ فرمودند کہ مطیع الاسلام شدن جائز
است لیکن مطیع الکفر شدن جائز نیست ازیں
نصیحت سلطان دلگیر شد زیرا کہ او مالگزار بادشاہ
کافر بود عرض رسانید کہ آنچہ حضرت فرمودند
حق است اما معذوریم کہ آں بادشاہ بغلبۂ
قوت وشوکت خود کافہ مسلماناں را تاخت وتاراج

فرماتے تھے اور دن بہ دن حضرت مہدیؑ کی ولایت کی
شہرت ہونے لگی حاصل یہ کہ ایک عرصہ کے بعد جونپور کا
بادشاہ سلطان حسین شرقی جو ولی کامل اور امیر عادل کے
مرتبہ میں تھا اور حضرت مہدیؑ سے بہت اخلاص اور اختلاط
رکھتا تھا یہاں تک کہ اس کی قوت وحیات آنحضرت
سید الاولیاءؑ کی ملاقات کے بغیر دشوار تھی اور اس ذات عالی
درجات سے تربیت بھی ہوا تھا اور سلطان مذکور حضرت
مہدیؑ کے بغیر کبھی کفار سے جنگ نہیں کرتا تھا بلکہ ارواح
رسولؐ سے معلومات کے بغیر جنگ نہیں کرتا تھا اسی طرح
سات بار جنگ کیا تھا اول حضرت مہدیؑ کو آنحضرتؐ
کی ارواح سے معلوم ہوتا اس کے بعد سلطان حسین کو بھی
آگاہی ہوتی ایک روز نصیحت اور وعظ سننے کے لئے آیا
تو حضرت مہدیؑ نے دینی نصیحت شروع فرمائی اور اسی
وعظ میں فرمایا کہ اسلام کے مطیع ہونا جائز ہے کافر کے
مطیع ہونا جائز نہیں اس نصیحت سے سلطان رنجیدہ
ہوا کیونکہ کافر بادشاہ کا مالگزار تھا عرض کیا کہ حضرتؑ
نے جو کچھ فرمایا حق ہے لیکن ہم معذور ہیں کہ وہ بادشاہ
اپنی شوکت اور قوت کے غلبہ سے تمام مسلمانوں کو تباہ
کر دیتا ہے اگر حضرت ہماری مدد فرمائیں تو میں کافر بادشاہ

میکند الحال اگر میرانؑ بر سر ما دست کرم بنہند
من ہرگز مطیع بادشاہ کافر نخواہم شد فرمودند حق تعالی
دین خود را نصرت خواہد داد سلطان بہ امید نصرت
دین چند لک تنکہ زر برائے استعداد غازیان بحضور
آنحضرت حاضر کرد و گفت کہ رسولؐ بواسطہ استعداد
غازیان قبول فرمودہ اند۔ وچندین مردمان صالح برائے
خدمت آنحضرتؑ تعین نمود کہ بخدمت شریف حاضر
باشند۔ ایضاً یکروز از روح مقدس حضرت رسالت پناہؐ
معلوم شد کہ اقلیم گوڑ بشما دادیم و سلطان مذکور را
ہم آگاہی گشت کہ فتح گوڑ است فی الحال پیش
حضرت میرانؑ آمدہ عرض رسانید کہ در معاملہ حضرت
رسالت پناہؐ را دیدم کہ میفرمایند کہ ترا فتح گوڑ داد
شدہ است و آنحضرتؑ بزبان درفشان و دربار
گوہر نثار فرمودند کہ بما ہم معلوم شد کہ فتح گوڑ است بعد
حضرت میرانؑ و سلطان بطرف گوڑ انتقال فرمودند
در آں جا کافر غلیظ و شدید نامش دلیت رائے
بود از جا خود پیش آمدہ بمقدار ہفتاد کردہ مقابلہ نمود
با سہ لک سوار جنگی کارآزمودہ و جانباختہ ہمیشہ
فتح یافتہ بہ جنگ آوری چنان کوشید کہ لشکر اسلام

کا ہرگز مطیع نہوں گا۔ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ حقتعالے
اپنے دین کی مدد فرمائیگا۔ سلطان نے دین کی نصرت کی امید
پر چند لاکھ تنکہ زر غازیوں کی استعداد کے لئے حضرت کے
حضور میں پیش کئے اور کہا کہ رسولؐ نے بھی غازیوں کی استعداد
کیلئے قبول فرمایا ہے۔ اور سلطان نے چند صالح مردوں کو
آنحضرتؑ کی خدمت کیلئے مقرر کیا کہ وہ حضرتؑ کی خدمت
شریف میں حاضر رہیں نیز ایک روز حضرت رسالت پناہؐ
کی روح مقدس سے حضرت مہدیؑ کو معلوم ہوا کہ ہم نے
تم کو اقلیم گوڑ دیا اور سلطان مذکور کو بھی معلوم ہوا کہ گوڑ کی فتح
ہے اسی وقت حضرت مہدیؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض
کیا کہ میں نے حضرت رسالت پناہؐ کو معاملہ میں دیکھا فرماتے ہیں کہ تجھکو گوڑ کی
فتح دیگئی ہے اور حضرت مہدیؑ نے زبان درفشاں در بار گوہر نثار
سے فرمایا کہ ہمکو بھی معلوم ہوا ہے کہ گوڑ کی فتح ہے۔ اس کے
بعد حضرت مہدیؑ اور سلطان گوڑ کی طرف روانہ ہوئے
وہاں ناپاک اور سخت کافر جس کا نام دلیت رائے تھا۔
اپنے مقام سے ستر کوس کے فاصلہ پر آکر مقابلہ کیا تین
لاکھ تجربہ کار جنگی سوار اور جان پر کھیلنے والوں ہمیشہ فتح
پانیوالوں کے ساتھ جنگ کرنے میں ایسی کوشش کی کہ اسلام
کے لشکر کو شکست ہوئی مگر حضرت مہدیؑ تین سو تیرہ

منہزم شد مگر حضرت میرانؑ باسہ صد و سیزدہ
تن بجای خود مستقیم بودند درین اثنا سلطان چند بار
مردمانرا فرستاد کہ ما ہزیمت خوردیم حضرت ہم بیایند
فرمودند کہ انشاء اللہ تعالیٰ امروز فتح ما است باری
اندکی آہستہ باشید ہرگاہ کہ علم دولت دلپت رائے
پیش آنحضرتؑ عنقریب رسید پس بزبان مبارک
نصر من اللہ فتح قریب خواندہ اسپہا
راندند چونکہ پیشتر شدند یکی فیل سنگلی کہ بزنگ سفید
بود بسیار کلاں و دلیر تر بدست زنجیر زرگراں بار
گرفتہ ہمہ جمعیت اعدا را شکست میداد چنانچہ
پیش حضرت میرانؑ شدہ حملہ آورد حضرت بسم اللہ
گفتہ تیر زدند کہ درمیان سر فیل غرق شد سوفار
می نمود پس آن فیل رو گردانیدہ افتاد و مرد و
حضرت میرانؑ با مرداں عاشقان حق و واصلان
ذات مطلق قاتلان کفار مثل کم من فئۃ قلیلۃ
غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ (جزو ۲ رکوع ۱۷)
غالب آمدند۔ ویقولون ربنا ثبت اقدامنا
وانصرنا علی القوم الکافرین فہزموھم
باذن ربہم و قتل المہدیؑ للکافرین شدید

اشخاص کے ساتھ اپنے مقام پر مستقیم تھے اس اثنا میں
سلطان نے چند بار اپنے آدمیوں کے ذریعہ کہلا بھیجا کہ
ہمکو شکست ہوئی حضرتؑ بھی تشریف لائیں مہدیؑ نے
فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ آج ہماری فتح ہے تھوڑی دیر
سکوت کرو جب دلپت رائے کی دولت کا جھنڈا حضرت
مہدیؑ کے روبرو قریب پہنچا پس زبان مبارک سے
نصر من اللہ فتح قریب پڑھکر گھوڑوں کو دوڑائے
جب گھوڑے آگے بڑھے ایک ہاتھی سنگلی سفید بہت
بڑا اور زیادہ دلیر سونے کی بہت وزنی زنجیر سونڈ
میں لیا ہوا دشمنوں کی جمعیت کو شکست دے رہا تھا
چنانچہ حضرت مہدیؑ کے سامنے آکر حملہ کیا تو حضرتؑ
نے بسم اللہ کہکر تیر چلایا ہاتھی کے سر میں گھس گیا
تیر کا دہن نظر آرہا تھا پس ہاتھی منہ پھیر کر گرا اور مر گیا
اور حضرت مہدیؑ عاشقان حق واصلان ذات مطلق
قاتلان کفار مردان خدا کے ساتھ آیت ہذا اکثر تھوڑی
سی جماعت غالب آگئی ہے بڑی جماعت پر اللہ کے
حکم سے۔ کے موافق کفار پر غالب آگئے۔ اور کہنے لگے کہ
اے ہمارے پروردگار ہمکو ثابت قدم رکھ اور ہماری مدد فرما
کافروں کے مقابلہ میں پس انھوں نے ان کو شکست دی

لا یلتفتون بعضهم الی بعض و لا یرجع صغیر
الی کبیر و لا یرجع کبیر الی صغیر. الا اولیت رایٔ
مذکور کہ نزدیک قلعہ رسیدہ بود باز گردیدہ
با حضرت میرانؑ مقابل شدہ شمشیر بزد بر گردن
اسپ حضرتؑ بیامد و لم یقطع بعدہ حضرت
تیغ از نیام کشیدہ بر کتفش زدند دو نیم شدہ
بیفتاد و بطریقیکہ دل او بیروں آمدہ بود کہ آنہم
دو نیم شدہ بود کقولہ تعالیٰ فقطع دابر القوم
الذین ظلموا والحمد للہ رب العالمین
(جزء ۷ رکوع ۱۱) ہمہ نقش بت کہ او پرستش آں
کردہ بود اثر آں بر دلش پیدا شدہ بود آواز
از جانش بنام آں بت بر آمد چونکہ نقش
و آں آواز بحضرت معائنہ شد در عبرت
و کشایش دقیقہ بصفای باطنی کہ بجلای
قربت حضرت صمدیت متجلی بود نصب نمودہ
شد در انحال چناں حالتے پیدا شد کہ
بر دل کافر کذب چنیں تاثیر گرفتہ پس نقشی کہ
حق است بر دل مومن چہ نوع تاثیر خواہد
گرفت فرمان حضرت صمدیت در رسید

اپنے رب کے حکم سے۔ اور حضرت مہدیؑ نے سخت کافروں
کو قتل کیا اور نہیں متوجہ ہوئے انہیں کے بعض بعض
کی طرف اور نہ متوجہ ہوا چھوٹا بڑے کی طرف اور نہ
بڑا چھوٹے کی طرف۔ مگر دلیت رائے مذکور جو قلعہ
کے قریب پہنچ چکا تھا پلٹ کر حضرت مہدیؑ کے
مقابل ہو کر شمشیر چلایا حضرتؑ کے گھوڑے کی گردن
پر آئی اور نہیں کاٹی اس کے بعد حضرتؑ نے میان سے
تیغ کھینچکر اس کے مونڈھے پر ماری دو ٹکڑے ہو کر
گرا اس طرح سے کہ اس کا دل بھی باہر آگیا تھا اور وہ بھی
دو ٹکڑے ہو گیا تھا مانند قول اللہ تعالیٰ کے پھر جڑ
کٹ گئی ظالم لوگوں کی اور ہر تعریف اللہ ہی کو سزاوار ہے
بت کا تمام نقش جس کی وہ پرستش کرتا تھا اس کا اثر
اس کے دل پر پیدا ہو گیا تھا۔ اور اس کی جان سے
اس بت کے نام سے آواز نکلی جب وہ نقش حضرتؑ
کو دکھائی دیا اور وہ آواز آپ نے سنی تو عبرت اور دقیقہ
کشائی کا دروازہ آپ کے باطن کی صفائی سے جو حضرت
صمدیت کے قرب کی جلا سے روشن تھا کھل گیا۔ اس
وقت آپ پر ایسی حالت طاری ہوئی کہ کافر کے دل پر
جھوٹ کا ایسا اثر ہوا تو جو نقش کہ حق ہے مومن کے دل پر

که اے سید محمد ترا برائے ایں نه آفریده ایم
که بر اسپاں سوار شوی و در کروفر دنیا باشی
بلکه ترا خالص برائے ذات خویش آفریده ایم
اصطنعتک لنفسی (جزء ۱۶ رکوع ۱۱) فی الجملہ
حضرت که بر اسپ سوار بودند فرود آمدند۔ چوں
ایں خبر بسلطان رسید که حضرت میرانؑ در
سکر جذبہ بیہوش شده اند بیچر دخود آمده دید
که آنحضرتؑ بروئے زمین متقر فرموده اند دراں
حال ہر پنج اوالعزم حضرت امیر را ایستاده
کردند۔ و بصورت حال سلطان مذکور دست
مبارک گرفته در سکھاسن خود نشاند علم شاہانه
پیش حضرت میرانؑ داشت و گفت که ایں فتح
حضرت میرانؑ است درآں وقت آنحضرتؑ
را چناں حال غالب آمد که ازیں عالم ہیچ آگاہی
نماند چنانچه تا مدت ہفت سال ہمیں حال بود
مگر نماز و روزه فرض ادا کردے و بجز فرض از سنت و
واجب ہیچ آگاہی نداشتی اما چند لک تنکه زر که
برائے استعداد غازیاں آمده بود باز فرستادند و
فرمودند که الحال احتیاج ایں متاع ہیچ نیست

کس قدر اشد ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان پہنچا کہ اے سید محمد
ہم نے تجھکو اس لئے نہیں پیدا کیا ہے کہ تو گھوڑوں پر
سوار ہو اور دنیا کے کروفر میں رہے بلکہ ہم نے تجھکو خاص
اپنی ذات کے لئے پیدا کیا ہے۔ اصطنعتک لنفسی
حاصل کلام حضرتؑ جو گھوڑے پر سوار تھے نیچے آگئے۔
جب سلطان کو یہ خبر پہنچی کہ حضرت مہدیؑ جذبہ کے نشہ
میں بیہوش ہو گئے ہیں تو خود آکر دیکھا کہ آنحضرتؑ نے
زمین پر قرار فرمایا ہے اس وقت پانچوں اولوالعزم
(آدم۔ نوح۔ ابراہیم۔ موسیٰ۔ اور عیسیٰ علیہما السلام)
حضرت مہدیؑ کو کھڑے کئے اور نیز سلطان مذکور
نے حضرتؑ کو اپنی پالکی میں بٹھا کر شاہی علم حضرتؑ کے
روبرو رکھا اور کہا کہ یہ فتح حضرت مہدیؑ کی ہے۔
اس وقت آنحضرتؑ پر ایسا حال غالب تھا کہ آپ
اس عالم کی کوئی خبر نہیں رکھتے تھے چنانچہ سات سال
تک یہی حال رہا مگر نماز روزہ کا فرض ادا فرماتے اور
فرض کے سوائے سنت اور واجب کی بھی آگاہی نہیں
رکھتے تھے لیکن چند لاکھ تنکہ زر جو غازیوں کے سامان
کے لئے آئے تھے حضرتؑ نے واپس فرما دیا اور فرمایا کہ
اب اس پونجی کی کوئی احتیاج نہیں۔ بیان کرتے ہیں کہ

می آرند کہ سلطان برائے نگہبانی وخدمت
آنحضرتؑ پانزدہ صد سوار تعیین نمودہ بود نام ایشاں
ہفت صد ونیم امتی وہفت صد ونیم امتی لہ
ہمچناں در حدیث حضرت رسالت پناہؐ آمدہ
است لیکن بروایت دیگر ہمراہ آنحضرتؑ سہ صد
وسیزدہ تن عساکر بودند ہر یک تن از آں میاں
دو دو شمشیر گرفتے و در ضمیر سلطان گزشت الحق
مقدار استعداد لائق آنحضرتؑ نیست بنا بر آں
ہفت قصبۂ بزرگ ومعمور بطریق وظائف نوشتہ
بدست قاضی محمد علی نام پیش حضرت فرستاد
آنحضرتؑ بہ عتاب وزجر واپس کردند باز گردید
وپیش سلطان عرض کرد کہ حضرت میرانؑ بمطلق
التفات نفرمودند شاید از آں دلگیر شدہ اند کہ
آں خداوند خود نہ رفتند پس سلطان ہماندم
برخواست وبملازمت حضرت میرانؑ رفت بہ
ایں نیت کہ اگر حضرت میرانؑ تصرف بادشاہی
قبول کنند زود پیش خواہم کرد چونکہ حضرت را
دید از وجود مسعود آنحضرتؑ مقصود چیزے
نیافت بلکہ حال دیگر یافت درآں وقت

سلطان نے آنحضرتؑ کی خدمت اور نگہبانی کے لئے
پندرہ سو سوار متعین کیا تھا کہ انکا نام ساڑھے سات سو
میری امت کے اور ساڑھے سات سو میری امت کے
ہے اسی طرح حضرت رسالت پناہؐ کی حدیث میں آیا
ہے لیکن ایک دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرتؑ
کے ہمراہ تین سو تیرہ سپاہی تھے ان میں سے ہر ایک کے
ہاتھ میں دو دو شمشیریں تھیں اور سلطان کے دل میں
خیال آیا کہ جو رقم غازیوں کے سامان کیلئے آنحضرتؑ
کی خدمت میں روانہ کیگئی وہ حضرتؑ کے لائق نہیں
بنا براں سات قصبے بڑے اور آباد وظیفہ کے طور پر لکھکر
قاضی محمد علی کے ہاتھ سے حضرتؑ کے پاس بھیجا آنحضرتؑ
نے خفا ہوکر واپس فرما دیا قاضی پلٹ گیا اور سلطان سے
عرض کیا کہ حضرت مہدیؑ نے ہماری طرف بالکل توجہ نہیں
فرمائی شاید اس لئے رنجیدہ ہوئے ہیں کہ آپ خود
نہیں گئے۔ پس سلطان اسی وقت اٹھا اور حضرتؑ کی
خدمت میں اس ارادہ سے گیا کہ اگر حضرتؑ بادشاہی
تصرف قبول کرتے ہیں تو جلد پیش کر دوں چونکہ حضرتؑ
کو دیکھا تو آپ کے وجود مسعود سے کسی دنیوی چیز کا
مقصود نہ پایا بلکہ حال اور ہی پایا اس وقت سلطان نے

سلطان ایں رباعی خواند۔ ؎

ہر کس کہ ترا یافت جاں راچہ کند
فرزند و عیال و خانماں راچہ کند
دیوانہ کنی ہر دو جہاں رابخشی
دیوانۂ تو ہر دو جہاں راچہ کند

پس ازاں بعد ماہ یا دو ماہ ساعت یا کم از ساعت اندکے بہوش می آمدند باز بے ہوش می شدند بعد از مدتے یک روز اندکے ہوش آمدہ بود زوجہ حضرت میراںؑ بی بی الہدیؓ دراں حال عرض نمودند کہ میرانجی سالہا شدہ اندکہ ہیچ قوت بہ قالب مبارک نرسیدہ است چہ حال خواہد شد بعدہ حضرت میراںؑ فرمودند کہ آنچہ قوت ارواح است ہماں قوت قالب گشت پس ہمچناں بے ہوش گشتند تا مدت دیگر بصحو آمدند دراں وقت نیز بی بیؓ عرض کردند کہ میرانجی چہ نوع است کہ ازیں عالم بے ہوش می مانند وحمل وتحمل کردن نتوانند حضرتؑ در جواب فرمودند کہ چناں پے در پے تجلی ذات حق می شود کہ بحر عمیق اگر ازیں بحر یک قطرہ بولی کامل یا بہ نبی مرسل دادہ شود در تمام عمرش ہیچ آگاہی نمانند

یہ رباعی پڑھی۔

جو شخص تجھکو پایا جان کو کیا کرے
عورت بچے اور سامان کو کیا کرے
توخدا کا دیوانہ بناکر دو نو جہاں عطا کرتا ہے
تیرا دیوانہ دو نو جہاں کو (لیکر) کیا کرے

اس کے بعد مہینہ دو مہینے کے عرصہ میں ایک گھنٹہ یا اس سے کم کچھ ہوش میں آتے اور پھر بے ہوش ہوجاتے عرصہ دراز کے بعد ایک روز ہوش میں آئے تو آپ کی بی بی حضرة بی بی الہدیٰ رضؓ نے اس وقت عرض کیں میرانجی کئی سال گذرے کوئی غذا آپ کے جسم مبارک کو نہ پہنچی کیا حال ہوگا اس کے بعد حضرت مہدیؑ نے فرمایا جو غذا ارواح کی ہے وہی غذا جسم کی ہوگئی یہ فرماکر پہلے کے جیسے بیہوش ہوگئے پھر عرصہ دراز کے بعد ہوش میں آئے اس وقت بھی بی بیؓ نے عرض کیں یہ کیا حال ہے جو اس عالم سے بیہوش رہتے ہیں اور برداشت نہیں کر سکتے تو حضرتؑ نے جواب میں فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی ذات کی تجلی پے در پے ایسی ہوتی ہے کہ بحر عمیق اگر اس بحر سے ایک قطرہ ولی کامل یا نبی مرسل کو دیا جائے تو ان کو تمام عمر کچھ ہوش نہ رہے اور حق تعالیٰ کا فرمان

وفرمان حقتعالی میشود که اے سید محمد از سبب آنکه
ترا خاتم ولایت محمدی گردانیدیم فرض ادا میکنانیم
ایں منت وفضل ماست بعدہ ہمچناں بے ہوش
گشتند تا بعد مدت ہفت سال بوقت عشار
آب خواستند بی بی رض بغایت سرور آب آوردند
بے ہوش یافتند بی بی رض تا بسحرگاہ ہمچناں ایستادہ
بودند که حضرت بوقت صبح بصحو رسیدند و فرمودند
که حالا آب آوردید عرض کردند که میرانجی آب از
وقت عشار آوردہ ایستادہ ام پس فرمودند که
آب بیارید در حال بی بی رض آب وضو آوردند فی الحال
پیش ازاں حضرت را ہمیشہ بی بی رض وضو می کنانیدند
دراں روز حضرت بدانش خود وضو کردند دوگانہ
شکرانہ ادا کردہ در حق بی بی رض بحضرت حق تعالی
دعا خواستند که بارخدایا چنانچہ ایں زن مرا
مخصوص بہ خدمت آسودہ گردانیدہ است
ہمچناں اورا نیز بقرب حضرت مقدس تو آسودہ
ومخصوص گرداں وباز فرمودند که از آں ما بہ بی بی
الہدتی رض را ثلث حصہ است بعد سبع سنین فی
بین الصحو والسکر حال آنحضرت پیوستہ صحو آں که

ہوتا ہے کہ اے سید محمد اس سبب سے کہ ہم نے تجھکو محمد کی
ولایت کا خاتم کیا ہے فرض نماز ادا کراتے ہیں یہ ہمارا فضل
واحسان ہے یہ فرماکر اسی طرح بیہوش ہوگئے سات
سال کی مدت کے بعد عشار کے وقت آپنے پانی چاہا
بی بی رض نے بہت خوشی سے پانی لائیں حضرت کو بیہوش
پائیں اور بی بی رض صبح کے وقت تک اسی طرح (پانی
کا پیالہ ہاتھ میں لئے ہوئے) کھڑی تھیں حضرت نے
صبح کو ہشیار ہوکر فرمایا کہ اب پانی لائی ہو عرض کیں
میرانجی عشار کے وقت سے پانی لاکر کھڑی ہوں
تیں فرمایا کہ پانی لاؤ اسی وقت بی بی رض وضو کیلئے
پانی لائیں حاصل یہ کہ اس سے پہلے ہمیشہ بی بی رض حضرت
کو وضو کرواتی تھیں۔ مگر اس روز حضرت نے اپنی
دانش سے وضو فرمایا اور دوگانہ شکرانہ ادا کرکے
اللہ تعالی کی درگاہ میں بی بی رض کے حق میں دعا فرمائی کہ
یا اللہ جس طرح اس عورت نے مخصوص مجھکو خدمت سے
آرام پہنچایا اسی طرح تو اس کو اپنی بارگاہ مقدس
میں آسودہ اور مخصوص کر پھر فرمایا کہ ہماری آن سے
بی بی رض کے لئے تین حصے ہیں۔ سات سال کے بعد
آنحضرت کا حال صحو اور سکر سے ملا ہوا تھا صحو وہ ہے

در طاعت و عبادت و سکر آں کہ از خویش و خویشاوندان در میان پنج سال حساب تمام قوت آنحضرتؐ کردہ اند کہ حبات یعنی جنس غلہ و دہن و لحم من دو نہ جملہ سفدہ سیر شدہ نقل است از بندگیمیاں نظامؒ کہ کسے گفت در میان بست و سہ سال قوت حضرت مصطفیٰؐ بمقدار بست سیر شدہ است فرمودند از آں خوندکار ما را چیزے کمتر باشد۔ نقلست کہ بندگیمیاں دلاورؒ خواہر زادہ دلیپت رائے بودند بوقت شکست حرب بدست کسان عساکر سلطان مذکور رسیدند و سلطان مر خواہر خویش را برائے خدمت نام نہادہ دادہ بود خواہر سلطان مساۃ سلیم خاتون بجائے پسر پرورش دادن گرفت اما آنحضرتؓ بہ حال جذبہ مستغرق بودند و آں جذبہ از آں سبب بود کہ در معرکہ نظر شاں بر حضرت میراںؑ افتاد از آں نظر حلیہ مزکی و متجلی مغروق فی السکر جذبہ حق گشتند۔ چوں خاتون مذکورہ خبر بندی ظاہری در میان ایشاں یافت بحوالہ ایشاں گو سفنداں کردہ بود قصہ دراز است

کہ اللہ کی اطاعت اور بندگی میں مشغول رہے اور سکر وہ ہے کہ اپنی ذات اور عزیزوں سے بے خبر رہے پانچ سال کے درمیان آنحضرتؐ کی غذا کا حساب کئے تو اناج گھی گوشت اور دوسری چیزیں ملاکر جملہ سترہ سیر ہوئے۔ بندگیمیاں نظامؒ سے منقول ہے کہ کسی نے امامؑ سے کہا کہ حضرت مصطفیٰؐ کی تیئیس سالہ مدت دعوت میں آپ کی غذا کی مقدار بیس سیر ہوئی ہے تو فرمایا کہ اس خوندکار (آنحضرتؐ کی غذا) سے ہمارے لئے کچھ کم ہونا چاہیئے۔ نقل ہیکہ بندگیمیاں دلاورؒ دلیپت رائے کے بھانجے تھے جنگ کی شکست کے وقت سلطان مذکور کے سپاہیوں کے ذریعہ پہنچے اور سلطان نے اپنی بہن کو خدمت کرنے کے لئے مقرر کیا تھا سلطان کی بہن مساۃ سلیم خاتون اپنے بچے کی طرح پرورش کرنے لگیں لیکن حضرت شاہ دلاورؒ جذبہ کے حال میں مستغرق تھے اور وہ جذبہ اس سبب سے تھا کہ میدان جنگ میں حضرت شاہ دلاورؒ کی نظر حضرت مہدیؑ پر پڑی تھی اس پاک اور روشن نظر کے سبب سے حق کے جذبہ کے نشہ میں مستغرق ہوگئے جب خاتون مذکورہ نے حضرت شاہ دلاورؒ میں ظاہری دانائی

اما معاینه لم یحتاج عن البیان مع ذالک
بندگیمیاں دلاورؓ را پیش حضرت صاحب الزماں
فرستاد که خدا رسانیده است قبول فرمایند
زیرا چه خاتون مذکور بسیار لائقه و عارف الوجود
وتلقین هم از آنحضرت بود دانست که این مرد
لائق خدمت حضرت میرانؑ است و در انحال
حضرت میرانؑ برای نماز ظهر وضو میکردند و محل
مسح سر رسیده بودند که ایشان آمدند فرمودند که
دلاور نیست بلکه شاه دلاور است ما قبول کردیم
وخدا او را مقبول ساخته است پس بعد وضو
دوگانه تحیة الوضو ادا نموده بندگیمیاں دلاورؓ
را پیش طلبیده به ذکر خفی تلقین فرمودند و دست
راست گرفته سه بار فرمودند که مرید الله شوید
ولا الله هوں نہیں فرمودند و باز دست بالا کرده
فرمودند سه بار مکرر که مراد الله شوید و الا الله
توں ہے فرمودند از هر دو دم مبارک آنحضرتؑ
بندگیمیاں دلاورؓ را انکشوف شد از عرش تا ثری الحال
پیش دست داخل دل و ہماں ساعت در جذبه حق مستغرق
گشتند چنانچه بدست برداشته در حجره نشاندند بعد ۵

پانی تو بجروں کو پہروانے کا کام ان کے ذمہ کر دیا قصہ طویل ہے
لیکن آنکھ سے دیکھی ہوئی چیز بیان کی محتاج نہیں اس کے
باوجود ضروری بیان یہ ہے کہ بندگیمیاں دلاورؓ کو صاحب الزمان
یعنی امامؑ کے حضور میں بھیجکر کہلا بھیں کہ خدا تعالیٰ نے بھیجا ہے
قبول فرمائیں کیونکہ خاتون مذکورہ بہت لائق اور عارف
الوجود تھیں اور حضرتؑ سے تربیت بھی ہو چکی تھیں جان گئیں
کہ یہ مرد حضرت مہدیؑ کی خدمت کے لائق ہے اور اس وقت
حضرتؑ نماز ظہر کے لئے وضو فرماتے تھے اور مسح سر کے محل
تک پہنچ چکے تھے میاں دلاورؓ آئے تو فرمایا دلاور نہیں ہے
بلکہ شاہ دلاور ہے ہم نے قبول کیا اور خدا تعالیٰ نے بھی اسکو
مقبول بنا دیا ہے پس امامؑ نے دوگانہ تحیة الوضو ادا کر کے
بندگیمیاں شاہ دلاورؓ کو نزدیک بلا کر ذکر خفی کی تلقین فرمائی
اور سیدھا ہاتھ پکڑ کر تین بار فرمایا کہ اللہ کے مرید بنو اور
فرمایا لا الہ ہوں نہیں اور پھر ہاتھ اوپر کر کے تین بار مکرر فرمایا
کہ اللہ کی مراد بنو اور فرمایا الا اللہ توں ہے حضرت مہدیؑ
کے ہر دو دم مبارک سے ہتھیلی میں رائی کے دانہ کی طرح
عرش سے تحت الثریٰ تک حضرت شاہ دلاورؓ پر روشن
ہو گئے اور اسی وقت حق کے جذبہ میں مستغرق ہو گئے
چنانچہ ہاتھ سے اٹھا کر حجرہ میں بٹھا دیئے اس کے بعد

فرمان حقتعالی در رسید کہ اے سید محمد برائے ما ہجرت کن
و حج بیت الحرام برو آنجا دعوت تو روا خواہد داد
بنابراں حضرت میرانؑ ہجرت کردند دراں زمان
سلطان مذکور بیامد و عرض نمود کہ ایں ہمہ مملکت و
سلطنت از آنحضرت است باید کہ برسر ایں بندہ
ہمیں جا باشند دراں وقت حضرتؑ ایں ابیات خواندند۔

الہی دل بجای بستہ گردد
ازاں دل بستگی جاں رستہ گردد
مبادا دل بجائی بستہ گردد
کزاں دل بستگی جاں خستہ گردد

باز سلطان التماس کرد کہ خود ہم ہمراہ شود تا از جرم
صغیرہ آمرزیدہ شوم حضرت میرانؑ سلطان را مژدہ
ایمان دادہ فرمودند کہ در آمدن تو باز کفار
بر اسلام غلبہ خواہند کرد و اہل اسلام را بسیار
تفرقہ واقع خواہد شد ایں نصیحت دادہ خود رواں شدند
قاضی علی محمد و میاں ابوبکر داماد حضرتؑ و میاں
سید کریم اللہ و میاں سید سلام اللہ و میاں سید غنی و
بندگی میاں دلاورؓ و میاں جمال و میاں قطب و میاں لاڈ کہ پیش امام
نماز بودند و میاں حاجی محمد و میاں شیخ بھیک و میاں طاہر و میاں

اللہ تعالیٰ کا فرمان پہنچا کہ اے سید محمد ہمارے لئے ہجرت کر
اور کعبۃ اللہ کے حج کے لئے جاؤ وہیں (کعبۃ اللہ میں تیری دعوت
ظاہر ہوگی بنا بریں حضرت مہدیؑ نے ہجرت فرمائی اس وقت
سلطان مذکور حاضر ہو کر عرض کیا کہ یہ تمام مملکت اور سلطنت
حضرت کی ملکیت سے ہے چاہئے کہ اسی جگہ بندے کے سر پر
رہیں اس وقت حضرتؑ نے یہ بیتیں پڑھیں۔

یا اللہ دل ایسی جگہ بندھا رہے
کہ اس دلبستگی سے جان نجات پائے
ایسا نہ ہو کہ دل ایسی جگہ بندھا رہے
کہ اس دلبستگی سے جان تباہ ہو

پھر سلطان نے عرض کیا کہ میں بھی ہمراہ چلتا ہوں تاکہ
صغیرہ گناہوں سے بخشا جاؤں حضرت مہدیؑ نے سلطان
کو ایمان کی خوشخبری دیکر فرمایا کہ تیرے آنے سے پھر کفار
اسلام پر غلبہ کریں گے اور اہل اسلام میں بہت تفرقہ پیدا
ہوگا یہ نصیحت فرما کر خود امامؑ روانہ ہوئے قاضی علی محمد میاں
ابوبکر داماد حضرت امامؑ میاں سید کریم اللہ و میاں سید سلام اللہ
میاں سید غنی بندگی میاں دلاورؓ میاں جمال میاں قطب
میاں لاڈ پیش امام نماز میاں حاجی محمد میاں شیخ بھیک
میاں طاہر اور میاں جمیل رضی اللہ عنہم یہ تمام مہاجرین

جمیع این ہمہ مہاجران کہ طالبان حق و واصلان ذات
مطلق بودند ہمراہ رکاب سعادت روان شدند و بہر محل
نزول کثیر الناس بحضور پرنور حضرت امام آمدہ
مرید می شدند و تارک حطام دنیا و طالب لقاء مولیٰ
شدہ ہمراہ آنحضرت روان می شدند چونکہ بہ دانا پور
رسیدند دران مقام بی بی الہدیٰ معاملہ دیدند و آواز
غیب شنیدند کہ شوہر تو کہ سید محمدؑ است او را مہدی موعود
و حامل اثقال ولایت محمدیؐ و خاتم ولایت نبوی کردیم
او صاحب زمان خلیفہ ماست و یرا تصدیق کن انکار او
انکار ما و انکار ما انکار او و تصدیقہ فرض
علی کافۃ العالمین و ذاتہ رحمۃ للعالمین
است بعدہ بی بی رضؓ آنچہ دیدہ و شنیدہ بودند
بعرض حضرت میرانؑ رسانیدند آنحضرتؑ جمیع احوال
واقعہ ثابت و راست داشتہ فرمودند کہ بندہ را
در جمیع اوقات فرمان میشود کہ ترا مہدی موعود
گردانیدہ ایم وقت اظہار آن تعلق بر سیدن آنست
چونکہ اجل در رسد مستظہر خواہد شد بعدہ بی بیؓ
پائے بوسی حضرت کردہ عرض کردند کہ میرانجی
پیش ازیں چیزے در خدمت تقصیرے کردہ باشم

جو اللہ کے طالب اور اللہ کی ذات میں واصل تھے امامؑ
کے ساتھ ہو گئے اور ہر منزل پر حضرت امامؑ کے حضور پر نور
میں لوگ بکثرت حاضر ہوکر مرید ہوتے اور دنیا کی تھوڑی
پونجی ترک کرکے اللہ کے دیدار کے طالب ہوکر آنحضرتؑ
کے ہمراہ روانہ ہوتے جب امامؑ دانا پور پہونچے اس مقام میں
بی بی الہدیٰ رضؓ نے معاملہ دیکھا اور غیب کی آواز سنی کہ
تیرا شوہر جو سید محمدؑ ہے اسکو ہم نے مہدی موعود اور محمدؐ کی
ولایت کا بار اٹھانے والا اور نبی کی ولایت کا خاتم کیا ہے
وہ صاحب زماں اور ہمارا خلیفہ ہے اسکی تصدیق کر اس کا
انکار میرا انکار ہے اور میرا انکار اس کا انکار ہے اور اس کی
تصدیق فرض ہے۔ تمام عالمین پر اور اس کی ذات رحمۃ
للعالمین ہے۔ اس کے بعد بی بیؓ نے جو دیکھا تھا اور
سنا تھا حضرتؑ سے عرض کیں حضرتؑ نے واقعہ کے
تمام احوال کو ثابت اور درست رکھکر فرمایا کہ بندہ کو
تمام اوقات میں فرمان خدا ہوتا ہے کہ ہم نے تجھکو
مہدی موعود کیا ہے اس کا اظہار وقت پہونچنے سے
متعلق ہے جب وقت پہنچ جائیگا ظاہر ہو جائے گا
اس کے بعد بی بیؓ نے حضرتؑ کی قدمبوسی کرکے عرض کیں
میرانجی اس سے پہلے آپ کی خدمت میں مجھ سے جو کچھ

تعففت فرمایند و گواه باشند که اکنون من بنده
میرانؑ تصدیق می کنیم هرگاه که اجل خواهد رسید
اظهار خواهد شد بدانکه همچنان خدیجة الکبریٰ ؓ اول
تصدیق نبوت حضرت رسالت پناه صلی الله
علیه وسلم کرده اند فی الجمله در انمقام جمله مهاجران
مذکور را هم از حضرت باری تعالیٰ معلوم شد
مرشد شما که سید محمد است او را مهدی موعود
کرده ایم تصدیق او کنید چنانچه هر یکان و
دوگان آمده عرض می نمودند که میرانجیو چنین
معلوم می شود بعد از سمع حضرت می فرمودند که
آری همچنانست و همان منوال خواهد شد
تعلق بوقت رسید نست شما بکار خویش
مشغول باشید و این بیت بخواندی۔

بوقتم کار موقوف است بعجلت بر نمی آید
چو ناگه وقت آن آید از رسته بگشاید

اما این معامله که بی بی ؓ بحضور حضرت میرانؑ علیه السلام
التماس کرده تصدیق نمودند همه آنرا میرانسید محمود فرزند ؓ

قصور ہوا ہے معاف فرمائیں اور گواہ رہیں کہ اب میں
آپکے حضور میں آپ کی تصدیق کرتی ہوں جس وقت
آپکے دعوی کا وقت پہنچیگا ظاہر ہو جائیگا۔ واضح
ہو کہ جس طرح بی بی الہدیٰ ؓ نے سب سے پہلے حضرت
مہدیؑ کی تصدیق کی اسی طرح خدیجة الکبریٰ ؓ نے سب سے
پہلے حضرت رسالت پناہ صلعم کی نبوت کی تصدیق کی
حاصل کلام تمام مہاجرین ؓ مذکور کو منجانب اللہ معلوم ہوا
کہ تمہارا مرشد جو سید محمد ہے ہم نے اس کو مہدی موعود
کیا ہے اس کی تصدیق کرو چنانچہ ایک ایک اور دو دو
مہاجر ؓ حضرتؑ کے حضور میں آکر عرض کرتے تھے کہ میرانجیو
منجانب اللہ ایسا معلوم ہوتا ہے تو حضرتؑ سماعت فرماکر
فرماتے تھے کہ ہاں ایسا ہی ہے (تمہارے معلومات صحیح ہیں)
اور ایسا ہی ہوگا یہ بات وقت پہنچنے سے متعلق ہے تم اپنے
کام میں (ذکر خدا میں) مشغول رہو اور حضرتؑ نے یہ بیت
پڑھی۔

کام وقت پر موقوف ہے جلدی سے نہیں ہوتا
جب یکایک وقت آجاتا ہے تو بند اتار کھل جاتے

لیکن یہ تمام معاملہ جو بی بی ؓ نے حضرت مہدیؑ کے حضور
میں عرض کرکے امامؑ کی تصدیق کی میرانسید محمود فرزند ؓ

مسعود مہدی موعودؑ کہ فی الدارین ممدوح ومحمود است
کہ ہمہ مہاجراں بعد رحلت حضرت میرانؑ اتفاق
کردہ خصوصاً میاں سید خوندمیرؓ آنحضرت رضؓ ثانی مہدی
گفتندی مراد آنکہ قال اللہ تعالیٰ ثانی اثنین
اذ ھما فی الغار (جزو ۱۰ رکوع ۱۲) کسے پرسید کہ چگونہ
ثانی مہدی گویند دیگر مہدی چگونہ باشد بندگیمیاں
دلاورؓ فرمودند کہ ثانی مہدی مراد ثانی اثنین است
متصل خیمۂ حضرتؑ در ہنگام دوازدہ سالگی استادہ
بودند ہر گاہ کہ مقالات بی بیؓ وحضرت میرانؑ
بگوش ہوش صدیق ولایت اعنی میراں
سید محمودؓ رسید بجذبۂ حق بے ہوش شدہ
ماندند فی الحال حضرت میراں علیہ السلام
بفرمان خدا تعالیٰ بیروں آمدہ دیدند کہ جاذب
ومستغرق بحق گشتہ اند بکنار شریف خود گرفتہ
درون خیمہ آوردہ فرمودند کہ بی بی ببینید قلب و
قالب وہمہ گوشت وپوست واستخواں وموئے
بھائی سید محمود الا اللہ شدہ است بعد از کنار خود فرود
آوردہ برزانو تکیہ کنانیدہ دست بی بی گرفتہ بر سینہ خود
نہادند وباز دست بر سینۂ میراں سید محمود داشتہ سہ کرت مکرر فرمودند

امام مہدی موعود جو دونوں جہاں میں ممدوح اور محمود ہیں
حضرت مہدیؑ کے وصال مبارک کے بعد تمام مہاجرینؓ
بالاجماع اور خصوصاً میاں سید خوندمیرؓ آنحضرتؑ کو ثانی مہدیؑ
کہتے تھے اس مقصد سے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ دو
میں دوسرا جب وہ دو غار میں تھے کسی نے پوچھا کہ ثانی
مہدی کس طرح کہتے ہیں دوسرا مہدی کیونکر ہوگا تو
بندگمیاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ ثانی مہدی سے مراد
ثانی اثنین ہے۔ حضرت مہدیؑ کے خیمہ کے نزدیک
بارہ سال کی عمر تھی کھڑے ہوئے تھے جس وقت کہ
حضرت مہدیؑ اور بی بیؓ کی گفتگو کی آواز صدیق ولایت
یعنی میراں سید محمودؓ کے گوش ہوش میں پہنچی حق کے
جذبہ میں بے ہوش ہوکر گر گئے اسی وقت اللہ تعالیٰ کے
زبان سے حضرت مہدیؑ نے باہر آکر دیکھا کہ جاذب اور
حق میں مستغرق ہوگئے ہیں تو اپنی گود میں لیکر خیمہ میں لاکر
فرمایا کہ بی بی دیکھو بھائی سید محمود کا دل اور جسم اور تمام
گوشت پوست استخواں اور بال بال الا اللہ ہوگیا ہے
اس کے بعد اپنی گود سے نیچے لاکر اپنے گھٹنے کا ٹیکا دیکر
بی بی کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سینہ پر رکھا اور پھر میراں سید محمود
کے سینہ پر ہاتھ رکھکر تین بار مکرر فرمایا کہ جو کچھ اس سینہ

فرمودند کہ انچہ اینجا ریختہ شد آنجا ریختہ شد
کما قال علیہ السلام ما صب اللہ فی
صدری صببتہ فی صدر ابی بکرؓ پس از پاس
یا دو پاس بحضور رسیدند و عرض داشتند کہ بحضور
حضرت میراں تصدیق مہدیت میراں میکنم
مدت معین چونکہ برسد اظہار گردد و ہماں
وقت بندگی میاں دلاورؓ کہ عقب خیمہ
نیز حاضر بودند معاملہ بی بیؓ و میرانسید محمودؓ
سر بسر شنیدہ بودند چونکہ حضرت میراںؑ
برائے نماز ظہر بیروں تشریف آوردند فی
الحال بندگی میاں دلاورؓ پای بوسیؑ کردہ گفتند
کہ میرانجی بندہ ہم تصدیق می کند چوں کہ مدت
دعوت رسد حق ظاہر شود پس از نزول حضرت
میراںؑ بدانا پور مقام فرمودہ بودند و بعد از نزول
اجلال حضرتؑ دراں محل دو اصحاب خویش یکی میاں
شیخ بھیکؓ و دیگر میاں ایلؓ ہر دو کسانرا برائے
خرید و فروخت در شہر فرستادند پس از ایشاں میاں شیخ بھیک

میں منجانب اللہ ڈالا گیا ہے میرانسید محمود کے سینہ میں
ڈالا گیا ہے ۔ چنانچہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ نے جو
چیز میرے سینہ میں ڈالی ہے وہی چیز ابو بکرؓ کے
سینہ میں ڈالی ہے ۔ پس میرانسید محمودؓ پہر یا دو پہر کے
بعد ہشیار ہوئے اور عرض کیا کہ حضرت مہدیؑ کے
حضور میں حضرت مہدیؑ کی مہدیت کی تصدیق کرتا ہوں
جب دعویٰ مہدیت کی مقررہ مدت پہنچ جائیگی تو اس کا
اظہار ہو جائیگا اور اسی وقت حضرت شاہ دلاورؓ
جو خیمہ کے پیچھے حاضر تھے بی بیؓ کا معاملہ اور میرانسید محمودؓ
کی پوری کیفیت سن چکے تھے حضرت مہدیؑ ظہر کی نماز
کے لئے باہر تشریف لاتے ہی شاہ دلاورؓ نے قدمبوسی
کرکے کہا کہ میرانجی بندہ بھی آپ کی تصدیق کرتا ہے
اور جب دعوت مہدیت کی مدت پہنچیگی حق ظاہر ہو جائیگا
حضرت مہدیؑ نے دانا پور تشریف لیجانے کے بعد وہاں
قیام فرمایا اور بعد قیام آپ نے اپنے دو اصحاب ایک میاں
شیخ بھیکؓ اور دوسرے میاں ایلؓ ہر دو کو خرید و فروخت
کے لئے شہر دانا پور میں روانہ فرمایا اور اس سے پہلے

ؑ۔ گروہ مہدویہ میں السلام علیکم کہنا اور بزرگوں کی قدمبوسی کرنے کا عمل امامؑ کے حضور سے چلے آیا ہے اگر کوئی وہابی قدمبوسی کے عمل کی مخالفت کرتا ہے تو وہ جانے اور اس کا رنگ مذہب ۔

را قائم مقام مهتر عیسیٰ فرموده بودند ازان خواستند که
قدم بیشتر بدارند بر داشته شدند چونکه هر دو صاحب
حسب الحکم بشهر می رفتند در اثنار راه چه می بینید
که بسیار مرد و زن فراهم شده افسوس و گریه
و غوغا میکردند میاں شیخ بھیکؓ پرسیدند چرا
چنیں اندوه و گریه می کنید گفتند که شیخ ما
بزرگ بود او را مرگ رسید میاں شیخ بھیکؓ
فرمودند که یاری می بینم چونکه دیدند فرمودند
که ایں نه مرده است و دستش گرفته گفتند
برخیز فی الحال برخاست و زنده گشت
پس جمله خلائق سوی ایشاں متوجه گشتند
شیخ از ابتلائی ملامت خلق فرار نموده پیش
حضرت میراں علیه السلام آمدند و جمیع خلائق
در پی ایشاں می آمدند بعد ازاں حضرت میراںؑ
فرمودند که ایں جاهلاں را دور کنید که بر بنده
مخلوق بر عیب نسبت ناسزا می کنند پس همه
کسانرا دور ساختند بعدهٔ میاں بھیکؓ را
پرسیدند که چه واقعه بود عرض کردند که خوندکار
را روشن است حکم فرمودند شریعت آنست که

میاں شیخ بھیکؓ کو مہتر عیسیٰؑ کے قائم مقام فرمایا تھا۔
اس کا مقصد یہ تھا کہ مقام عیسیٰ سے بڑھ جائیں اٹھائے
گئے چونکہ میاں شیخ بھیکؓ اور میاں بھیلؓ دو نوا صحاب
امامؑ کے حکم سے شہر میں جا رہے تھے۔ اثنار راہ میں
کیا دیکھتے ہیں کہ بہت مرد اور عورتیں جمع ہو کر افسوس
زاری اور بلوہ کرتے تھے میاں شیخ بھیکؓ نے پوچھا کہ
کس لئے اس طرح غم اور زاری کرتے ہیں تو لوگوں نے
کہا کہ ہمارا سردار بزرگ تھا اس کا انتقال ہو گیا ہے
میاں شیخ بھیکؓ نے فرمایا کہ میں بھی تو دیکھوں جوں ہی
دیکھا فرمایا کہ یہ مرا نہیں اور اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ اٹھ
اسی وقت اٹھا اور زندہ ہو گیا۔ پس تمام لوگ ان کی
طرف متوجہ ہوئے شیخؓ لوگوں کی ملامت کے بلا سے
بھاگ کر حضرت مہدیؑ کے حضور میں آئے اور تمام لوگ
ان کے پیچھے آتے تھے اس کے بعد حضرت مہدیؑ نے فرمایا
کہ ان جاہلوں کو دور کرو عیب سے بھرے ہو مخلوق
بندہ پر نالائق نسبت کرتے ہیں (بندہ مخلوق کو غیر مخلوق
یعنے خدا کہتے ہیں) پس تمام لوگوں کو دور کر دیئے اس کے
بعد امامؑ نے میاں بھیکؓ سے پوچھا کہ کیا واقعہ ہے
تو عرض کیا خوندکار پر روشن ہے حکم فرمایا کہ شریعت

بگویند بعده من وعن قصه فرانمودند حضرت فرمودند
که سرآئینه افضاحی خویش کردید پس بسیار
متفکر شده بنیت صوم ثلث الیوم داشته
قائم اللیل والنهار شده با میداجابت دعوت
عرض می داشتند که اے بارخدایا تابعان
مرا در بلای کرامت مبتلا مگرداں بعد از سه
شبانروز فرمان حقتعالیٰ در رسید که بواسطه
تو تابعان ترا ازیں بلای کرامت رہانیدیم
ومن قبلک ہیچکس از امتان انبیاءؑ واولیاءؒ
را ازیں بلا نرہانیدیم که نہایت کمتر مقام بلای
کرامت است. پس بندگیمیاں دلاور رضی اللہ عنہ در داناپور
باعث غلبۂ جذبۂ حق وتجلای ذات مطلق که قدم
بر زمین نہادن نمی توانستند مسجدیکه متولی
آں دراج نام داشت گذاشته خود حسب
فرمان حقتعالیٰ رواں شدند چونکه بشہر
چندیری رونق افروز شدند دراں مقام
بسیار اظہار وشہرت گشت که چنیں ولی
کامل ومکمل ومتوکل ومبین الحقیقت
والشریعت بعد از خاتم النبیؐ ہیچ کدام نیامده

وہ ہے کہ تم اپنی زبان سے کہو اس کے بعد شیخؓ نے
مفصل قصہ بیان کیا حضرتؑ نے فرمایا کہ تم نے بالفرو
اپنی رسوائی کی پس امامؑ نے بہت متفکر ہوکر تین دن کے
روزے کی نیت کرکے رات دن عبادت میں مشغول رہکر
دعا کی قبولیت کی امید پہ عرض کیا کہ اے بارخدایا میری
پیروی کرنے والوں کو کرامت کی بلا میں مبتلا مت کر
تین دن تین رات کے بعد حقتعالیٰ کا فرمان پہنچا کہ ہم نے
تیرے واسطے تیرے تابعین کو اس کرامت کی بلا
سے رہا کیا اور تجھ سے پہلے ہم نے انبیاءؑ اور اولیاءؒ کی
امتوں میں کسی کو اس کرامت کی بلا سے رہا نہیں کیا
کرامت کی بلا کا مقام نہایت چھوٹا مقام ہے۔ پس
بندگیمیاں دلاورؓ کو داناپور میں حق کے جذبہ کے غلبے
اور ذات مطلق یعنی خداتعالیٰ کی تجلی کے باعث کہ
قدم زمین پر نہیں رکھ سکتے تھے اس مسجد میں جس کے
متولی کا نام دراج تھا چھوڑکر خود امام علیہ السلام
حقتعالیٰ کے فرمان سے روانہ ہوئے اور شہر چندیری
میں رونق افروز ہوئے وہاں بہت مشہور ومعروف
ہو گیا کہ ایسا ولی کامل ومکمل ومتوکل اور حقیقت
شریعت کو بیان کرنے والا خاتم النبیؐ کے بعد کوئی نہیں آیا

چنانچہ ہر روز پنج شش ہزار مردم برای اخذ فیض
وسماع دعوت حضرتؑ می آمدند واکثر کسان باعث
استماع بیان قرآن وفیض دعوت وموعظۂ حسنہ
وتاثیر سور عظیم آنحضرتؑ مست وبے ہوش ومستغرق
بجذبۂ حق میشدند ومن بعد ذالک مشائخان آنجا کہ
ہجدہ نفر بودند بتصور کسر جاہ ومرتبت خود بحسد
وعناد قلبی برای اخراج حضرتؑ کسان خود را
فرستادند حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ
بندہ را نیز فرمان حضرت عزت شدہ است کہ
اے سید محمد پیشتر شو چنانچہ دوبار ہمیں تکرار کردند
بعد ازاں بسے مردماں را فرستادہ بغلبۂ شرارت
وشور گویانیدند کہ کی رواں خواہند شد وگرنہ
شرارت باشد بعدہ حضرت میراںؑ بامر اللہ تعالیٰ
شدہ فرمودند کہ انشاء اللہ تعالیٰ بہ بنید کہ بکدام
کس شرارت خواہد شد پس آنحضرتؑ در شب
بمقدار میل منزل فرمودند ودو کساں از یاران
حضرتؑ کہ جامہا خود بگازر دادہ در شہر ماندہ بودند
وصبح بملازمت حضرت عالیہ رحمت حاضر شدند
حضرتؑ پرسیدند کہ روشنائی و آتش

چنانچہ ہر روز پانچ چھ ہزار اشخاص امامؑ کی دعوت سننے
اور فیض حاصل کرنے کے لئے آتے تھے اور اکثر لوگ قرآن
کے بیان کو سننے دعوت کے فیض نیک نصیحتوں اور
آنحضرتؑ کے پسخوردہ بزرگ کی تاثیر سے حق کے جذبہ
میں مستغرق اور مست ہوجاتے تھے اس کے بعد شہر حقیری
کے مشائخین جو اٹھارہ نفر تھے اپنے دبدبے اور مرتبے
کے گھٹنے اور دلی عداوت اور حسد سے حضرت مہدیؑ
کو شہر سے نکالدینے کے لئے اپنے لوگوں کو روانہ کئے۔
حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ بندہ کو بھی اللہ تعالیٰ کا فرمان
ہوا ہے کہ اے سید محمد آگے جا۔ چنانچہ ان لوگوں نے
اسی طرح دوبار حضرتؑ سے تکرار کی اس کے بعد مشائخوں
نے بہت سے لوگوں کو بھیجکر غلبہ شرارت اور شور سے
کہلایا کہ کب روانہ ہوں گے وگرنہ شرارت ہوگی اس کے
بعد حضرت مہدیؑ نے اللہ کے حکم سے کھڑے ہوکر فرمایا
کہ انشاء اللہ تعالیٰ دیکھو کہ شرارت کس کے ساتھ ہوگی
پس آنحضرتؑ نے رات میں شہر سے ایک میل کے
فاصلہ پر قیام فرمایا حضرتؑ کے صحابہؓ میں سے دو اصحاب
اپنے کپڑے دھوبی کو ڈالنے کی وجہ سے شہر میں ٹھیر گئے
تھے صبح کو حضرتؑ کی خدمت عالیہ رحمت میں حاضر ہوئے

دغوغا چه بود عرض کردند که تیر آزردگی حضرت بود فرمودند که از بندگان خدا بکس آزار نرسد واز آن ما انفعی وکثر دم نباشد واین آیت خواندند ما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم (جزء ۲۵ رکوع ۵) قصه آن بود که در مجلس شراب نوشی درمیان پسر شیخ زاده وپسر عهده دار گفتگو شده جدل برخاسته پسر عهده دار بدست شیخ زاده مقتول گشت پس از طرف حاکم آنجا بالان وتاراج برایشان واقع شده خانها مشائخان را آتش دهانیدو جمیع زنان اوشان را بحال رسوائی گرفتار کرده بمیدان بردند بعده حضرت میرانؑ ازانجا پیشتر شدند تا که بچاپانیر رسیدند ودر انجا هجده ماه اقامت فرمودند ودر همان مقام بی بی الهدتیؓ بسوم ذی الحجه وفات یافتند ومیانسید اجملؓ را سه ماهه گذاشتند بی بی بڈھن بملازمت معلی عرض کردند که در بستر بی بی مهر زر افتاده است فرمودند که بیارید تا گرم کرده بر پیشانی بی بیؓ داغ کرده شود چرا که بی بی را دعوی توکل بود میانؓ

حضرتؑ نے پوچھا کہ رات میں روشنائی آگ اور بلوہ کیا تھا عرض کئے کہ حضرتؑ کی آزردگی کے تیر کا اثر تھا امامؑ نے فرمایا بندگانِ خدا سے کیسکو تکلیف نہیں پہنچی ہمارے والے تب اور زخم بھی ہونگے۔ اور آیت پڑھی ما اصابکم الخ اور جو تم پر مصیبت پڑتی ہے سو اس گناہ کی وجہ سے جو تمہارے ہاتھوں نے کیا۔ شہر چندیری میں آگ اور بلوہ کا قصہ یہ ہے کہ شراب نوشی کی مجلس میں مشائخ زادے اور عہدہ دار کے فرزند کے درمیان گفتگو ہو کر لڑائی ہوئی مشائخ زادے کے ہاتھ سے عہدہ دار کا لڑکا مقتول ہوا پس وہاں کے حاکم کی طرف سے ان کی ہلاکی اور تباہی واقع ہوئی مشائخوں کے گھروں کو آگ لگائی گئی اور ان کی تمام عورتوں کو ذلت کے ساتھ گرفتار کر کے میدان میں لیگئے اس کے بعد حضرت مہدیؑ وہاں سے آگے بڑھے یہانتک کہ چاپانیر پہنچے اور وہاں اٹھارہ مہینے اقامت فرمائی۔ اور اسی مقام میں بی بی الہدتیؓ ۳ ذی حجہ کو میاں سید اجملؓ کو سہ ماہا چھوڑ کر وفات پائیں۔ بی بی بڈھنؓ نے حضرتؑ سے عرض کیں کہ بی بیؓ کے بستر میں سونے کا ٹکڑا پڑا ہوا ہے فرمایا کہ لاؤ تا کہ گرم کر کے بی بیؓ کی پیشانی پر سو داغ دیا جائے اس لئے کہ بی بیؓ کو

سید سلام اللہ شنیدہ دواں آمدہ عرض کردند کہ
مہر ہذا و اللہ از آں بی بیؓ نیست بلکہ از آں بی بی
فاطمہؓ است حضرت میرانؑ فرمودند کہ بندہ را معلوم بود
کہ بی بی بجز خدا تعالیٰ ہیچ چیز نداشتہ بودند اما
برای شریعت رسولؐ کہ آنجا بحضرت جل جلالہٗ
داغ دادہ نشود پس بزیر سایۂ ڈونگری مدفون
ساختند و دریں زمان نشان روضۂ مطہرہ باقی
نماندہ است ازیں سبب رو بروی مسجد یک
منارہ استادہ بجانب کوہ مذکور متوجہ شدہ
بنام آں ام المومنین درود و فاتحہ بخوانند
مسجد یک منارہ در چاپانیر از روضہ حضرت
بندگی میاں سید خوندمیرؓ کم و زیادہ بفاصلۂ
یک میل است و بندگی میاں نظامؓ از اولاد
نظام الدین اولیا کہ بادشاہ بلاد جانس بسال
ہجدہم تارک سلطنت و سلطانی شدہ برای
طلب مولیٰ بطواف مسجد الحرام رفتہ زیارت
کعبۃ اللہ شریف نمودہ ارادت مریدی می داشتند
و ہر جا کہ می رفتند آں اولیا فضیلت
ایشاں دیدہ ابا می نمودند و می گفتند کہ

توکل کا دعویٰ تھا میاں سید سلام اللہ رضؓ نے امامؑ کا فرمان
مذکور سنکر دوڑے ہوئے آکر عرض کیا کہ خدا کی قسم یہ
ٹکڑا بی بیؓ کی ملکیت سے نہیں ہے بلکہ بی بی فاطمہؓ
کی ملکیت سے ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ بندہ کو معلوم
تھا کہ بی بی خدا تعالیٰ کے سوائے کوئی چیز نہیں رکھتے تھے
لیکن رسولؐ کی شریعت کے لحاظ سے وہاں (آخرت میں)
خدا کی درگاہ میں داغ نہ دیئے جانے کے لئے دیباں یعنی
دنیا میں داغ دینے کا حکم کیا گیا) پس بی بی رضؓ کو ڈونگر
نامی پہاڑ کے سایہ کے نیچے دفن کئے اور اس زمانہ
میں روضہ مطہرہ کا نشان نہ رہا اسی لئے ایک منارہ
کی مسجد کے سامنے کھڑے ہوکر مذکورہ پہاڑ کی جانب
متوجہ ہوکر ام المومنینؓ کا نام مبارک لیکر فاتحہ اور
درود پڑھتے ہیں اور چاپانیر میں حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ
کے روضہ سے کم و بیش ایک میل کے فاصلہ پر ایک منارہ
کی مسجد واقع ہے اور بندگی میاں نظامؓ شہر جانس کے
بادشاہ جو نظام الدین اولیاؒ کی اولاد سے ہیں
اٹھارہ سالہ عمر میں سلطنت اور سلطانی کو ترک کرکے
اللہ تعالیٰ کی طلب میں مسجد حرام کے طواف کو جاکر
کعبۃ اللہ شریف کی زیارت سے فارغ ہوکر مرید

از شمایان استعداد آن نقدر نداریم کہ شمارا مرید
توانیم کرد و این زمانہ قریب ظہور مہدی موعود ؑ
است مگر او شمارا مرید تواند کرد پس ہمین
مطلوب چند در چند بچاپانیر آمدند و خبر یافتند
از حضرت میران سید محمد ولی کامل ہستند پس
زود از زود بملازمت آنحضرت پیوستند
چون عنقریب رسیدند آنحضرت ؑ را فرمان از
درگاہ رب العزت در رسید کہ بندۂ ما می آید
استقبال او کن مجرد آنحضرت ؑ تنہا باستقبال
روان شدند چون بندگی میان نظام ؓ منظور نظر
مبارک گشتند این بیت خواندند. بیت

صورت زیبای ظاہر ہیچ نیست
ای برادر سیرت زیبا بیار

در جواب عرض کردند. بیت

آنجا کہ در نگرم صورت دوست
ہر کہ دیدہ ندارد گنہ بجانب اوست

پس زیر سایۂ دیواری نشستند و فرمودند کہ
میان نظام شما یاد خدای کنید عرض کردند کہ
بہمین ارادہ برای مرید شدن آمدہ ام پس حضرت ؑ

ہونے جاتے وہ ان کی فضیلت پر نظر کرکے مرید کرنے سے
انکار کرتے اور کہتے کہ ہم تم کو مرید کرنے کی سکت نہیں رکھتے
مگر یہ زمانہ ظہور مہدی موعود ؑ کا قریب ہے وہی ذات تم کو مرید
کرسکتی ہے پس اسی طلب میں کئی دن کے بعد چاپانیر
آئے اور خبر پائی کہ حضرت میران سید محمد کامل ولی ہیں پس
جلدی سے آنحضرت ؑ کی خدمت میں گئے جب قریب پہنچے
تو آنحضرت ؑ کو خدا تعالیٰ کی درگاہ سے فرمان پہنچا کہ ہمارا
بندہ آتا ہے تو اس کا استقبال کر اس فرمان کے ساتھ ہی
حضرت مہدی ؑ شاہ نظام ؓ کے استقبال کیلئے تنہا روانہ
ہوئے جب بندگی میاں نظام ؓ امام ؑ کی نظر مبارک میں
منظور ہوئے تو آپ نے یہ بیت پڑھی ۔

ظاہری خوبصورتی کوئی چیز نہیں
اے بھائی سیرت کی خوبصورتی لا

حضرت شاہ نظام ؓ نے جواب میں عرض کیا کہ ۔

جہاں نظر ڈالتا ہوں دوست کی صورت نظر آتی ہے
جو شخص آنکھ نہیں رکھتا ہے خطا اس کی ہے

پس امام ؑ ایک دیوار کے سایہ میں بیٹھ گئے اور فرمایا کہ
میاں نظام تم خدا کا ذکر کرو ۔ عرض کیا اسی ارادہ سے
مرید ہونے کے لئے آیا ہوں پس حضرت ؑ نے ذکر خفی کی

تلقین بذکر خفی کردند در ہماندم بندگیمیاں نظامؓ
را جذبہ حق شدہ ہیچ ہوش در وجود شریف نماند
بعدہ برداشتہ در حجرہ بردند دراں وقت حضرت
میرانؑ علیہ السلام فرمودند کہ میاں نظام در وجود خود تمام
روغن و فتیلہ و چراغ ہمہ موجود بود لیکن بندہ
از شمع ولایت مصطفیٰؐ روشن گردانیدہ تا سہ شبانروز
میاں مذکور بیہوش بودند چوں حضرت میرانؑ علیہ السلام
بطرف مانڈو عازم شدہ نزدیک بندگیمیاں نظامؓ
تشریف آوردند و سلام علیک گفتند ہماندم بہوش
آمدہ ہمراہ حضرتؑ رواں شدند چوں آنحضرتؑ تعالیٰ
شہر مانڈو رسیدند آنجا بسیار شہرت و اظہار شد کہ
چنیں ولی کامل و اکمل بعد از رسول اللہؐ ہیچ یکی
نیامدہ است چنانچہ ایں خبر بسلطان غیاث الدین
کہ ولی کامل و امیر عادل بود رسید مردی معتبر را
پیش آنحضرتؑ فرستادہ بمنت تمام عذر خواست کہ
من بسر و چشم حاضر شدمی فاما اختیار من بدست
نیست چراکہ پسرم نصیر الدین مرا تحت بند آوردہ
خود بادشاہی میکند و گفتہ است کہ ہر چہ بخاطر
آید تصرف نمایند اما از خانہ بیروں نہ روند پس

تلقین فرمائی اسی وقت بندگیمیاں نظامؓ کو حق کا جذبہ
ہوا اور آپکے وجود شریف میں کچھ ہوش نہ رہا اسکے بعد
آپ کو اٹھا کر حجرہ میں لے گئے اس وقت حضرت مہدیؑ
نے فرمایا کہ میاں نظام اپنے وجود میں تو یہ تیل بتی اور
چراغ سب کچھ موجود تھا لیکن بندہ مصطفیٰؐ کی ولایت کی
شمع سے روشن کر دیا تین رات تین دن تک میاں مذکور
بے ہوش تھے جب حضرت مہدیؑ نے شہر مانڈو کو جانیکا
ارادہ کر کے بندگیمیاں نظامؓ کے نزدیک تشریف لیجا کر
سلام علیک فرمایا اسی وقت ہوش میں آکر حضرتؑ کے
ہمراہ روانہ ہوئے جب آنحضرتؑ شہر مانڈو پہنچے وہاں بہت
شہرت ہوئی اور مشہور ہوگیا کہ ایسا ولی کامل و اکمل
رسول اللہؐ کے بعد کوئی نہیں آیا چنانچہ یہ خبر سلطان
غیاث الدین کو جو ولی کامل اور امیر عادل تھا پہنچی تو
ایک معتبر شخص کو حضرت مہدیؑ کے پاس بھیجکر نہایت عاجزی
سے عذر چاہا کہ میں بسر و چشم حاضر ہوتا لیکن میرا اختیار
میرے ہاتھ میں نہیں ہے۔ اس لئے کہ میرا لڑکا نصیر الدین
مجھکو قید کر کے خود بادشاہی کرتا ہے اور کہتا ہے کہ جو
کچھ دل میں آئے خرچ کرو مگر گھر سے باہر مت جاؤ بس
حضرت مہدیؑ نے سلطان کی عاجزی اور نادمی کی بناء

حضرت میرانؑ بعجز و زاری سلطان میاں ابوبکرؓ
و میاں سید سلام اللہؓ را فرستادند چوں ایں بزرگاں
آنجا رسیدند سلطان براہ عقیدت از در تا تخت
قماش اعلیٰ تحت اقدام ایشاں گسترانیدہ بود و
درمیان تخت خود و تخت ایشاں پردہ آویختہ بود
سبب آنکہ در پایش زنجیر گراں از زر بود بعلت
آں تعظیم کردن نمی توانست چوں ہر دو اصحاب
آمدہ بر سریر نشستند من بعد پردہ برداشتہ
دست بوسی کردہ بسیار زر و نقرہ بر ایشاں صدقہ
داد و قماشیکہ گسترانیدہ بود آنہمہ فدا کرد بعدہٗ
ہمہ اخلاق و اوصاف حضرت میرانؑ علیہ السلام تحقیق کردہ
گفت کہ صاحب ایں اخلاق بجز مہدی موعود نباشد
فی الجملہ آں اخلاق محمدی کہ در حق مہدی موعودؑ
تحقیق کردہ شدہ اند کلی دریں ذات ستودہ صفات
معائنہ یافت بالقطع یقین دانستہ شد ہرگاہ کہ
اجل خواہد رسید اظہر خواہد شد کہ ہمیں ذات
مہدی موعود خلیفۃ الرحمن تحقیق است بعدہٗ
سلطان ایشانرا وداع کردہ ہمراہ ایشاں خدمت
عدد قنطار پر از زر و یک تسبیح در کہ قیمتش کرور محمودی

میاں ابوبکرؓ اور میاں سید سلام اللہؓ کو سلطان کے
پاس بھیجا جب یہ دونوں بزرگ وہاں پہنچے تو از راہ
عقیدت دروازہ سے اپنے تخت تک آپ کے قدموں
کے نیچے بہترین ریشمی فرش کروا دیا تھا اپنے اور ان کے
تخت کے درمیان پردہ ڈلوایا تھا اس لئے کہ
سلطان کے پاؤں میں سونے کی بھاری زنجیر تھی
صحابہؓ کی تعظیم کرنے سے معذور تھا جب دونوں اصحاب
تشریف لاکر تخت پر بیٹھ گئے تو پردہ اٹھوا کر دست
بوسی کی اور بہت سا سونا اور چاندی ان کا صدقہ
دیا اور ریشمی فرش جو بچھوایا تھا وہ سب ان پر فدا کیا
اس کے بعد حضرت مہدیؑ کے تمام اخلاق اور اوصاف
تحقیق کرکے کہا کہ ان اخلاق کا صاحب مہدی موعود
کے سوائے کوئی دوسرا نہ ہوگا۔ حاصل کلام وہ اخلاق
محمدی جو مہدی موعود کے حق میں ثابت کئے گئے ہیں
سب کے سب اس ذات ستودہ صفات میں ظاہر ہو گئے
قطعی اور یقینی طور پر جانا گیا کہ جب دعوئ مہدیت
کا وقت پہنچیگا ظاہر ہوگا۔ یہ تحقیق یہی ذات مہدی
موعود اللہ کا خلیفہ ہے۔ اس کے بعد سلطان نے
ان کو رخصت کرکے ان کے ساتھ ساتھ عددؔ قنطار

ؔ قنطار ایک کھال بیل کی چاندی یا سونے سے بھری ہوئی (لغات کشوری)

بود این فتوح بحضور حضرت میرانؑ فرستاده
گویانید که همچون من گدا و همچون آنحضرت خدا بخش
واما السائل فلا تنهر سه سوال التماس
دارم که یکی مرگ مظلوم و دوم شهادت و سوم
صدقهٔ بهرهٔ ولایت مهدیت آنحضرت شنیده
فرمودند هر سه قبول هر سه داد سه کرت فرمودند
آنهمه قنطار که همراهش خلائق شهر آمده بودند
بادشاں انعام ریزا ریز عنایت کرده دادند
فرمودند که طالبان این چیز همین اند و تسبیح
مروارید که قیمت یک یک دانه اش لک لک
محمودی بود آن را بدف زنان از دست مبارک
خود که در دست گز بود ازان برداشته
بگوشه گز عطا فرمودند آن زمان میان
سید سلام اللهؓ عرض کردند که میرانجی لاقیمت
بود فرمودند که حقتعالی میگوید متاع
الدنیا قلیل شما او را چه لاقیمت میگوید
بعد از فراغ هجوم میانسید سلام اللهؓ
عرض کردند که میرانجی چیزی اندک مانده است
فرمودند اگر اینهم نداشتی نیک تر بودی

سونے چاندی سے بھرے ہوے اور ایک موتیوں کی
تسبیح جس کی قیمت ایک کروڑ محمودی تھی یہ فتوح حضرت
مہدیؑ کے حضور میں بھیجکر کہلا بھیجا کہ مجھ جیسا گدا آنحضرت
کے جیسے خدا بخش سے فرمان خدا سائل کو مت جھڑک
پیش کر کے تین سوال عرض کرتا ہے پہلا سوال مظلوم
موت دوسرا شہادت تیسرا آنحضرتؑ کے بہرہ ولایت
مہدیت کا صدقہ. حضرت مہدیؑ نے سنکر فرمایا کہ
تینوں باتیں قبول تینوں باتیں دیا تین بار فرمایا.
وہ تمام قنطار کہ جن کے ساتھ شہر کی مخلوق آئی تھی سونے
کے سارے ٹکڑے حضرت مہدیؑ نے عنایت فرما کر
ان کو دیدیا اور فرمایا کہ اس چیز کے طالب یہی (دنیادار
لوگ) ہیں اور مروارید کی تسبیح جسکے ایک ایک دانہ کی
قیمت ایک ایک لاکھ محمودی تھی اس کو اپنے ہاتھ کی
لکڑی کے کونے سے اٹھا کر دف بجانے والوں کو عطا
فرمایا اس وقت میانسید سلام اللہؓ نے عرض کیا میرانجی
یہ تسبیح لاقیمت تھی تو فرمایا حق تعالیٰ فرماتا ہے ساری
دنیا کی پونجی تھوڑی ہے اور تم اس تسبیح کو لاقیمت
کہتے ہو۔ لوگوں کا ہجوم ختم ہونے کے بعد میانسید سلام اللہؓ
نے عرض کیا میرانجی تھوڑی چیز رہ گئی ہے تو فرمایا کو

آخر فرمودند خوب است سویت کرده بدهید
چون آنرا کشادند پر از نقره است پس سویت
کردند چون حضرت میرانعلیہ السلام بوقت عصر
بیرون تشریف آوردند ہمہ اصحابؓ برای خرید
مایحتاج رفته اند و اندک کسان حاضر بودند
دیده فرمودند میانسید سلام اللہ برادران
کجا اند این چیز چیز نیست که از عبادت حق
و از جماعت و از صحبت بنده خدا باز داشت
اگر ہمہ آن بودی چه بغا و طغا محصول گشتی ہمدران
ہنگام میانسید اجملؓ بعمر ہجدہ ماہ شده بودند
می آرند چونکه آنحضرتؓ از شکم بی بی الہدیٰؓ
پیدا شدند اجلی الجبهة و احسن الوجه
بودند حضرت میرانعلیہ السلام بکمال رتبه
قربت و جمال و دبدبۂ منصب و حشمت دیده
فرمودند که بر جمال اجمل آمد پس اسم شریف
بمیان سید اجمل مسمیٰ ساختند بعد ازاں
بارہا فرمودند که سید اجمل چنین چون باشد یعنی
ہردو یکجا یا ما یا شما پس دور ماند و اجل رحلت
مسمیٰ رسید القصه حال رحلت میانسید اجملؓ

بھی نہ رکھتے تو بہت اچھا ہوتا آخر فرمایا بہتر ہے سویت
کرکے دیدو. جب اس قنطار کو کھولے تو چاندی سے
بھرا ہوا تھا سویت کردیئے جب حضرت مہدیؑ
عصر کے وقت باہر تشریف لائے تو تمام اصحابؓ
ضروری اشیاء خریدنے کے لئے چلے گئے تھے اور
تھوڑے صحابہؓ حاضر تھے دیکھکر فرمایا میانسید م سلام اللہ
بھائیاں کہاں ہیں یہ چیز ایسی چیز ہے کہ حق کی
عبادت سے جماعت سے اور بندۂ خدا کی صحبت سے
باز رکھی اگر وہ سب سونے کے قنطار رہتے تو کس قدر
بغاوت اور سرکشی حاصل ہوتی اسی زمانہ میں میاں
سید اجملؓ کی عمر اٹھارہ مہینہ کی تھی بیان کرتے ہیں کہ
جب میاں سید اجملؓ بی بی الہدیٰؓ کے شکم سے پیدا
ہوئے روشن پیشانی اور خوبصورت تھے حضرت مہدیؑ
نے آپکے مرتبہ قرب جمال کے کمال اور آپ کی حشمت
و منصب کو دیکھکر فرمایا کہ جمال کے پاس اجمل آیا پس
آپکا اسم شریف میانسید اجمل رکھے اس کے بعد بارہا
فرماتے تھے کہ سید اجمل ایسا کیونکر ہوگا یعنی ہردو
ایک جگہ یا ہم یا تم پس دو میں سے ایک دور ہوگا
اور میانسید اجملؓ کی رحلت کا وقت قریب آگیا القصہ

آنست کہ اول ماہ ربیع الاول مطلع یافت کہ
حضرت میرانؑ علیہ السلام عرس حضرت رسالت پناہؐ
بضیافت انبوہ تشریع فرمودند بمورخ اثنا عشر
ربیع الاول چوں وقت قیلولہ رسید میرانسید محمودؓ
را بر امر خوان گرامی مستحکم بلزوم ساختہ خود برائے
قیلولہ تشریف بردند میرانسید محمودؓ برادر خود
میانسید اجملؓ را در کنار گرفتہ نزدیک دیگہا
قائم بودند ناگاہ میانسید اجمل بحال بازی در
آتشکدہ واقع گشتند و جان شریف بجاناں
سپردند پس میرانسید محمودؓ ازیں واقعہ جانکاہ
بسیار غمناک و اندوہگیں شدہ در حجرہ خود
بستہ بحال زاری نشستند حضرت میرانؑ علیہ السلام
خبر یافتہ بطرف حجرہ میرانسید محمود رواں شدہ
پیش خود طلب فرمودہ فرمودند کہ چرا چنیں غمگین
و دلگراں گشتند اگرچہ سید اجمل زندہ ماندی بمقام
شما رسیدی اما ایزد تعالیٰ بمقام شما ہیچکس را نیافریدہ
است سہ کرت مکرر فرمودند بسیار دلداشتگی نمودند
بعدہٗ میانسید اجمل را بتاریخ دوم ماہ ربیع الاول
مدفون ساختند و بفرمان خدا تعالیٰ فرمودند کہ

میانسید اجملؓ کی رحلت کا واقعہ یہ ہیکہ ماہ ربیع الاول
کی پہلی ہوئی حضرت مہدیؑ نے دوسری ماہ ربیع الاول
کو حضرت رسالت پناہؐ کے عرس مبارک کا کھانا گروہ
کو کھلانیکی تیاری شروع فرمائی جب قیلولہ کا وقت
پہنچا تو میرانسید محمودؓ کو عرس مبارک کے کھانیکی نگرانی
کے لئے مقرر کرکے خود قیلولہ کیلئے تشریف لے گئے
اور میرانسید محمودؓ اپنے بھائی میانسید اجملؓ کو گود میں
لئے ہوئے دیگوں کے نزدیک کھڑے ہوئے تھے
میانسید اجملؓ بازی کی حالت میں آتشکدہ میں گر گئے
اور اپنی جان شریف جاناں کے حوالہ کی پس میرانسید محمودؓ
اس واقعہ جانکاہ سے بہت غمگین ہوکر حجرہ کا دروازہ
بند کرکے روتے ہوئے بیٹھے تھے حضرت مہدیؑ نے
یہ خبر سنکر میرانسید محمودؓ کے حجرہ کی طرف گئے اور اپنے
سامنے بلاکر فرمایا کہ کیوں ایسے غمگین اور رنجیدہ
ہوئے اگرچہ سید اجملؓ زندہ رہتے تو تمہارے مقام
کو پہنچتے لیکن اللہ تعالیٰ تمہارے مقام پر کسیکو
نہیں پیدا کیا تین بار مکرر فرمایا اور بہت تسلی دی
اس کے بعد میانسید اجملؓ کو دوسری ماہ ربیع الاول
کو دفن کئے بعد امامؑ نے اللہ تعالیٰ کے فرمانسے فرمایا کہ

همه مدفونیان اینجائی دان تعدوا نعمة الله
لا تحصوها بودند از آدم تا مادام آخر الدنیا
بار تعالی بواسطۂ سید اجمل مغفور گردانید باز فرمودند
که سبحان الله کدام عاصیان را نجات بخشید که سه صد
و پنجاه کس حافظ کلام ربانی معذب بودند همه منجی
شدند نقلست که فرمودند سید اجمل بعد سوال
چهار منکر نکیر را جواب داد و پیش تخت رب العالمین
بتاخت و پایۂ عرش اعظم بگرفت و بگفت الٰهی
حکم تو در ازل و ابد این بود که در عرصات سید اجمل را
با جماع فقرا حشر گردانم اجماع من کیستند
حکم شد که اجماع تو همه مدفونیان معذبان هستند
همه را نجات دادیم و اجماع تو گردانیدیم
بعدہٗ حضرت میران علیه السلام از انجا
پیشتر شدند وزیر کلان آنجائی مسمی میاں
الهداد حمید تارک دنیا و طالب حق شده
صحبت حضرت اختیار کردند تا که به برهان پور
رسیدند یک شب اقامت فرموده باز سوار
شده به دولت آباد رسیدند و درین جا
یک هفته اقامت شده کما لیست بعضی اولیاء الله

یہاں کے تمام دفن کئے ہوئے اگر تم اللہ کی نعمت کا
شمار کروگے تو تم اس کا شمار نہ کرسکوگے ۔ از آدم تا مادام
آخر دنیا سید اجملؓ کے واسطے سے اللہ تعالی نے بخشدیا
پھر فرمایا کہ سبحان اللہ کن عاصیوں کو نجات دیا تین سو
پچاس اشخاص حافظ قرآن جو عذاب میں گرفتار تھے
وہ سب بخشے گئے ۔ نقل ہے امامؑ نے فرمایا کہ سید اجملؓ
نے منکر نکیر کے چار سوال کا جواب دیا رب العالمین
کے تخت کیطرف دوڑے عرش اعظم کے پایہ کو پکڑا
اور کہا یا اللہ ازل اور ابد میں تیرا حکم یہ تھا کہ قیامت
میں سید اجملؓ کا حشر فقرا کی اجماع کے ساتھ کرونگا
میری اجماع کون ہیں حکم ہوا کہ تمام مدفون جو عذاب
میں مبتلا ہیں تیری اجماع ہیں ان سب کو ہم نے نجات
دیا ہے اور تیری اجماع بنائے ہیں ۔ اس کے بعد
حضرت مہدیؑ وہاں سے (شہر مانڈو سے) آگے
بڑھے وہاں کے بڑے وزیر جنکا نام میاں الہداد حمیدؓ
تھا انھوں نے تارک دنیا اور طالب خدا ہو کر
حضرت مہدیؑ کی صحبت اختیار کی اور امامؑ برہان پور
پہنچے اور ایک رات قیام فرما کر وہاں سے نکلے اور
دولت آباد پہنچے اور وہاں ایک ہفتہ قیام فرما کر

ظاہر کردہ از روضۂ سید السادات سید راجو تا روضۂ
اشرف سید محمد عارف بر سر انگشت پای رفتند
و تمام قدم مبارک بر زمین نداشتند میانسید سلام اللہ رضہ
عرض کردند کہ میرانجی چنین چرا می روید و بر مرکب
سوار نمی شوید فرمودند از آنجا تا اینجا ہمہ
اولیاء اللہ بکمالیت اعظم چنان ہستند بمراتب
اولیا کہ کمالیت شان اظہر من الشمس است
و بکمالیت ایشان ہیچ تفرق نیست و
سید محمد را مردمان آنجائی شیخ ممن میگفتہ
بودند حضرت میرانؑ فرمودند ایشان سید
ہستند سید محمد عارف باید گفت و فاتحہ
خواندہ ساعتے بطرف سر قبر شان نشستہ
و دوگانہ بوقت ضحیٰ ادا نمودہ رواں شدند
و در چاہ روضہ عارف موصوف تف انداختند
آب چاہ کہ نہایت شور و تلخ بود غایت
الغایت شیرین شد و از دولت آباد با حمد نگر
آمدند در انزماں اساس شہر ابتدا بود و
بادشاہ آنجا ملک احمد نظام الملک بود خبر
باو رسید کہ یکذات پر فیض و برکت و تاثیرات

بعضے اولیاء اللہ رحمہ کے مراتب ظاہر فرماکر سید السادات
سید راجو کے روضہ سے سید محمد عارف کے روضۂ
اشرف تک امامؑ پاؤں کے انگوٹھے سے چل رہے
تھے اور زمین پر تمام قدم مبارک نہیں رکھتے تھے
میانسید سلام اللہ رضہ نے عرض کیا میرانجی کیوں اس طرح
چل رہے ہو گھوڑے پر سوار نہیں ہوتے تو فرمایا
وہاں سے یہاں تک تمام اولیاء اللہ ایسے بڑے
صاحب کمال ہیں کہ اولیاء کے مراتب میں انکی
کمالیت اظہر من الشمس ہے اور انکی کمالیت میں
کوئی فرق نہیں اور سید محمد عارف کو وہاں کے لوگ
شیخ ممن کہتے تھے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ یہ سید ہیں
ان کو سید محمد عارف کہنا چاہیئے اور فاتحہ پڑھکر
ان کے سر قبر کیطرف ایک گھنٹہ بیٹھے اور پھر دن چڑھے
دوگانہ ادا کرکے روانہ ہوئے اور روضہ عارف کی
باولی میں تھوک ڈالے باولی کا پانی جو بہت کھارا اور
کڑوا تھا بہت میٹھا ہوگیا ۔ اور دولت آباد سے
احمد نگر آئے اس زمانہ میں شہر کی بنیاد ڈالی جارہی
تھی وہاں کا بادشاہ احمد نظام الملک تھا اسکو خبر
پہنچی کہ یہاں ایک ذات فیض اور برکت اور تاثیرات

دریجا آمدہ است ملک مذکور حاضر شد حاجتی
بدل پوشیدہ داشت یعنی آرزوی فرزندے
مراو را نبود حضرت میرانؑ پند و نصیحت بحوصلۂ
او دادہ و سہ برگ تنبول ہم باو عنایت فرمودند
ہمدراں زماں زن ملک مذکور باردار شد بعد
ازاں پیشتر رواں شدند الغرض ملک مذکور
را پسر برہان نظام الملک تولد شد القصہ
ملک برید حاکم شہر بدر خواب دید کہ شیری
بزرگ از دری بشہر آمد و از باب دیگر رفت
پس تعبیر ایں خواب شیخ ممن توکلی کہ مرد
صالح و پرہیزگار بودند چنیں بیان کردند کہ کسی
ولی کامل بمثل علیؓ در مدت اقل خواہد آمد پس
پس قریب الایام حضرت میراں علیہ السلام
بشہر بدر قدوم فرمودند ہمہ علما و مشائخ
آنجا بمعائنہ کمالات آنحضرتؑ بایکدیگر گفتند
کہ شاید مہدی موعودؑ ہمیں ذات است چنانچہ
پیش ازیں آنحضرتؑ ہر جا کہ قدوم میمنت
لزوم می فرمودند و ہر کہ ازیں ذات فائض
البرکات بملازمت مشرف می شد ہمیں

سے بھری ہوئی آئی ہے تو بادشاہ مذکور امامؑ کی خدمت
میں حاضر ہوا اور دل میں ایک حاجت پوشیدہ
رکھتا تھا یعنی فرزند کی آرزو تھی کیوں کہ اس کو فرزند
نہ تھا حضرت مہدیؑ نے اس بادشاہ کے حوصلہ کے
موافق پند و نصیحت فرماکر پان کا پسخوردہ بھی اس کو
عنایت فرمایا اسی زمانہ میں بادشاہ کی عورت حاملہ
ہوئی اس کے بعد امامؑ روانہ ہوئے الغرض ملک مذکور
کیلئے لڑکا پیدا ہوا جس کا نام برہان نظام الملک
تھا۔ القصہ شہر بیدر کا حاکم ملک برید نے خواب
دیکھا کہ ایک بڑا شیر شہر کے ایک دروازہ سے شہر
میں آیا اور دوسرے دروازہ سے چلے گیا پس اس
خواب کی تعبیر شیخ ممن توکلیؒ نے جو مرد صالح اور پرہیزگار
تھے اس طرح بیان فرمائی کہ کوئی ولی کامل علیؓ کے
جیسا تھوڑی مدت میں آئیگا۔ پس تھوڑے ہی زمانہ
میں حضرت مہدیؑ نے شہر بیدر میں قدم رنجہ فرمایا
وہاں کے تمام علماء اور مشائخین آنحضرتؑ کے
کمالات کا معائنہ کرکے آپس میں کہنے لگے کہ شاید
مہدی موعودؑ یہی ذات ہے چنانچہ اس سے پہلے
آنحضرتؑ جہاں کہیں تشریف لیجاتے اور جو شخص

میگفت کہ ایں ذات مہدی موعود است بلکہ
ہمہ اصحاب ہرگاہ کہ مراقبہ میکردند بطریق
ہاتف می شنیدند مرشد شما کہ سید محمد است
او را مہدی موعودؑ کردیم وی را تصدیق کنید
بلکہ در ہمہ حالات و معاملات کہ در صحابہ
مذکور می شدی او شاں پیش حضرتؑ عرض
نمودندی کہ چناں و چنیں معلوم می شود جواب
فرمودی بروید و بکار خود مشغول باشید انچہ
خدا خواستہ باشد ظاہر خواہد شد مع ذالک
میاں شیخ ممن توکلیؒ بزہد و تقویٰ در مشائخین
آنجا مشہور تر بودند و اکثری حضرت میرانؑ را
وضو می کنانیدند و آب غسل پای مبارک گرفتہ
می نوشیدند بہ برکت آں از کشف متیقن گشت
کہ ہمیں ذات مہدی موعودؑ است پس بجناب
حضرت بصد آرزو و التماس کردند کہ بر سر ما قدم
فرمایند حضرتؑ تبسم کردہ بحجرہ شیخ قدوم فرمودند
و شیخ بعجز و انکسار عرض کردند کہ آب گرم تیار
است اگر غسل فرمایند بنوازند فرمودند خوب است
چونکہ جامہ از اندام مبارک بر آوردند شیخ مذکور

آپ کی ذات فائض البرکات کی ملاقات سے مشرف
ہوتا یہی کہتا تھا کہ یہ ذات مہدی موعود ہے۔ بلکہ
امامؑ کے تمام صحابہؓ جب کبھی مراقبہ کرتے غیب کی آواز
سنتے کہ تمہارا مرشد جو سید محمد ہے ہم نے اسکو مہدی موعود
کیا ہے اسکی تصدیق کرو بلکہ تمام حالات اور معاملات
جو صحابہؓ میں مذکور ہوتے تھے صحابہؓ حضرتؑ سے عرض کرتے
کہ ایسا اور ایسا معلوم ہوتا ہے امامؑ جواب میں فرماتے
کہ جاؤ اپنے کام میں (ذکر خدا میں) مشغول رہو جو کچھ
خدا چاہیگا ظاہر ہوگا۔ باوجود اس کے میاں شیخ ممن توکلیؒ
مشائخین میں زہد و تقویٰ کے اعتبار سے وہاں بہت
مشہور تھے اور اکثر حضرت مہدیؑ کو وضو کراکر آپ کے
قدم مبارک کا پانی لیکر پیتے تھے اس کی برکت سے توکلیؒ
کو از روئے کشف یقین ہو گیا تھا کہ یہی ذات مہدی
موعودؑ ہے پس آپ حضرت کی جناب میں بصد آرزو
التماس کیا کہ ہمارے سر پر قدم رنجہ فرمائیں۔ حضرتؑ
مسکرا کر شیخؒ کے حجرہ میں تشریف لیگئے تو شیخ نے
عجز و انکسار سے عرض کیا کہ گرم پانی تیار ہے اگر
غسل فرمائیں تو سرفرازی ہوگی۔ فرمایا بہتر ہے
چونکہ امامؑ نے جسم مبارک سے لباس نکالا تو شیخؒ

مہر ولایت علیٰ کتف الیمین دیدہ بوسہ دادہ و
چشم نہادہ قدمبوسی کردہ عرض نمودند کہ موجب
تکلیف و گستاخی بہ مقصود ہمیں بود چنانکہ
مہر نبوت بر کتف مبارک حضرت رسالتپناہؐ
بود ہمچناں مہر ولایت در ینجا ہم البتہ می بایست
و میاں یوسف سہیتؓ در شہر نہر والہ بصدق
آرزوی تمام بخدمت حضرت عرض نمودند کہ بندہ
رایقین است ایں ذات مہدی موعودؑ امام آخر الزماں
است اما یک اشکال باقی ماندہ است کہ مہر ولایت
ببینم آنحضرتؑ برای رفع گمان میاں مذکور تنہا
جامہ از جسم مبارک خود بر آوردہ معائنہ کنانیدند
میاں یوسف در حال بجذبۂ حق مستغرق شدند
و بعد صحو عرض کردند کہ حضرت دعوت کنند وگر
نہ من در خلق اللہ آشکارا گردانم کہ ایں ذات
مہدی موعودؑ است حضرت میرانؑ علیہ السلام پسخوردہ
خود در دہن میاں یوسف ریختند جوش عشق
شاں فرو نشست و بار دیگر کہ جوش غالب آید درہماں
حال جاں بحق سپردند القصہ در شہر بدر زنے را
حضرت کتخدائی نمودند سبب آنکہ بعد وفات

نے آپ کے سیدھے مونڈھے پر مہر ولایت دیکھی .
بوسہ دیا آنکھ رکھکر قدمبوسی کرکے عرض کیا آپ کو تکلیف
دینے اور گستاخی کرنیکا مقصود یہی تھا کہ جیسا کہ
حضرت رسالت پناہؐ کے کتف مبارک پر مہر نبوت
تھی آپکے پاس بھی مہر ولایت ضرور چاہیئے اور میاں
یوسف سہیتؓ نے شہر نہر والہ میں کامل سچی تمنا سے
حضرتؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ بندہ کو یقین ہے کہ
یہ ذات مہدی موعود امام آخر الزماںؑ ہے لیکن ایک
مشکل باقی رہی ہے کہ مہر ولایت دیکھوں آنحضرتؑ
نے میاں مذکور کے رفع گمان کے لئے تنہا اپنے جسم
مبارک سے لباس نکالکر مہر ولایت کا معائنہ کروایا ،
میاں یوسفؓ اسی وقت حق کے جذبہ میں مستغرق ہو گئے
اور ہشیار ہو کر عرض کیا کہ حضرتؑ دعوت فرمائیں ورنہ
میں خلق اللہ میں ظاہر کر دونگا کہ یہ ذات مہدی موعودؑ
ہے حضرت مہدیؑ نے اپنا پسخوردہ میاں یوسفؓ
کے منہ میں ڈالا ان کے عشق کا جوش کم ہو گیا اور
دوسرے بار جو جوش غالب ہوا اسی حال میں اپنی جان
خدا تعالیٰ کے حوالہ کی القصہ شہر بدر میں حضرتؑ
نے ایک عورت سے عقد فرمایا تھا اسکا سبب یہ تھا کہ

بی بی الہدیٰؓ همه کار خانگی والا بر بی بی بڑنجی صاحبہؓ
یعنی دختر کلان حضرتؑ افتاده به تحمل بارگران
متعسر می نمودند اما منکوحه مذکوره بهمراهی حضرتؑ
ابا نمودند لهذا حضرتؑ بندگی میان نظامؓ
را فرموده فرستادند که اگر همراه آید بهتر
والا نه مطلقه سازند زن مذکور مطلقه گشته
واماندند چون آنحضرتؑ از بدر سوار شدند
قاضی علاء الدین که در علم و عمل استوار و مرد
صالح بودند مولانا ضیا که حضرتؑ ایشان را
عاشق الله فرمودند و شیخ بابو و قاضی عبد الواحد
جنیری آواز هاتف شنیدند که مهدی موعود ظهور
فرمود قضاهای خود گذاشته بملازمت حضرتؑ
در شهر بدر پیوستند و شیخ ممن هم همراه شدند
آنحضرتؑ شیخ مذکور را در موضع ارم بنظر
معذوری شان گذاشته فرمودند که مقصود
شما شده همین جا باشید شما نزدیک ما هستید
و ما نزدیک شمائیم. بیت

گر بمنی در یمنی پیش منی
ورنه منی پیش منی در یمنی

ور یمنی

بی بی الہدیٰؓ کی وفات کے بعد حضرتؑ کا تمام خانگی
کام بی بی بڑنجی صاحبہؓ یعنی حضرتؑ کی بڑی صاحبزادی
کے ذمہ تھا خانگی کاروبار کا بار اٹھانا بی بی بڑنجی صاحبہؓ
پر دشوار تھا لیکن منکوحہ مذکورہ نے حضرتؑ کے ہمراہ
چلنے سے انکار کی لہٰذا حضرتؑ نے شاہ نظامؓ کو فرما کر
بھیجا کہ اگر آئیں تو بہتر ہے ورنہ مطلقہ کر دیں منکوحہ
مذکورہ مطلقہ ہو کر علیحدہ ہو گئیں جب آنحضرتؑ بیدر
سے کوچ فرمانے لگے تو قاضی علاؤ الدین جو علم و عمل میں
استوار اور مرد صالح تھے اور مولانا ضیاؓ جنکو حضرتؑ
نے عاشق اللہ فرمایا اور شیخ بابو اور قاضی عبد الواحد
جنیری نے ہاتف کی آواز سنی کہ مہدی موعودؑ ظاہر
ہو گیا۔ تو علماء مذکور نے اپنی قضاءت کو ترک کرکے
شہر بیدر میں حضرت مہدیؑ کی خدمت میں حاضر ہو گئے
اور شیخ ممن توکلیؓ بھی ہمراہ ہو گئے آنحضرتؑ نے شیخ
مذکور کو ان کی معذوری کے سبب سے موضع ارم میں چھوڑ کر
فرمایا کہ تمہارا مقصود پورا ہو گیا ہے تم اسی جگہ رہو
تم ہمارے نزدیک ہیں اور ہم تمہارے نزدیک ہیں۔

اگر تو مجھسے ہی اور یمن میں ہو تو تو میرے پاس ہے
اور اگر تو مجھسے نہیں ہو اور میرے پاس ہو تو تو یمن میں ہو

خوانده بداشتند وحالا روضهٔ شیخ ہمانجاست
بعد سوار شدن حضرت میرانعلیہ السلام شیخ مذکور
درمیان مریدان خود گفتند کہ فی یوم العرصات
از حضرت جل وعلا اعلام دررسد کہ ای ممن تو
بدرگاہ مقدس ما چہ آوردی گویم الٰہی ایں دو چشم
آوردم کہ بداں ذات مہدی موعودؑ و مہر ولایت
او دیدم وحق دانستم وباز گفتند کہ چون بشنوید کہ
آنحضرتؑ درمکہ مبارک دعوی مہدیت خود اظہار
کردند فی الحال بملازمت بروید وتصدیق او
کہ برہمہ عالم فرض است بدل وزبان ادا کنید
وگرنہ بیان زیانش بزبان امکان ندارد وبال
آن خواہید دانست وقصۂ مولانا ضیا
آنست کہ چوں حضرت امام علیہ السلام از
شہر بدر رواں شدند بعد دو منزل
خادمان مولانا آمدہ بسیار عجز وزاری
کردند کہ میرانجی بسی مردمان کہ اسباب
روزی شاں از ایشاں نست براہ عنایت
ایشاں را بما بخشند حضرتؑ فرمودند کہ یہ
بریدپس بعذر مولانا ضیا عرض کردند کہ

پڑھکر شیخ کو وہیں رکھا اور اب شیخ کا روضہ اسی
جگہ پر ہے حضرت مہدیؑ روانہ ہونیکے بعد شیخ مذکور
نے اپنے مریدوں سے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ جل شانہ
کا ارشاد ہوگا کہ اے ممن ہماری درگاہ مقدس میں
کیا لایا ہے تو عرض کروں گا کہ یا اللہ یہ دو آنکھ لایا ہوں
کہ ان سے میں نے مہدی موعودؑ کی ذات کو اور آپکی
مہر ولایت کو دیکھا اور حق جانا اور شیخ نے اپنے
مریدوں سے پھر کہا کہ جب تم سنو کہ حضرت مہدیؑ نے
مکہ مبارک میں اپنے دعوی مہدیت کو ظاہر فرمایا ہے
تو تم فوراً حضرتؑ کی خدمت میں چلے جاؤ اور آپکی
تصدیق جو تمام عالم پر فرض ہے دل اور زبان سے
ادا کرو اگر تصدیق نہیں کروگے تو تصدیق نہ کرنیسے
جو نقصان ہوگا اس کو بیان کرنے کی طاقت زبان
میں نہیں. تصدیق نہ کرنے کا عذاب بھگتوگے۔ اور
مولانا ضیاء کا قصہ یہ ہیکہ جب حضرت مہدیؑ شہر
بیدر سے روانہ ہوئے تو دو منزل کے بعد مولانا کے
خادموں نے حضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہوکر بہت
عاجزی اور زاری کی کہ میرانجی مولانا کے ذریعہ سے
بہت سے لوگوں کی پرورش ہوتی ہے مہربانی فرماکر

از ورای نقار خوند کار حیات ما نیست فرمودند
برای خاطر ایشان بروید پس خدا تعالی شمارا
از ما دور نخواہد داشت بعدہ خادمان ملا را
در پالکی نشاندہ بردند چون ایشان را ست و
مدہوش دیدند در دو پای شان زنجیر گران
و دست ہا حلقہ کردہ در خانہ محبوس
ساختند بعد از ہفتہ مولانا بجوش عشق
استادہ دست بر در زدند در و زنجیر دست
و پا پارہ پارہ شدہ افتاد و در ہمان حال
از خادمان انفرار کردہ پیش حضرت امیر
حاضر شدند چون متعلقان شان باز دوان
آمدند حضرتؒ فرمودند پیشتر بخاطر شما دادیم
اکنون ایشان برای خدا آمدہ اند ما ہم برای
خدا بالائش خواہیم کرد آیندگان ناکام واپس
رفتند چون آنحضرتؒ سوی کعبہ شریف
روان شدند در اثنا راہ روح حضرت
سید محمد گیسو دراز حاضر شدہ بسیار آرزو
نمودند کہ بر سر ما قدوم فرمایید تا سرفراز
شویم زیرا کہ از من بسہو خطا افتادہ بود کہ

ان کو ہمارے ساتھ کر دیجئے۔ حضرتؒ نے فرمایا لیجاؤ۔
پس مولانا نے حضرتؒ سے معافی چاہکر عرض کیا کہ خوندکار
کے دیدار کے بغیر ہماری زندگی نہیں ہے امامؒ نے فرمایا کہ
ان لوگوں کی خاطر کے لئے جاؤ خدا تعالیٰ تم کو ہم سے
دور نہیں رکھیگا۔ اس کے بعد مولانا کے خادموں نے
پالکی میں بٹھاکر لیگئے۔ جب مولانا کو مست و بیہوش
دیکھے تو ان کے ہاتھ اور پاوں میں وزنی بیڑی الکر
گھر میں قید کر دیے ایک ہفتہ کے بعد مولانا نے
عشق کے جوش سے کھڑے ہوکر دروازہ پر ہاتھ
مارا تو دروازہ اور ہاتھ پاؤں کی بیڑی ٹکرے ٹکرے
ہوکر گر گئی اسی حالت میں خادموں سے بھاگ کر
حضرتؒ کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔ جب مولانا کے
متعلقین پھر دوڑے ہوے آے تو حضرتؒ نے فرمایا
کہ ہم نے پہلے انکو تمہاری خاطر سے دیا تھا اب یہ خدا کے
لئے آئے ہیں ہم بھی خدا کے لئے ان کی مدد کریں گے
یہ سنکر وہ لوگ ناکام واپس چلے گئے۔ جب حضرتؒ مکہ
کعبہ شریف کی طرف روانہ ہوے اثنا راہ میں حضرت
سید محمد گیسو دراز رح کی روح مبارک حاضر ہوکر بہت
آرزو کی کہ ہمارے سر پر چلیں تاکہ ہم سرفراز ہوں

دعوی مہدیت حضرتؑ سہ پاس کردہ بودم وبعد
صدور رجوع بحق شدم اما خجالت باقی است
تاکہ برسرم قدم مبارک نہ نہند خجالت دور نخواہد شد
لہذا از بسیاری کوشش والتماس ایشاں
بسوی گلبرگہ رواں شدند کسی گفت کہ میرانجی
ایں راہ دریا نیست بلکہ راہ گلبرگہ ہست
فرمودند میدانم لیکن بواسطہ سعی سید محمد
میروم بعدہ آنحضرتؑ بہ میاں شیخ بھیکؒ فرمودند
کہ چیزی می بینید عرض کردند بصدقہ میرانؑ
می بینم کہ سید محمد گیسو دراز پیرہن شربتی
رنگ وکلاہ سبز پوشیدہ اند وعنان
اسپ خوندکار بدست خود گرفتہ میروند تا
درباب حرم گنبد رسیدند با نعل بہ گنبد
می رفتند خادمان آنجا عرض کردند کہ
ایشاں ولی اللہ اند حضرت نعلین وا گزارند
فرمودند کہ سخن تو بشنوم یا سخن پیر تو می آرند
کہ در آنوقت دروازہ گنبد را قفل زدہ
بود یک بیک خود وا گشت چون آنحضرتؑ
در گنبد داخل شدند باز دربستہ شد بقدرت

اس لئے کہ مجھ سے سہوا خطا ہوئی تھی اور میں نے تین پہر
حضرتؑ کی مہدیت کا دعوی کیا تھا اور ہوشیار ہونے
کے بعد حق کی طرف رجوع ہوا لیکن شرمندگی باقی
ہے جبتک آپ میرے سر پر قدم مبارک نہیں رکھیں گے
شرمندگی دور نہو گی لہذا امامؑ ان کی بہت کوشش
اور التماس کی وجہ گلبرگہ کی طرف روانہ ہوے کسی نے
کہا میرانجی یہ راستہ دریا کا نہیں ہے بلکہ گلبرگہ کا
راستہ ہے تو فرمایا میں جانتا ہوں لیکن سید محمدؒ
کی کوشش کے واسطہ سے جارہا ہوں اس کے بعد
آنحضرتؑ نے میاں شیخ بھیکؒ سے فرمایا کہ کچھ
دیکھتے ہو تو عرض کیا کہ مہدیؑ کے صدقے سے دیکھتا
ہوں کہ سید محمد گیسو دراز شربتی رنگ کا کرتہ اور
ہری ٹوپی پہنے ہوے خوندکار کے گھوڑے کی لگام
اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوے جارہے ہیں اسی طرح
گنبد کے احاطہ کے دروازہ تک پہنچے اور نعل پہنے
ہوے گنبد میں جارہے تھے وہاں کے خادموں نے عرض
کیا کہ یہ اللہ کے ولی ہیں حضرتؑ نعلین نکالدیں
امامؑ نے فرمایا کہ میں تیری بات سنوں یا تیرے پیر کی
بات سنوں. بیان کرتے ہیں کہ اس وقت گنبد کے

عرصۂ دو پاس از درون گنبد آواز ہمچوں گفتگو
دو کس می آمد ہر ہمہ کس می شنیدند بعد دو
پاس باز در کشادہ شدہ حضرت بیروں تشریف
آوردہ فرمودند کہ ما رعایت اولیاء اللہ
می دانیم لیکن سبب کوشش سید محمد کہ
گرد نعلین مبارک بقبرم رسد تا آمرزیدہ
شوم پس ازانجا بروضہ شیخ سراج الدین
قرار فرمودند تا یک ہفتہ بعدہٗ فرزندان
سید محمد التماس ضیافت کردند فرمودند
کہ بندہ از مخدوم رخصت شدہ آمدہ است
ہیچ حاجت نیست میاں چاند مہاجر
عرض کردند کہ ایں گور پسر سید محمد است
نامش شاہ مکتو بود مخدومؑ نجات دہانیدہ
اند حضرتؑ فرمودند کہ حقتعالی برائے تسکین
خاطر سید محمدؒ چناں نمودہ اما بفرق یک
دیوار در عذاب ابد گرفتار است کہ ہرگز
ہیچ نخواہد شد وازانجا بیجاپور آمدند ودر
مسجد یک کنگرہ ساکن شدند بعد دہ
روز قدم جرا نمودند دراں وقت فرمودند

دروازہ کو قفل لگا ہوا تھا خود بخود کھل گیا جب آنحضرتؑ
گنبد میں داخل ہوئے تو پھر دروازہ بند ہو گیا دو پہر
تک گنبد میں دو آدمیوں کی گفتگو کی طرح آواز آ رہی تھی
تمام لوگ سنتے تھے دو پہر کے بعد پھر دروازہ کھلا
امامؑ نے باہر تشریف لاکر فرمایا کہ ہم اولیاء اللہ کی
رعایت جانتے ہیں لیکن سید محمدؒ کی کوشش یہ تھی کہ
نعلین مبارک کی گرد میری قبر پر پہنچے اور میں بخشا جاؤں
بس سید محمدؒ کے روضہ سے نکلکر شیخ سراج الدینؒ
کے روضہ میں ایک ہفتہ قیام فرمایا۔ اس کے بعد سید محمدؒ
کے فرزندوں نے امامؑ سے ضیافت کی درخواست
کی تو فرمایا کہ بندہ مخدوم سے رخصت ہو کر آیا ہے
ضیافت کی کوئی حاجت نہیں میاں چاند مہاجرؓ
نے عرض کیا کہ یہ قبر سید محمدؒ کے فرزند کی ہے جن کا نام
شاہ مکتو تھا مخدومؑ نے نجات دلائی ہے حضرتؑ
نے فرمایا کہ حقتعالیٰ نے سید محمدؒ کے دل کی تسکین
کے لئے اس طرح دکھلا دیا ہے لیکن ایک دیوار
کی آڑ میں ہمیشہ کے عذاب میں گرفتار ہے ہرگز نجات
نہ ہوگی۔ وہاں سے بیجاپور آئے اور ایک کنگرہ کی
مسجد میں قیام فرما کر چند روز میں وہاں سے روانہ ہوئے

هذا الارض شدید و ساکنه شقی
وازینجا پوتا بدا بول یا دابھول رسیدند
دراینجا دیدند که مردم برای نشستن در سفینه
تشریع می نمایند هناک تلی هذه الابیات

ای قوم بحج رفته کجائید کجائید
معشوق همین جاست بیائید بیائید
آنانکه طلبکار خدائید خود آئید
حاجت بطلب نیست نیائید نیائید

بعده بر جہاز معقود گشتند مع سبعین نفر من
طالب المولی و اصل لقاء الله تعالی بعد از چند
منازل طوفان ماہی سبب شد آں ماہی ہمچوں کوہ
عظیم بود سر خود از آب بیرون آورد و حضرت
بر کنارہ کشتی تشریف آوردہ ملاحظہ فرمودند
ماہی نیز سہ کرت سر از آب بالا کردہ می دید
پس بدست مبارک اشارہ بوداع فرمودند
بعضی گویند حضرتؑ لعاب دہن مبارک
خورا انداختند بخورد و برفت میانسید سلام اللہ رضؓ
عرض کردند که میرانجی این چه بود فرمودند
این ماہی بدنبالہ دریا ہفتم آفریدہ شدہ است

اور اس وقت فرمایا کہ یہ زمین سخت ہے اور اس میں
رہنے والے بدبخت ہیں اور پھر بیجاپور سے ڈابول
گئے وہاں دیکھا کہ لوگ جہاز میں بیٹھ رہے ہیں اس وقت
آپنے یہ بیتیں پڑھیں۔

اے حج کو جانیوالی قوم کہاں ہو کہاں ہو
معشوق تو یہیں ہے یہاں آؤ یہاں آؤ
جو لوگ خدائے تعالی کے طالب ہیں چلے آؤ
جنکو خدا کی طلب نہیں ہے مت آؤ مت آؤ

اس کے بعد امامؑ ستر اشخاص کے ساتھ جو اللہ کے
طالب اور اللہ کے دیدار سے مشرف تھے جہاز
میں بیٹھے چند منزل کے بعد مچھلی کا طوفان عظیم ہوا
مچھلی ایک بڑے پہاڑ کی جیسی تھی اپنا سر پانی کے
اوپر لائی حضرتؑ نے کشتی کے کنارے تشریف لیجا کر
ملاحظہ فرمایا مچھلی بھی تین بار پانی سے اپنا سر اوپر
کر کے دیکھی پس حضرتؑ نے مچھلی کو چلے جانے کیلئے
دست مبارک سے اشارہ فرمایا بعضے کہتے ہیں کہ
حضرتؑ نے اپنے دہن مبارک کا لعاب دریا میں ڈالا
مچھلی کھا کر چلے گئی۔ میانسید سلام اللہ رضؓ نے عرض
کیا میرانجی یہ کیا تھا تو فرمایا کہ یہ مچھلی ساتویں دریا کے

با وعدہ حق تعالی بود کہ ترا خاتم ولایت محمدی
خواہیم نمود پس بر محل وعدہ گاہ خود آمدہ میرانؑ
می آرند کہ آں ماہی جہتر یونسؑ را در سینۂ خود
امانت داشتہ بود لہذا یا وعدۂ خدا تعالی
بود کہ تو بندۂ ما را نگہداشتی ترا خاتم ولایت
نبینا بنمائیم بعدہ بمقام عدن رسیدند سہ
روز آنجا مقام فرمودہ باز بجہاز سوار شدند
چوں بموضع احرام رسیدند احرام بستہ
فرمودند احرام بستیم خواہ کس حاجی گوید یا
غازی چوں بطواف بیت اللہ شریف
پیوستند بندگیمیاں نظامؓ را پرسیدند
شما بر تبۂ اول بکعبہ آمدہ اید چہ نشان دیدہ اید
گفتند آں بار کعبہ را سوای صاحب دیدہ
بودم اما ایں بار مع صاحب دیدم باز فرمودند
چیزی می بینید گفتند کعبہ طواف خوندکار را
میکند. و خوندکار را می نماید و میگوید
فلیعبدوا رب ھذا البیت بعدہٗ
یک روز کہ آں روز دوشنبہ بود حضرتؑ
بامر اللہ بین الرکن و المقام و بین الحجر الاسود

پیچھے پیدا کی گئی ہے اس سے اللہ تعالی کا وعدہ تھا کہ
ہم تجھکو محمدؐ کی ولایت کے خاتم کو دکھائیں گے پس
مچھلی اپنے وعدہ کے مقام پر آکر ہمکو دیکھتی ہے۔
بیان کرتے ہیں کہ وہ مچھلی جہتر یونسؑ کو اپنے سینہ میں
امانت رکھی تھی لہذا اس سے خدا تعالی کا وعدہ
تھا کہ تو ہمارے بندہ کی حفاظت کی ہے تم تجھکو ہمارے
نبیؐ کی ولایت کے خاتم کو دکھائیں گے۔ اس کے بعد

عدن کے مقام پر پہنچے تین دن قیام فرماکر پھر جہاز
پر سوار ہوئے جب احرام کے مقام پر پہنچے تو احرام
باندھکر فرمایا کہ ہم نے احرام باندھ لیا ہے خواہ کوئی
حاجی کہے یا غازی جب بیت اللہ شریف کے طواف
میں شریک ہوئے تو بندگیمیاں نظامؓ سے پوچھا کہ
تم پہلے کعبہ کو جو آئے کیا علامت دیکھی تو کہا اس
وقت میں نے کعبہ کو صاحب کے سوا دیکھا اور اس وقت
صاحب کے ساتھ دیکھ رہا ہوں۔ امامؑ نے پھر فرمایا کہ
کچھ دیکھ رہے ہو تو کہا کہ کعبہ ہمارے خوندکار کا طواف
کر رہا ہے اور ہمارے خوندکار کو دکھا کر کہہ رہا ہے کہ
عبادت کرو اس گھر کے رب کی۔ اس کے بعد
ایک دن جو پیر کا دن تھا حضرت مہدیؑ نے اللہ کے

باواز بلند در مجمع خلائق حدیث رسول الله صلعم
خوانده دعوی مہدیت کردند که من اتبعنی
فهو مومن. بندگیمیاں نظام رض وقاضی
علاء الدین و یکی اعرابی می آرند که آں خواجه خضر
بودند و بروایت دیگر امام مصلای شافعی بودند
ایشاں ایستاده شده باواز بلند گفتند
انا نتبعک می آرند حضرت میراں فرمودند
قاضی در شرع بچند گواه راضی قاضی علاء الدین
جواب دادند قاضی بدو گواه راضی بعد
بوثاق خود آمدند پس خلائق آنجائی میان
یکدیگر گفتند که ایں مرد قول عظیم گفت
کما قال النبی الحال تکرار باید کرد باز میان
خویش گفتند کسی دراں وقت سوال کردن
نتوانست دریں وقت ہم ہرگز نتوانید کرد
پس ازاں بطرف مہتر آدم و حوا رفته زیارت
کردند ارواح مہتر آدم آنحضرت را بکنار
گرفت و بسیار مسرور گشت و گفت ما منتظر
قدوم شما بودیم دین بسیار پژمرده شده بود
و رسوم و بدعت مظهور گشته خوش آمدید

حکم سے رکن و مقام اور حجر اسود کے درمیان بلند آواز
سے مجمع خلائق میں رسول اللہ صلعم کی حدیث پڑھکر
دعوی مہدیت فرمایا کہ "جس نے میری پیروی کی
وہ مومن ہے"۔ بندگیمیاں نظام رض اور قاضی علاؤ الدین رض
اور ایک اعرابی بیان کرتے ہیں کہ وہ خواجہ خضر تھے اور
ایک روایت سے شافعی کے مصلے کے امام تھے ان
حضرات نے کھڑے ہوکر بلند آواز سے کہا کہ ہم تیری
اتباع کرتے ہیں بیان کرتے ہیں کہ حضرت مہدی ع نے
فرمایا کہ شرع میں قاضی کتنے گواہ پر راضی ہوتا ہے
تو قاضی علاؤ الدین رض نے جواب دیا کہ دو گواہ پر راضی
ہوتا ہے اس کے بعد امام ع اپنے مقام پر آئے یہاں
کے خلائق آپس میں کہنے لگی کہ اس مرد نے نبی کی طرح
بڑی بات کہدی اب تکرار کرنی چاہیئے پھر آپس میں
کہنے لگے کہ کوئی شخص دعوی کے وقت سوال نہیں کر سکا
تو اب بھی سوال نہیں کر سکتا اس کے بعد امام ع نے
آدم ع اور حوا رض کی قبروں کی طرف جاکر زیارت فرمائی مہتر
آدم کی ارواح نے آنحضرت کو اپنی گود میں لیا اور بہت
خوش ہوئے اور کہا کہ ہم تمہاری آمد کے منتظر تھے
دین بہت کھلا گیا تھا رسوم و بدعت ظاہر ہو گئے۔

تاج دین وستون دین وصفائی و روشنائی
آوردید و حوا نیز بکنار گرفت و گفت یا ثمرۃ
فوادی ویا قرۃ عینی بلکہ یا امام الدین
وبسیار تفرع وزاری کردند چوں آنحضرت
از طواف بیروں آمدند یاراں پرسیدند
کہ پشت مبارک از چہ تر شدہ است
فرمودند از گریہ حوا کہ بغایت سرور ونشاط
بگریہ در آمدند واز انجا بطواف ابراہیم
خلیل اللہ رفتہ زیارت کردند ارواح
آنحضرت نیز بسیار خرم حال شد وگفت
کہ ما براہ تو دیدہ دوختہ بودیم چراکہ در
اسلام رسم وعادت وبدعت وضلالت
اکثر پیدا شدہ است خوش آمدی سینہ ما
مفرح گردانیدی بعد از چند ایام برفقرا ان
حضرت تمام فقر تافتہ ہمہ را مضطر گردانید پس
میاں نسید سلام اللہ عرض کردند ہمہ اصحاب
مضطر گشتہ اند فرمودند چہ خواہید کرد گفتند اگر
رضا باشد تا چیزیکہ از پس اضطرار مباح است
خواہم دید فرمودند فاما الحاف نباید کرد وہرگاہ کہ

اے دین کے ستون اور اے دین کے تاج اچھا آیا
اور صفائی اور روشنی لایا اور حوا نے بھی اپنی گود میں
لیکر کہا کہ اے میرے دل کے میوے اور اے میرے
آنکھوں کی ٹھنڈک اور اے دین کے امام. اور بہت
تفرع وزاری کی جب آنحضرت طواف سے باہر آئے تو
صحابہ نے پوچھا کہ آپکی پشت مبارک کس وجہ سے بھیگ
گئی ہے۔ تو فرمایا حوا نے فرط خوشی سے جو زاری کی
یہ اسیکی تری ہے اور وہاں سے ابراہیم خلیل اللہ
کے طواف کو جاکر زیارت فرمائی ابراہیم کی ارواح بھی
بہت خوش ہوئی اور کہی کہ ہم تیری راہ دیکھ رہے تھے
اس لئے کہ اسلام میں رسم وعادت وبدعت اور ضلالت
اکثر پیدا ہوگئی ہے اچھا آیا اور ہمارے سینہ کو قوت
بخشا۔ چند روز کے بعد حضرت کے فقرا پر کامل فقر
وفاقہ پڑا سب کو مضطر کردیا پس میاں نسید سلام اللہ
نے امام سے عرض کیا کہ تمام صحابہ مضطر ہوگئے ہیں تو فرمایا
کہ کیا کروگے کہا اگر رضا ہو تو جو چیز اضطرار کے بعد
مباح ہے دیکھی جائیگی فرمایا گڑگڑانا نہیں چاہیئے. اور
جس وقت میاں نسید سلام اللہ بازار گئے اثنا راہ
میں شریف مکہ بازار میں آیا تو اس سے کہا کہ کیا تیرے

میاں سید سلام اللہؓ در بازار رفتند اثنای آں
شریف در بازار در آمد باد گفتند کہ عندک
شئی حق اللہ قال نعم فقال کم فقیر فی الفقر
مضطر پس پنجصد ابراہیمی بداد میاں مذکور آمد عرض
کردند خدا تعالیٰ چیزی دادہ است فرمودند ایں
دادۂ الہٰی نیست بلکہ عند اللہ خواستید پس
مردمان را غلہ یاب حلکردہ دادند چراکہ بسبب فاقہا
حلق ایشاں بستہ شدہ بود کہ ہمہ کساں را ہفت
ہشت روز متواتر بفاقہ گذشتہ بود مع ذالک
حضرت میراںؑ را عرض کردند کہ برحضرت بسیار
روز باشدہ کہ بفاقہ گذشتہ است برای خوندکار
ہم چیزی بیارم فرمودند کہ بندہ متوکل است بندہ نباید
خورد بشما اضطرار رسیدہ است مرا نرسید و باز فرمودند
بدانید کہ بندہ را احتیاج بشر نیست اما بسبب تادیب
شریعت رسولؐ صرف خواہد شد ہمچنیں ہفت ماہ
یا نہ ماہ و بعض گویند سہ ماہ در کعبہ شریف اقامت
حضرت امیرؑ بود بعدہ عزم زیارت مصطفیٰؐ کردند و کرایہ
نیز بشتربانان دادہ بودند کہ از روح مقدس
حضرت رسالت پناہؐ معلوم شد کہ اے سید محمد شما در بلاد

حق اللہ ہے تو کہا ہاں پھر کہا کئی فقرا فقر و فاقہ سے
مضطر ہیں تو اس نے پانچسو ابراہیمی دیئے میاں مذکور
نے امامؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ خدا تعالیٰ
ایک چیز دیا ہے تو فرمایا کہ یہ اللہ کا دیا ہوا نہیں ہے
بلکہ تم اللہ سے چاہے پس گنجی بنا کر صحابہؓ کو پلاے
کیونکہ فاقہ سے ان حلق بند ہو گئے تھے اور سب پر
سات آٹھ روز متواتر فاقہ میں گذرے تھے اس کے
باوجود حضرت مہدیؑ سے عرض کئے کہ حضرتؑ پر بہت
روز فاقہ میں گذرے خوندکار کیلئے بھی کوئی چیز
لاتے ہیں فرمایا کہ بندہ متوکل ہے بندہ نہیں کھائیگا
تم کو اضطرار پہنچا ہے اور مجھکو نہیں پہنچا پھر فرمایا ہاں
رکھو کہ بندہ کو بشر کی احتیاج نہیں ہے لیکن شریعت
رسولؐ کا ادب دینے کے لئے صرف کیا جائیگا اسی
طرح سات یا نو ماہ فاقہ میں گذرے۔ اور بعض کہتے
ہیں کہ امامؑ نے کعبہ شریف میں تین مہینے قیام فرمایا
اس کے بعد مصطفیٰؐ کی زیارت کا ارادہ فرمایا اور اونٹ
والوں کو کرایہ بھی دیدیئے تھے لیکن حضرت رسالت پناہؐ
کی روح مقدس سے معلوم ہوا کہ اے سید محمد تم
گجرات کے شہروں کی طرف جاؤ تمہاری مہدیت کی

گجرات بروید کہ دعوت مہدیت شمارا در گجرات تہیج خواہد شد پس زرکرایہ باز گرفتہ بوالیان سفینہ دادند و ترا کب فی البحر انتقال نمودند در میان کشتی نیز اضطرار بر یاران حضرتؑ رسیدہ میاں سید سلام اللہ رضؓ عرضکردند کہ دریں جہاز چیزی آش و آب بمردمان مقرر است اگر رخصت باشد بگیرم فرمودند اگر شما مضطر شدہ باشید مباح است پس عرضکردند کہ بحضرت مدتی شدہ کہ چیزی جنس طعام بقالب مبارک نرسیدہ است اگر رضا بمعونت اعلام بخشند تا چیزی براے حضرتؑ خواہم آورد فرمودند بندہ مضطر نشدہ است چوں سعی بلیغ کردند فرمودند بندہ متوکل است پس ہرگاہ کہ راہ دریا سہ روز ماندہ بود باد تند وزیدن گرفت بداں سبب مردم اہل سفینہ در تفرقہ عظیم افتادند درانحال حضرتؑ بطریق خواب خفتہ بودند میاں سید سلام اللہ رضؓ متحمل نتوانستہ بملازمت حضرتؑ عرضکردند کہ طوفان باد تمام پیدا شدہ است فرمودند بندہ چہ کند گفتند کہ خوندکار می فرمودند کہ کلید ہای مخزن اسرار غیب بدست من ہستند فرمودند کہ صاحب است او ہمہ

دعوت گجرات میں ظاہر ہوگی پس اونٹ والوں سے کرایہ کی رقم واپس لیکر کشتی والوں کو دیئے اور بحری سفر کرنے والوں کے ہمراہ روانہ ہوے کشتی میں بھی حضرتؑ کے صحابہؓ پر اضطرار ہوا میاں سید سلام اللہ رضؓ نے عرض کیا کہ اس جہاز میں لوگوں کے لئے گنجی اور پانی مقرر ہے اگر اجازت ہو تو لیتا ہوں. فرمایا اگر تم مضطر ہوگئے ہو تو مباح ہے پس عرض کیا کہ حضرتؑ پر بہت مدت گزری کوئی چیز کھانے کی قسم کی قالب مبارک میں نہیں پہنچی اگر اعانت کی رضا ظاہر فرمائیں تو حضرتؑ کے لئے کوئی چیز لاؤنگا. فرمایا بندہ مضطر نہیں ہوا ہے جب سعی بلیغ کئے تو فرمایا بندہ متوکل ہے پس جبکہ منزل کو پہنچنے کے لئے دریا کا راستہ تین روز باقی تھا تیز ہوا چلنے لگی اسی سبب سے اہلیان کشتی بہت پریشان ہوگئے اس وقت حضرتؑ بطریق خواب لیٹے ہوے تھے میاں سید سلام اللہ رضؓ نے پریشانی کو برداشت نہ کرکے حضرتؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ ہوا کا طوفان کامل پیدا ہوگیا ہے. فرمایا بندہ کیا کرے. عرض کیا کہ خوندکار فرماتے تھے غیب کے بھیدوں کے مخزن کی کنجیاں میرے ہاتھ میں ہیں. فرمایا صاحب الخدا اعلیٰ

کلید ہا بغلام تسلیم کردہ است تا راہ رضای صاحب
بنید یا از خود بکشاید بعدہ ایستادہ شدہ بہر سو
نظر فرمودند پس باد تند آہستہ ماند بعدہ فرمودند
چنین فضل بندہ دانستید ہر آن جہازیکہ بران
بندہ باشد اہل آن مغروق شوند حاشا و کلا
باد رامر خدا بود کہ در یکپاس در یع راہ سہ
شبانروز بہ بری فی الحقیقت یعنی مدتی شد کہ
بندۂ ما ہیچ نخوردہ بجز آب یکہ دو بار دریا شور
آب شیرین برای او آوردمی بعدہ آنحضرت
بدیوبند آمدند واز دیوبند بشہر احمد آباد تشریف
آوردہ ہجدہ ماہ در مسجد تاج خاں سالار اقامت
فرمودند بسیار کسان در انجا معتقد شدند۔
نقلست کہ فرزند باغبان بے پدر سبی
جاذب بود سبب جذبۂ او آنست کہ یکی
مشرک زنار دار مرد و زنش معہ تحریق شد
دران اثنا ناگاہ دیگر یکی مرد بلباس مشرکان
منظور شد کہ حضرت خواجہ خضر صلوات اللہ علیہ
بودند بصورت اعلی آمدند و بحال تضرع و رقت
نہایت رقت کردہ گفتند کہ الہی بسوز عشق

ایک ہے اس نے تمام کنجیاں غلام کے حوالہ کئے ہیں
صاحب کی رضا کی راہ دیکھے یا خود کھولے اس کے
بعد امام نے کھڑے ہو کر چو طرف نظر مبارک ڈالی
پس تیز ہوا دھیمی ہو گئی اس کے بعد فرمایا کہ تم نے
بندہ کا ایسا فضل جانا ہر وہ جہاز جس میں بندہ
خدا رہتا ہے اس جہاز کے بیٹھنے والے ڈوب جائیں
ہرگز نہیں۔ ہوا کو خدا تعالی کا حکم تھا کہ جہاز کے تین
دن تین رات کے راستہ کو پونے چار گھنٹے میں پہنچا دے
فی الحقیقت یعنی مدت ہو گئی ہے ہمارا بندہ بجز پانی
کے جو دو بار کھاری دریا میں میٹھا پانی اس بندے
کے لئے لائے تھے کوئی چیز نہیں کھایا اس کے بعد
آنحضرتؒ دیوبند میں آئے اور دیوبند سے شہر
احمد آباد تشریف لیگئے اور اٹھارہ مہینے تاج خاں
سالار کی مسجد میں قیام فرمایا وہاں بہت سے لوگ
معتقد ہو گئے۔ نقل ہے کہ ایک باغبان کا لڑکا جسکے
باپ کا انتقال ہو گیا تھا بہت جاذب تھا اس کے
جذبہ کا سبب یہ ہے کہ ایک مشرک زنار دار مر گیا
اسکی عورت اس کے ساتھ جل گئی اس اثنا میں یکایک
ایک دوسرا مرد مشرکوں کے لباس میں ظاہر ہوا وہ مرد

تو توفیق بخش تا از برای محبت تو جان وتن
در بازم و برای لقاء تو در کوشم وجام عشق
تو بنوشم و ذیل عطاء تو در بر پوشم این زن
که جان خود برین مرده دانسته فدا ساخته است
و برای محبت او بمحبت عشق مجازی تن خود را
سوخته خاکستر گردانیده است همچنان
برای خدا که خالق کل شئ و رازق کل حی
ولم یزل ملکهٗ وحدهٗ لاشریک لهٗ
ذات اوست کسیکه جان وتن خود را فدا
سازد چه لذت و مرتبت یابد زہی غفلت
که کم همت ازین زن سوخته شده اند
وای بر ایشان هزار وای این چنین پند
گفته از نظر پسر باغبان غائب شدند
پسر مذکور بعد سمع گفتار خواجه در جذبهٗ
مدامی بے ہوش ماند آباواجداد ایشان
مشرک و باغبان بودند ایشان را برای
آبیاری درختان می فرمودند ایشان
زیر درختان بجذبه حق مستغرق شده
بے ہوش می ماندند و برادر و عم ایشان آمده

حضرت خواجہ خضرؑ تھے آپ نے بلند آواز سے آہ ماری
اور گریہ وزاری کرتے ہوئے نہایت عاجزی سے
کہا کہ یا اللہ تیرے عشق کی آگ میں جلنے کی توفیق عطا فرما
تاکہ میں تیری محبت میں تجھ پر جان وتن نثار کروں اور
تیرے دیدار کی کوشش کروں اور تیرے عشق کا پیالہ
نوش کروں اور تیری عطا کے دامن کا لباس پہنوں
یہ عورت اپنی جان جان بوجھکر اس مردہ پر فدا کر دی
اور اس کی محبت میں جو عشق مجازی کی محبت ہے اپنے
جسم کو جلا کر راکھ کر ڈالی اسی طرح خدا تعالی کیلئے
جو ہر چیز کا پیدا کرنے والا اور ہر بندہ کو رزق دینے والا
اور ہمیشہ سے ہے اس کا ملک وہ ایک ہے اس کا کوئی
شریک نہیں. اسی کی ذات ہے. جو شخص اپنی جان
اور تن کو فدا کرے تو کس قدر لذت اور مرتبہ پاوے
عجب غفلت ہے کہ لوگ اس سوختہ عورت سے بھی
کم ہمت ہوگئے ہیں ان پر افسوس بلکہ ہزار افسوس
ہے. ایسی نصیحت کرکے حضرت خواجہ خضرؑ باغبان
کے لڑکے کی نظر سے غائب ہوگئے پسر مذکور خواجہ خضرؑ
کی ان باتوں کو سنکر ہمیشہ کے جذبہ میں بیہوش رہا
ان کے آباواجداد مشرک اور باغبان تھے جھاڑ کو

دیدے کہ ازیں عالم بے ہوش است مشت زدہ
ہوشیار کردہ گفتی کہ تمام آب ضائع کردی
و ہیچ یکی درخت را نرسانیدی پس
ازیں اگر آب را ضائع کنی و بدرختاں
نرسانی بسیار ضرب خواہیم زد چوں آنہا
چنیں گفتہ می رفتی و ایشاں فی الحال
ہمچناں بے ہوش می گشتی تا کہ عموی ایشاں
ان ایشاں نا امید شدہ وداع کرد پس
ایشاں را نیز چنیں منظور بود کہ از قید
ایشاں بے قید باشم تا برای لقاء اللہ تم
بسعی بلیغ کوشم فی الجملہ پیش ازیں شنیدہ
بودند کہ خدای را یکی خانہ است کہ در آنخانہ
او را تواں یافت و رای آں لقاء مولے
محال است پس ایشاں نیت مکہ مبارک
کردند و در راہش قدم نہادند بعد طی
چند منزل مردی پر فیض و برکت بہما نصورت
اول پیش ایشاں آمدہ گفت کہ ترا پریشاں
حال می بینم حاجت تو چیست و مطلوب تو کیست
گفتند مقصود ما خالق ما ست تا کہ او را نہ بینم

پانی دینے کیلئے ان سے کہتے تھے اور یہ جھاڑوں کے
نیچے حق کے جذبہ میں مستغرق ہوکر بیہوش رہتے تھے
اور ان کے چچا اور بھائی آکر دیکھتے کہ اس عالم سے
بے ہوش ہیں تو ٹھمی مار کر ہشیار کر کے کہتے کہ سارا پانی
ضائع کر دیا کسی درخت کو نہیں پہنچا یا اگر پھر پانی
ضائع کریگا اور درختوں کو نہیں پہنچائیگا تو ہم بہت
ماریں گے جب وہ لوگ اس طرح کہکر چلے جاتے تو یہ پھر
پہلے کے جیسے بے ہوش ہو جاتے یہانتک کہ انکا چچا
ان سے نا امید ہو کر چلا دیا پس انکو بھی یہی منظور
تھا کہ ان کے قید سے بے قید ہو جائیں اور اللہ تعالےٰ
کے دیدار کیلئے کامل کوشش کریں حاصل کلام اس سے
پہلے انھوں نے سنا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا ایک گھر ہے
اس گھر میں اللہ کو پا سکتے ہیں اس گھر کے سوائے دوسرے
گھر میں اللہ کا دیدار محال ہے پس انھوں نے مکہ
مبارکہ کو جانیکی نیت کی اور مکہ کے راستہ پر قدم
رکھا چند منزل طے ہونے کے بعد ایک مرد فیض اور
برکت سے بھرا ہوا پہلے کے جیسا مشرکوں کی صورت
میں ان کے سامنے آکر کہا کہ میں تجھکو پریشان حال
دیکھتا ہوں تیری حاجت کیا ہے اور تیرا مطلب

خاطرم تسکین نیابد فرمودند من ترا بنمایم دست
شان گرفته برلب آب بردند و گفتند چنانچه
من اشنان کنم توهم بکن پس وضو کردند و
کنانیدند بعده گفتند چنانچه من سجده
کنم تو نیز بکن هردو کسان دوگانه اداکردند
پس گفتند بگو لا اله الا اللّٰه محمد رسول
اللّٰه جواب دادند چون باشد که هرگز آباو
اجداد ما نگفته اند گفتند اگر دیدار پروردگار
خواهی بگوئی وگرنه درای این گفتار هرگز
نخواهی دید پس اوشان طالب صادق
بودند لا اله الا اللّٰه محمد رسول اللّٰه۔
گفتند بعده آن مرد حریف گفت که برهمین
مداومت کن البته خواهی دید پس آن پسر
دامان حضرت خواجه استوار گرفته
گفت حالا هرچه بدل آید تو خواهم کرد وگرنه
چنانکه گفته بنمائی جواب دادند اگر طالب
صادقی ازینجا باحمدآباد بروی که درانجا
به مسجد تاج خان سالار حضرت میران
سید محمدؐ از چند روز اقامت فرموده اند

کون ہے تو انھوں نے کہا ہمارا مقصود ہمارا خالق ہے
جبتک میں اپنے خالق کو نہیں دیکھونگا میرے دل کو
سکون نہوگا. خواجہ خضرؑ نے فرمایا میں تجھکو تیرے خالق
کو دکھاتا ہوں ان کا ہاتھ پکڑ کر پانی کے کنارے لیگئے
اور کہا جس طرح میں غسل کرتا ہوں تو بھی کر اور خود وضو
کئے اور وضو کرائے اس کے بعد کہا جیسا میں سجدہ
کرتا ہوں تو بھی کر دونوں نے دوگانہ ادا کیا پس خواجہؑ
نے کہا بول اللّٰہ کے سوائے اللّٰہ نہیں ہے محمد اللّٰہ
کے رسول ہیں. جوابدیا کہ یہ کیسے ہوگا ہمارے باپ
دادا نے ہرگز ایسا نہیں کہا. خواجہ نے کہا اگر تو پروردگار
کا دیدار چاہتا ہے تو ایسا بول ورنہ تو خدا کو ہرگز
نہیں دیکھیگا پس وہ اللّٰہ کے طالب صادق تھے
لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کہا اس کے بعد
اس مرد حریف نے کہا تو ہمیشہ یہی کہتا رہ بیشک تو
اللّٰہ کو دیکھیگا پس اس لڑکے نے حضرت خضر کا دامن
مضبوط پکڑ کر کہا کہ اب جو کچھ میرے دل میں آئے
تیرے ساتھ کرونگا ورنہ تو نے جیسا کہ کہا تھا خدا
کو دکھا. خضرؑ نے جواب دیا کہ اگر تو طالب صادق ہے
تو یہاں سے احمدآباد جا کیونکہ وہاں تاج خاں سالار کی

اگر خدای را دیدن می خواہی اوشان بہ تو
بنمایند وگرنہ ہرگز نخواہی دید پس این
گفتہ غائب شدند بعدہ آں عاشق
سرمست باحمدآباد آمدند و دوہار گل وحائل
وسہرہ پیش داشتند حضرت میرانؑ را
فرمان حضرت عزت دررسید کہ برای
تقاضا بندۂ ما می آید استقبال او کن حضرتؑ
چند اقدام مستقبل اوشان رفتند چوں نظر
شاہ دوراں افتاد درحال ایشاں افتاں
وخیزاں برپای مبارک سر نہادند حضرتؑ سر
بر داشتہ بکنار خود گرفتند پس دست گرفتہ
درمسجد آوردہ بذکر خفی تلقین فرمودند چوں بزبان
شریف لا الہ الا اللہ وارد شد فی الحال
دیدار ذوالجلال بے پردہ موصول گشت و
وے بیہوش شدہ افتادند حضرتؑ ہار وحائل
وسہرہ بدست مبارک خود بر سر وگلوی اوشان
بستہ میاں حاجی نام نہادند سہ روز حیات
ماند بعدہٗ جان بحق سپردند گلہا کہ برای
زیارت شان درقبر انداختہ بودند تامدت

مسجد میں حضرت میرانؑ سید محمدؑ چند روز سے مقیم ہیں اگر تو
خدا کو دیکھنا ہی چاہتا ہے تو وہی ذات تجھے خدا کو
دکھائیگی وگرنہ تو ہرگز نہیں دیکھیگا پس خواجہ یہ کہکر
غائب ہوگئے اس کے بعد وہ عاشق سرمست پھولوں
کے دو ہار حائل اور سہرہ لیا ہوا احمدآباد آیا اور حضرت
مہدیؑ کو اللہ تعالی کا فرمان پہنچا کہ ہمارے دیدار کیلئے
ہمارا بندہ آتا ہے اس کا استقبال کر حضرتؑ چند
قدم ان کے سامنے گئے اور آپ کی نظر مبارک جونہی
ان پر پڑی اسیوقت گرتے پڑتے آکر حضرتؑ کے
قدم مبارک پر سر رکھدیا اور آپ نے ان کا سر اٹھا کر
اپنی گود میں لیا اور ہاتھ پکڑکر مسجد میں لاکر ذکر خفی کی
تلقین فرمائی جب آپ کی زبان شریف سے لا الہ
الا اللہ (اللہ کے سوائے اللہ نہیں ہے) کا کلمہ نکلا
تو وہ اسی وقت دیدار ذوالجلال سے بے پردہ مشرف
ہوے اور بے ہوش ہوکر گرے حضرتؑ نے ہار حائل
اور سہرہ اپنے دست مبارک سے ان کے سر اور گلے
میں باندھکر میاں حاجی نام رکھا تین روز زندہ
رہے اس کے بعد جان حق کے حوالے کی ان کی زیارت
کے لئے پھول قبر پر جو ڈالے گئے چالیس دن اور

چہل شبانروز تازہ بودند بعدہ خبر تازگی گلہای
مذکور بحضرتؑ رسید فرمودند قبرش محو کنید وگرنہ
خلق اللہ پرستش کنند ناگاہ سیلاب رسید محوش
گردانید چون ظہور ولایت درین شہر بسیار شد
مردمان مثل امرا و تجار و خواتین و ملوک و علماء و
مشائخان کہ علائقہ پیری و مریدی داشتہ بودند
بملازمت آنحضرتؑ آمدہ مرید گشتہ تارک دنیا طالب
لقاء اللہ در صحبت حضرتؑ مستقر می ماندند بدان واسطہ
مشائخان ریاکوش و علمای تہی ہوش واکابرین
غفلت نوش از روی حسد و حقد بحضرت میر سوال
کردند کما قال فی الفتوحات المکیۃ اذا خرج
ھذا الامام المھدی فلیس لہ عدو مبین
الا الفقہاء خاصۃ. سوال اگر زن کسی در
حیات شوہر خود بے حکم او رفتہ در عقد دیگر در آید
در شرع محمدی جائز است جواب فرمودند اگر
عنین باشد جائز است عجب است کہ دانستہ
دختر خود را بشوی عنین چون می دہند پس
والیانش بحکم شرع تفریق کنند یا نہ مشائخان
وعلمایان اہل دیانت روا میدارند یا نہ

رات تازے تھے. ان پھولوں کی تازگی کی خبر حضرتؑ
کو جو پہنچی تو فرمایا ان کی قبر کو میٹ دو ورنہ مخلوق پرستش
کر لگی یکایک پانی آکر قبر کو میٹ دیا جب حضرتؑ کی
ولایت کا ظہور اس شہر میں بہت ہوا تو امرا تجار
پیشہ پردہ نشین عورتیں بادشاہاں علماء اور مشائخین
جو پیری مریدی کرنے والے تھے حضرت مہدیؑ کی خدمت
میں حاضر ہو کر مرید ہوے تارک دنیا طالب دیدار
خدا ہو کر حضرتؑ کی صحبت میں رہنے لگے اس لئے ظاہر
پرست مشائخین اور بے عقل علما اور غفلت کی شراب
پئے ہوے بڑے لوگ بغض و حسد سے حضرتؑ پر سوال
کئے جیسا کہ فرمایا محی الدین ابن عربیؒ نے فتوحات
مکیہ میں کہ جب امام مہدیؑ نکلیں گے تو ان کے کھلے
دشمن خصوصاً علماء ہوں گے. سوال یہ ہے کہ اگر
کسی کی عورت شوہر کی زندگی میں شوہر کے حکم کے بغیر
جا کر دوسرے سے عقد کرلے تو کیا شرع محمدی میں
جائز ہے تو امام نے جواباً فرمایا کہ اگر شوہر نامرد ہو تو
جائز ہے تعجب ہے کہ جا کر اپنی لڑکی کو نامرد سے
کیوں عقد کرتے ہیں پس اس عورت کے عزیز شرع
کے حکم سے جدا کرتے ہیں یا نہیں دیانتدار علماء و مشائخین

اگر در بازار متاعی بگمان سلامتی می خرند عیب
شرعی درو هویدا شد واپس دهند یا نه برای
معامله دنیا، دوں اینهمه گردش روا میدارند
اگر کسی طالب خدا تعالی است حاجت او در یکی
جا روانه گردد جائز ندارند که جای دیگر بمقصود
خود رسد باز فرمودند ہی طلب خدای که از طلب
دنیا کمتر باشد اگر یکجا حاصل نشود تا دیگر جا حاصل
کند روا ندارند چوں مشائخاں و علمایان مذکور
باحضرتؑ تقریر کردن نتوانستند پیش سلطان
محمود بادشاه گجرات رفته گفتند و بعضی عریضها
بدرگاه بادشاه مذکور ارسال داشتند
که ایں سید نام سید محمد دارد دعوی اعظم میکند
و اکثر مردم و خواتین و عساکر چند را مرید خود
ساخته حکم بر ترک دنیا می کند و بسیار کساں
تارک دنیا شده و عزلت از خلق گرفته در
صحبت شاں ملازم گشتند ایں همه هزیمت
عساکر آں سلاطین پناه است و نیز
جمیع الناس را فریفته گردانیده بیان حقایق
میکند هر آں شهر که بیان حقایق در وی می شود

روا رکھتے ہیں یا نہیں اگر بازار میں کوئی چیز اچھی ہونے
کے گمان سے خریدتے ہیں اور اس میں شرعی عیب
ظاہر ہو جائے تو واپس دیتے ہیں یا نہیں کمینی دنیا
کے معاملہ میں یہ تمام گردش روا رکھتے ہیں اگر کوئی
خدا کا طالب ہے اور ایک جگہ اس کی حاجت پوری
نہو تو وہ دوسری جگہ اپنے مقصود کو پہنچے تو جائز
نہیں رکھتے کیا اچھی ہے خدا کی طلب کہ دنیا کی طلب
سے کم درجہ ہوئی اگر ایک جگہ حاصل نہو تو دوسری جگہ
حاصل کرنے کو روا نہیں رکھتے جب علماء اور مشائخین
مذکور حضرتؑ سے تقریر میں عاجز ہوئے تو سلطان محمود
بادشاہ گجرات کے پاس جا کر کہے اور بعضے عرضیاں
لکھکر بادشاہ کی درگاہ میں روانہ کئے کہ یہ سید جن کا
نام سید محمد ہے بڑا دعوی کرتا ہے اور اکثر لوگوں
اور پردہ نشین عورتوں اور لشکریوں کو مرید کر کے
ترک دنیا کا حکم کرتا ہے اور بہت سے لوگ ترک دنیا
کر کے مخلوق سے علیحدگی اختیار کر کے سید محمد کی صحبت
میں رہتے ہیں یہ سب اس سلاطین پناہ کے لشکر کی
شکست ہے اور نیز سید محمد نے تمام لوگوں کو فریفتہ
کر لیا ہے حقائق کا بیان کرتا ہے ہر وہ شہر جہیں

البتہ حاکم آں شہر را سیئہ درپیش است سلطان مذکور پرسید چہ باید کرد گفتند او را از شہر بلکہ از بلاد حکومت خود بدر باید کرد زیرا چہ صورت اخراج کہ الاخراج اشد من القتل واقع است بنا بر بگفتۂ علما سلطان متعصب گشتہ اعتماد خاں را کہ از امراء کلاں بود برای اخراج حضرتؓ از چاپانیر باحمد آباد فرستاد چوں خان مذکور بملازمت حضرت آمدہ فرمان سلطان پیش داشت و عرض کرد کہ حکم سلطان چنیں است کہ حضرت از احمد آباد قدم سعادت جرا نمودہ بجای دیگر سکونت فرمایند جواب فرمودند فرمان بادشاہ تو مر ترا ست ہر گاہکہ فرمان بادشاہ من میشود درواں خواہم شد باز فرمودند این نادانان چہ دانند کہ بیان شریعت چیست و بیان حقایق چیست بندہ تابع شریعت مصطفیؐ است بیان شریعت میکند ہر جا کہ قدم رسولؐ بداشتند بندہ براں اثری دارد حقایق ہمچوں چیز نیست اگر بندہ حقایق بیان کند اکثر الناس لا یعلمون

حقائق کا بیان ہوتا ہے اس شہر کے حاکم کے لئے برائی درپیش ہے سلطان مذکور نے پوچھا کیا کرنا چاہیے تو کہا سید محمد کو شہر سے بلکہ اپنی حکومت کے مقامات سے نکالدینا چاہیئے اس لئے کہ اخراج کی صورت یہ ہیکہ ۔ اخراج قتل سے زیادہ سخت ہے، اس کے متعلق واقع ہے بنا بریں سلطان نے علماء کے کہنے پر متعصب ہوکر اعتماد خاں کو جو بڑے امیروں سے تھا حضرتؓ کے اخراج کے لئے چاپانیر سے احمد آباد روانہ کیا جب خان مذکور حضرتؓ کی خدمت میں آیا تو سلطان کا فرمان پیش کرکے عرض کیا کہ سلطان کا حکم ایسا ہے کہ حضرتؓ احمد آباد سے نکلکر کسی دوسری جگہ سکونت فرمائیں ۔ امامؑ نے جوابا فرمایا کہ تیرے بادشاہ کا فرمان تیرے لئے ہے جس وقت میرے بادشاہ کا فرمان ہوتا ہے چلے جاونگا پھر فرمایا یہ نادان لوگ کیا جانیں کہ شریعت کا بیان کیا ہے اور حقیقت کا بیان کیا ہے بندہ مصطفیؐ کی شریعت کی پیروی کرنے والا ہے شریعت کا بیان کرتا ہے رسولؐ نے جس جگہ قدم رکھا بندہ بھی وہیں قدم رکھتا ہے حقائق ایسی چیز ہے اگر بندہ حقائق بیان کرے تو اکثر لوگ نہیں جانتے

تحریق نخواہند شد پس ازاں حضرت بطرف نہر والہ
رواں شدند موضع ساتیبج نام قریہ کہ دراں نزول
کردہ بودند بندگیمیاں نعمتؒ امرازادۂ کلاں از
قوم بناتی بسیار سرہنگ وستمگار و خونخوار بودند
کہ اکثر مردم بدست ایشاں دادخواہ بودند روزی
پسر حبشی را قتل کردند پدرش پیش بادشاہ
دادخواہ شد بادشاہ کسان خود را با انبوہ سپاہ
مقدار ہفت صد سوار جنگ آزمودہ برائے
گرفتاری میاں مذکور فرستادہ بود چوں خبر
یافتند بابست و پنج کس مردم فرار نمودہ
رو بجانب ساتیبج نہادند پس فوج بادشاہ
تعاقب نمودہ چوں ایشاں قریب ساتیبج رسیدند
آواز بانگ نماز بگوش ایشاں رسید بایاران
خود گفتند وقت نماز پیشین شدہ است و در دل
نہایت اثر آواز موذن تغالب کردہ است
ایستادہ نماز گزاریم یاراں بعتاب گفتند کہ
ایں چہ وقت نماز است دشمن در پے است
اگر نماز مشغول شویم ماخوذ گردیم چوں دیدند کہ
یاراں فرد نمی آیند خود از اسپ

ہیں جل جائیں گے اس کے بعد حضرتؒ نہروالہ کی طرف
روانہ ہوے اور ایک قریہ میں جس کو موضع ساتیبج
کہتے ہیں ٹھیر گئے بندگیمیاں نعمتؒ جو قوم بناتی سے
بڑے امیر زادے تھے بہت چالاک ستمگار اور خونخوار
تھے اکثر لوگ ان کے ظلم سے داد خواہ تھے ایک روز
آپ نے حبشی کے لڑکے کو قتل کر دیا اس کا باپ بادشاہ
سے فریاد کیا بادشاہ نے اپنے لوگوں کو سپاہیوں کے
گروہ کے ساتھ جو جنگ آزمائے ہوے سات سو سوار
تھے میاں مذکور کی گرفتاری کے لئے روانہ کیا جب
یہ خبر انکو ملی تو پچیس رفیق آدمیوں کے ساتھ بھاگ کر
موضع ساتیبج کی طرف روانہ ہوے بادشاہ کی فوج
ان کے پیچھے آرہی تھی جب میاں مذکور اپنے ساتھیوں
کے ساتھ ساتیبج کے قریب پہنچے تو اذان کی آواز
ان کے کان میں پہنچی تو اپنے دوستوں سے کہا کہ ظہر
کی نماز کا وقت ہو گیا ہے موذن کی آواز کا اثر
دل میں بہت غلبہ کیا ہے لہذا ہم ٹھیر کر نماز پڑھتے
ہیں یاروں نے بگڑ کر کہا کہ یہ کیا نماز کا وقت ہے
دشمن در پے ہے اگر نماز میں مشغول ہوں گے تو
گرفتار ہو جائیں گے۔ جب آپ نے دیکھا کہ احباب

فرود آمده مشغول بنماز شدند ہماں زماں لشکر
ملاعین قریب رسیده ہر چند سعی معرفت می کردند
نتوانستند کہ بشناسند زیرا چہ ایشان را و اسپ
ایشاں را رنگ دیگر پیدا شده بود یا ز عقب
آں سواراں رفتند چوں از نماز فارغ شده
بطرف دیہ مذکور قدم جرا نموده کسی را پرسیدند کہ
اینجا بانگ نماز کہ گفت او جواب داد کہ یکی طائفہ
است سرگروه آں سید است کہ در مکہ
دعوی مہدیت کرده حالا بحکم بادشاه
اعتماد خاں از شہر احمد آباد بدر کرده است
از آں ہمدریں طائفہ شده بندگیمیاں نعمت رضہ
درحال بملازمت حضرتؑ رسیدند یک برادر
بر در ایستاده بودند بداں پرسیدند کہ من اراده
دیدن اقدام آنحضرتؑ داشتہ آمده ام آں
برادر بدرگاه عالی عرض نمودند حکم شد کہ
آمدن دہید چوں حاضر شدند و نظر بر ذات
حمیده صفات افتاد فرمودند کہ بیائید میاں
نعمت پر نعمت درحال افتاں و خیزاں
برپای مبارک سر نہادند حضرتؑ سر بر داشتہ

گھوڑوں سے نیچے نہیں اترتے تو خود گھوڑے سے اتر کر
نماز میں مشغول ہوگئے اسی وقت ملاعین کا لشکر
قریب پہنچا اور ان کو پہچاننے کی بہت کوشش کی
مگر نہیں پہچان سکے کیونکہ ان کا اور ان کے گھوڑے کا
رنگ بدل گیا تھا پھر ان سواروں کا پیچھا کئے جو فرار
ہوگئے تھے جب آپ نے نماز سے فارغ ہو کر موضع سانتیج
میں پہنچکر کسی سے پوچھا کہ یہاں کس نے اذان دی
اس نے جواب دیا کہ ایک جماعت ہے ان کا سردار
سید ہے جس نے مکہ معظمہ میں دعوی مہدیت کیا ہے
اب اعتماد خاں نے ان کو بادشاہ کے حکم سے شہر
احمد آباد سے نکالدیا ہے اذاں اسی جماعت میں ہوئی
حضرت بندگیمیاں نعمت رضہ اسی وقت حضرت مہدیؑ کی
ملازمت میں پہنچے امامؑ کے ایک صحابی رضہ دروازہ پر
کھڑے تھے ان سے پوچھا کہ میں آنحضرتؑ کے قدموں
کو دیکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں تو اس صحابی نے
حضرتؑ سے عرض کیا حکم ہوا کہ آنے دو جب خدمت
میں گئے اور اس ذات حمیدہ صفات پر نظر پڑی
تو حضرتؑ نے فرمایا کہ آؤ میاں نعمت پر نعمت اسی
وقت گرتے پڑتے جا کر حضرتؑ کے قدم مبارک پر سر رکھدیا

در کنار گرفتند ہماں ساعت تارک دنیا و طالب
مولی شدہ تائب گشتند جریرۂ خود را من و عن
فرانمودند کہ از من ثقیل تر گنہگار دیگر کس نباشد
چنیں گناہاں را چگونہ عفو توانم کرد فرمودند کہ
خدا تعالیٰ غفور رحیم است گناہ او با و بخشائید
وگناہ خلق پیش خلق بہ بخشائید بعد از سمع
ہذا الوعظ از بندگان حضرت رخصت شدہ سوی
خونیان خود رواں شدند چوں بخانہ ہماں حبشی
رسیدند گفتہ فرستادند کہ خونی پسر تو آمدہ است
تا خون خود ادا کند چوں بیروں آمد در میان
ایشاں حالت دیگر دید گفت تو آں نعمت
نیستی بلکہ نعمت پر نعمت شدہ آمدی اما
یکی شرط است ہر آں جای کہ تو ایں نعمت
یافتی مرا نیز بداں برسانی تا از خون پسرم
درگزرم بعد ازاں او ہمراہ شدہ بخانہای
ہر یک دعوی داران خود رفتند و گفتند کہ
قصاص خود بگیرید چوں درمیان ایشاں حالت
دیگر دیدند از دعوہای خود درگذشتند بعد
از بخانہ خود آمدہ اہل بیت خود را گفتند کہ

حضرتؑ نے ان کا سر اٹھا کر اپنی گود میں لے لیا شاہ نعمتؒ
اسی وقت تارک دنیا طالب خدا ہو کر تائب ہو گئے
اور اپنی تمام خطاؤں کو ظاہر کیا اور کہا کہ مجھ سے بڑھکر
گنہگار کوئی نہیں میں اپنے ایسے گناہوں کو کس طرح
معاف کرا سکتا ہوں حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ
خدا تعالیٰ غفور رحیم ہے خدا کے گناہ جو کئے ہو خدا
سے معاف کراؤ مخلوق کے گناہوں کو مخلوق سے
معاف کراؤ اس نصیحت کو سنکر بندگان حضرتؑ
سے رخصت ہو کر خون کا بدلہ لینے والوں کے پاس تشریف
لیگئے جب اسی حبشی کے گھر کو (جس کے لڑکے کو قتل
کئے تھے) پہنچکر کہلا بھیجا کہ تیرے لڑکے کا خونی
خون کا بدلہ ادا کرنے کیلئے آیا ہے جب حبشی باہر آیا
تو ان کی حالت کچھ اور ہی دیکھی اور کہا تو وہ نعمت
نہیں ہے (جو پہلے تھا) بلکہ اے نعمت تو نعمت سے
بھرا ہوا آیا ہے لیکن ایک شرط ہے کہ جہاں تو نے
یہ نعمت پائی ہے مجھکو بھی وہاں لیجا تا کہ میں اپنے
لڑکے کے خون کو معاف کروں اس کے بعد حبشی
آپکے ساتھ ہو گیا اور آپ ہر دعویدار کے گھر پر جاتے
اور کہتے کہ تم اپنا بدلہ مجھ سے لو جب ان لوگوں نے

پناه خدا باد من بملازمت شاه زمان میروم و
اختیار زن خود بدست او داده و از تقاضهای
خود فارغ شده راهی شدند فی الجمله
چون حضرتؑ بشهر نهرواله آمدند پیش از
داخل شدن فرمودند که از نهرواله بوی
عشق می آید وقتیکه درون در آمدند
فرمودند که نهرواله معدن مومنان است
بندگی میاں نعمتؓ در شهر نهرواله بملازمت
حضرتؑ رسیدند در آنجا کارخیر حضرت
بی بی ملکانؓ که او شان نیز از قوم بنبانی
بودند شد و پدر بی بیؓ صاحب سجاده
وفات یافته بودند روزی میراں سید محمودؓ
بحضرت میراں علیہ السلام عرض کردند که
کسی از شکم مادر طالب حق است و دیگر
کس تارک دنیا شده طالب مولی باشد
مراتب ایشاں چونست فرمودند که بسیار
فرق است همچوں زمین و آسمان ده در دنیا
و هفتاد در آخرت بانقدر که بگذارد همانقدر
خواهد گرفت بعدهٔ میراں سید محمودؓ کمر بسته

آپ کی حالت دگرگوں دیکھی تو اپنے دعووں سے
باز آئے اس کے بعد آپ اپنے گھر تشریف لیجاکر
گھروالوں سے کہا کہ خدا کی پناہ رہے اور میں شاہ زماں
یعنے امامؑ کی ملازمت میں جاتا ہوں اور اپنی عورت کا
اختیار اس کے ہاتھ میں دیکر اور اپنے دوسرے تقاضوں
سے فارغ ہوکر امامؑ کی خدمت میں روانہ ہوے حاصل
کلام حضرت مہدیؑ شہر نہروالہ میں تشریف لائے
اور شہر میں داخل ہونے سے پہلے فرمایا کہ نہروالہ سے
عشق کی بو آتی ہے جب شہر میں داخل ہوئے تو فرمایا
کہ نہروالہ مومنوں کا معدن ہے بندگی میاں نعمتؓ
شہر نہروالہ میں حضرتؑ کی خدمت میں پہنچے وہاں حضرت
بی بی ملکانؓ کہ وہ بھی بنبانی قوم سے تھیں اور بی بیؓ
کے والد صاحب سجادہ تھے وفات پاچکے تھے ایک
روز میراں سید محمودؓ نے حضرت مہدیؑ سے عرض کیا کہ کوئی
شخص بچپن سے اللہ کا طالب ہے اور دوسرا تارک
دنیا ہوکر طالب خدا ہوا ہے ان دونوں کے مراتب
میں کیا فرق ہے تو امامؑ نے فرمایا زمین و آسمان کی
طرح بہت فرق ہے دس دنیا میں چھوڑیگا تو ستر
آخرت میں پائیگا جس قدر چھوڑیگا اسی قدر پائیگا

بسلاح تمام پیش آمدند کہ رخصت شدہ
سوار شوند دراں وقت حضرتؑ برای نماز پیشین
وضو می ساختند بعجز عرضہ رخصت کردہ فرمودند
کہ پناہ خدا باد ہر جا کہ باشید با یاد حق باشید
بر خدا آسان نیست بزودی باز ملاقات روزی
گرداند پای بوسی کردہ بطرف چانپانیر
رواں شدند چوں قریب شہر مذکور رسیدند
میاں سید عثمان امرای کلاں کہ بحضرت میراںؑ
تلقین بودند باوشاں خبر شد کہ میراں سید محمودؓ
قدوم مسعود فرمودہ اند دواں آمدہ ہمہ اسباب
احتیاج مہیا و بودند وکالت تمام کردہ بسلطان
محمود گفتند کہ میراں سید محمودؓ آمدہ اند بادشاہ
اعتماد الملک و عظمت الملک را فرستادہ طلب
نمود و بعد از ملاقات بسیار مسرور شدہ
منصب چہل ہزار اشرفی و از بعضے شصت ہزار
اشرفی بداد دو سال آنجا بودند کہ خدائی
خویش با دختر سید عثمان مذکور نمودند و قصہ
آں بود کہ میراں سید محمودؓ را حضرت میراں علیہ السلام
برای خدمت یک خدمتگار نام خوبکلاں دادہ بودند

اس کے بعد میراں سید محمودؓ کمر باندھکر مسلح ہوکر اجازت
کے بعد سوار ہونے کے لئے حضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے
اس وقت حضرتؑ نماز ظہر کیلئے وضو فرما رہے تھے رخصت
کا معروضہ پیش کرنے سے پہلے فرمایا کہ خدا کی پناہ رہے
جس جگہ رہو یاد خدا میں رہو خدا پر آسان ہے کہ پھر
ملاقات روزی کرے پس ثانی مہدیؓ حضرتؑ کی قدمبوسی
کرکے چاپانیر کی طرف روانہ ہوئے جب شہر مذکور کے
قریب پہنچے تو میاں سید عثمان جو بڑے امیروں سے
تھے اور حضرت مہدیؑ سے تربیت بھی ہوئے تھے انکو
خبر پہنچی کہ میراں سید محمودؓ تشریف لائے ہیں تو دوڑے
ہوئے آکر تمام ضروری اسباب مہیا کر دیئے اور کامل
وکالت کرکے سلطان محمود سے کہا کہ میراں سید محمودؓ
آئے ہیں۔ بادشاہ نے اعتماد الملک اور عظمت الملک
کو بھیجکر بلوایا اور ملاقات کے بعد بہت خوش ہوکر
چالیس ہزار اشرفی کی منصب اور بعض کی روایت میں
ساٹھ ہزار اشرفی کی منصب دیا حضرتؓ دو سال وہاں
تھے اور اپنا عقد سید عثمان کی لڑکی سے کیا اس کا قصہ
یہ ہے کہ میراں سید محمودؓ کو حضرت مہدیؑ نے خدمت کیلئے
ایک خدمتگار مسماۃ خوبکلاں دیا تھا وہ ایسی

او چنان عاشق بود تا وقتیکه میرانسید محمودؓ در نظرش بودی قرار گرفتی و چون از نظر دور بودی بیقرار شدی روزی حضرت میرانؑ همه مهاجرانؓ را همراه میرانسید محمودؓ داده بجانب مولانا عبدالواحد زیدؓ در احمد آباد فرستاده بودند که اوشان با حضرتؑ همیشه التماس میکردند که حضرت مرا بنوازند بنا برآن بسعی بلیغ اوشان فرستاده بودند آنزمان خوبملانؓ پرسید که خدام کدام وقت باز آیند میران سید محمودؓ فرمودند که انشاء الله تعالیٰ بعد از نماز عشا خواهم آمد عبدالواحد دران شب همه را بداشتند خوبملان چون دید که بوقت نیامدند از فراق عشق آن بغزود جان بحق سپرد حضرت میرانؑ او را مژدهٔ ایمان عطا فرمودند چون فردا میرانسید محمودؓ آمده دیدند جان بحق سپرده بهت بسیار دلگیر شده بعد از مدتی چون دو چاپا نیر آمدند خواستند که کار خیر بکنند سید عثمان جهد نموده کار خیر با دختر خود که نام بی بی کدبانورضؓ بود کرده دادند بی بی کدبانو را گفتند که ما هر دو مرد و زن غلام و کنیزک حضرت میرانعلیه السلام

عاشق تھی جبتک میرانسید محمودؓ اس کی نظر کے سامنے رہتے قرار پاتی اور جب نظر سے دور ہوتے بے قرار ہوجاتی ایک روز حضرت مہدیؑ نے تمام مہاجرینؓ کو میرانسید محمودؓ کے ہمراہ احمد آباد میں مولانا عبدالواحدؓ کے مکان کو روانہ فرمایا تھا کیونکہ مولانا حضرتؑ سے ہمیشہ التماس کرتے تھے کہ حضرتؑ مجھکو سرفراز کریں بنا براں ان کی بہت کوشش کی وجہ سے روانہ فرمایا تھا اس وقت خوبملانؓ نے پوچھا کہ آقا کس وقت واپس ہوں گے میرانسید محمودؓ نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالےٰ عشاء کی نماز کے بعد آوں گا عبدالواحد نے اس رات میں سب کو روک لیا جب خوبملانؓ نے دیکھا کہ حضرتؓ وقت پر نہیں آئے تو جدائی سے ان کا عشق بڑھ گیا اور اپنی جان حق کے حوالہ کی حضرت مہدیؑ نے ان کو ایمان کی بشارت عطا فرمائی جب دوسرے روز میرانسید محمودؓ نے آکر دیکھا کہ جان حق کے حوالہ کی تو بہت رنجیدہ ہوئے اور ایک عرصہ کے بعد جو چاپانیر آئے تو عقد کرنا چاہا سید عثمان نے بہت کوشش کر کے اپنی لڑکی مسماۃ بی بی کدبانورضؓ سے عقد کر دیا اور بی بی کدبانوؓ سے کہا کہ ہم دونو مرد اور عورت حضرت مہدیؑ

هستم وترا برای وضو کنانیدن حضرت میرانسید محمودؓ
دادم چون از تو رو گردانند فی الحال برخیزی
پیش خدمت استاده باشی وگرنه روی تو نخواهیم
دید چون جلوه شد وروی عروس بدیدند
خوبصورت نبودند لقلب محزون اعراض نمودند
بی بی مذکور حسب وصیت پدر و مادر فی الحال
بخدمت ایستاده شدند میرانسید محمودؓ پرسیدند
این چیست عرض کردند که ابوین مرا بخدمت وابسته
کردانند مارا با خدمتگاری کار است همدرین اثنا از
حضرت جل وعلا هاتف رسید که این زن نیکو
است برگیر برگرفتند ومحبت میان
شوهر وزن بسیار بفزود که همچون میان
یکدیگر عاشق ومعشوق باشند مفارقت
میرانسید محمودؓ با حضرت امامؑ دو نیم سال شده بود
حضرت میرانؑ در شهر نهرواله پانزده ماه اقامت
فرمودند چون شهرت فضل وکمالات آنحضرتؑ
نهایت شد که چنین ولی کامل بعد از نبیؐ
نیامده است وبسیاری از مشائخان طریقت
وعلماء شریعت رو با طاعت آنحضرتؑ آوردند

کے غلام اور لونڈی ہیں۔ اور تجھکو حضرت میرانسید محمودؓ
کو وضو کرانے کے لئے دئے ہیں جب حضرتؓ تجھ سے
منہ پھیر لیں تو تو اسی وقت اٹھ اور خدمت کیلئے
سامنے کھڑی ہو جا وگرنہ ہم تیرا منہ نہیں دیکھیں گے
جب جلوہ ہوا اور حضرتؓ نے دلہن کا منہ دیکھا تو
خوبصورت نہ تھیں غمگین ہو کر منہ پلٹا لئے بی بی مذکورؓ
ماں باپ کی وصیت کے موافق اسی وقت خدمت
کے لئے کھڑی ہو گئیں میرانسید محمودؓ نے پوچھا کہ یہ
کیا ہے تو عرض کیں کہ والدین نے مجھکو خدمت کیلئے
مقرر کیا ہے ہمکو خدمت کرنے سے کام ہے اسی
اثنا میں اللہ تعالیٰ کیطرف سے آواز آئی کہ یہ عورت
نیک ہے نزدیک لے نزدیک لئے اور زن و شوہر
کے درمیان بہت محبت بڑھ گئی آپس میں عاشق و
معشوق کے مانند ہو گئے۔ میرانسید محمودؓ حضرت
مہدیؑ سے جدا ہو کر ڈھائی سال ہو گئے تھے اور
حضرتؑ نے شہر نہروالہ میں پندرہ مہینے اقامت فرمائی
جب آنحضرتؑ کے فضل و کمالات کی نہایت شہرت
ہو گئی کہ آپکے جیسا ولی کامل نبیؐ کے بعد کوئی نہیں
آیا تو بہت سے مشائخان طریقت اور علماء شریعت

ومعتقد گشتند مثل میاں یوسف سہیت علما
باللہ استاد شریعت و پیر طریقت و سر
حقیقت باوجود رعایت شریعت در تمام
گجرات مشہور بودند کہ مثل ایشاں علم و عمل
درمیان کس نباشد عرض کردند کہ میرانجی
بطریق عتاب ہاتف میشود کہ سید محمد را
مہدی موعود کردیم تصدیق او بکن فرمودند
ہمچنان است اما تعلق بوقت رسیدن
است گفتند خوند کار دعوی بکنند انشاء اللہ
من حجت مہدیت حضرت خواہم داد فرمودند
از کجا بدہید گفتند خدا تعالیٰ دل مرا چناں
کشودہ است کہ از ہمہ کتبہا و از ہمہ خبرہا
بلکہ از ہمہ اوراق مہدیت میراںؑ ثابت
خواہم کرد فرمودند غیر جیو کسی حجت نتواں داد
مگر بر دعوی او خدا تعالیٰ قادر است او
حجت خواہد داد عرض کردند کہ بندہ
مہر ولایت برکتف یمین حضرت دیدہ است
حمل کردن نتواند در مجمع خلائق آغاز خواہم کرد
کہ میراں سید محمد مہدی موعود ہستند

نے آپ کی اطاعت قبول کرلی اور معتقد ہوگئے مثلاً
میاں یوسف سہیتؓ جو عالم باللہ استاد شریعت پیر طریقت
اور شریعت کی رعایت کے باوجود سر حقیقت تھے
اور تمام شہر گجرات میں مشہور تھے کہ ان کے جیسا علم و عمل
میں کوئی نہیں انھوں نے امامؑ سے عرض کیا میرانجی مجھ
غیب سے بطریق عتاب آواز آتی ہے کہ ہم نے سید محمد کو
مہدی موعود کیا ہے اس کی تصدیق کر حضرتؑ نے فرمایا
ایسا ہی ہے لیکن اس کا تعلق وقت پہنچنے سے ہے۔
کہا خوندکار دعوی کریں انشاء اللہ تعالیٰ میں حضرت
کی مہدیت کی حجت دونگا۔ امامؑ نے فرمایا کہاں سے
حجت دوگے۔ میاں یوسف سہیتؓ نے کہا خدا تعالیٰ
نے میرا دل ایسا کھولدیا ہے کہ تمام کتابوں (توریت
زبور انجیل اور فرقان) اور تمام خبروں (تمام حدیثوں)
بلکہ تمام اوراق (بزرگوں کی کتابوں کے تمام اوراق)
سے مہدیؑ کی مہدیت ثابت کردونگا۔ امامؑ نے فرمایا
خیر جی کوئی شخص حجت نہیں دیسکتا مگر مہدی کے
دعوی پر خدا تعالیٰ قادر ہے وہی حجت دیگا۔ عرض کیا
کہ بندہ نے حضرتؑ کے سیدھے مونڈھے پر مہر ولایت
دیکھی ہے برداشت نہیں کرسکتا مجمع خلائق میں کہنا

فرمودند زبان شما خدا تعالیٰ بند خواہد داشت
فی الحال زبان بستہ شد و حال عشق چناں
غالب آمد کہ در چند مدت جان بحق سپردند
وسبب دیدن مہر ولایت میاں مذکور
آنست کہ روزی عرض رسانیدند کہ بندہ
را بعتاب ہاتف میشود کہ سید محمد را مہدی موعود
کردیم ویرا تصدیق کن گواہ باشند کہ بندہ
تصدیق مہدیت خوندکار میکند ہیچ شک و
شبہ در مہدیت حضرت نماندہ مگر یک
آرزو است کہ مہر ولایت بہ بینم قال اولم
تؤمن قال بلیٰ ولکن لیطمئن قلبی (پ ۳ رکوع ۳)
پس حضرت جامۂ شریف خود دور کردہ مہر
ولایت بنمودند چونکہ دیدند حال غالب آمد
بجوشش عشق مقالات بالا مذکور شروع
کردہ جان بحق دادند بعد ذالک چوں حضرت
در شہر نہروالہ تشریف آوردند شاہ
رکن الدین مجذوب کامل بودند گفتند
حصار شریعت می آید جامہ بیارید مرداں
تعجب دار شدند کہ گاہی جامہ نمی داشتند

شروع کردیا تھا کہ میراں سید محمد مہدی موعودؑ ہیں۔ امامؑ
نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ تمہاری زبان بند کر دیگا اسی
وقت ان کی زبان بند ہوگئی اور عشق کا حال ایسا
غالب ہوا کہ تھوڑی مدت میں وصال ہوگیا میاں مذکور
نے امامؑ کی مہر ولایت جو دیکھی اس کا سبب یہ ہے کہ
ایک روز انھوں نے امامؑ سے عرض کیا کہ بندہ کو غیب
بعتاب آواز آتی ہے کہ سید محمد کو ہم نے مہدی موعود
کیا ہے اسکی تصدیق کر لہذا آپ گواہ رہیں کہ بندہ
خوندکار کی مہدیت کی تصدیق کرتا ہے حضرتؑ کی مہدیت
میں کچھ شک و شبہ نہیں رہا مگر ایک آرزو ہے کہ
مہر ولایت دیکھوں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ سے
فرمایا کہ ہم مردہ کو جوزندہ کرتے ہیں کیا تو ایمان نہیں لایا
تو عرض کیا کہ ہاں ولیکن میں اپنے دل کا اطمینان چاہتا
ہوں پس حضرتؑ نے اپنا لباس مبارک نکال کر
مہر ولایت دکھائی دیکھتے ہی ان کا حال غالب ہوا
جوش عشق سے انھوں نے مذکورۂ بالا باتیں شروع
کیں اور اپنی جان خدا کے حوالے کی اس کے بعد
جب حضرتؑ شہر نہروالہ تشریف لیگئے تو شاہ رکن الدین
کامل مجذوب تھے کہا کہ شریعت کا حصار آرہا ہے

امروز چگونہ جامہ طلبیدند مردم ہمدریں
تعجب بودند کہ شاہ مذکور از تن کسی رواکشیدہ
بر خود بستہ پیش حضرت امام علیہ السلام چند
قدم استقبال کردند چوں بنظر شاہ دوراں
منظور شدند کلہ بر زمین نہادہ گفتند
اے حضرت معلوم باد کہ بندہ از گروہ خدام
است ہیچ بدیشاں التفات نکردہ
پیشتر شدند کسی گفت کہ ایں خانہ ملا
معین الدین استاد شہر است ایستادہ
اعلام نمودند او بر دیوار سوار شدہ گویانید کہ
ملا ہمیں زماں سوار شدہ اند درون خانہ
نیستند فرمودند بر ہمچوں مرکب سوار شدہ
اند کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید پیشتر شدہ
در مسجدے کہ خالی بود وثاق خود گرفتند
بعد ازاں ملا مذکور با پسر خود ضیافت فرستاد
و عذر خواست کہ خود در خانہ نبودم ایں را قبول
فرمایند بداں ہیچ جواب ندادند و قبول نکردند
و بعد ازاں شاہ رکن الدین نان و موزہا بحضرت
ارسال داشتند میاں بابن خواستند کہ

کپڑے لاؤ۔ لوگ متعجب ہوئے کہ کبھی کپڑے نہیں پہنتے
تھے آج کس لئے کپڑے طلب کر رہے ہیں لوگ اسی
تعجب میں تھے کہ شاہ مذکور نے کسی کے جسم سے چادر
کھینچ کر خود باندھ لی اور حضرت امامؑ کے سامنے چند قدم
استقبال کے لئے گئے جب شاہ دوراں (مہدیؑ)
کی نظر میں منظور ہوئے تو کلاہ زمین پر رکھ کر کہا اے
حضرت معلوم ہو کہ بندہ آپ کے گروہ سے ہے لیکن امامؑ
ان کی طرف توجہ نہ کر کے آگے بڑھ گئے کسی نے کہا
یہ گھر ملا معین الدین کا ہے جو شہر کا استاد ہے امامؑ
نے کھڑے ہو کر اطلاع کروایا اور ملا دیوار پر سوار
ہو کر کہلایا کہ ملا اس وقت سوار ہو گیا ہے گھر میں
نہیں ہے۔ امامؑ نے فرمایا کہ ایسے مرکب پر سوار ہے
کہ ہرگز منزل کو نہیں پہنچیگا یہ فرما کر آگے بڑھے اور
ایک خالی مسجد میں قیام فرمایا اس کے بعد ملا مذکور نے
اپنے لڑکے کے ذریعے کھانا بھیجا اور عذر چاہا کہ
خود گھر میں نہیں تھا لہذا اسکو قبول فرمائیں۔ امامؑ
نے اسکا جواب کچھ نہیں دیا اور کھانا قبول نہیں کیا
اس کے بعد شاہ رکن الدینؒ نے نان اور موز حضرت
کے پاس روانہ فرمائے۔ میاں بابن مہاجرؓ نے گن کر

شمرده قسمت کنند فرمودند که شاه رکن الدین
قسمت کرده فرستاده اند دو موز و یک نان هر کس
بدهید همون نوع بدادند هر کس را برابر رسیدند
من بعد علمایان از روی حسد و حقد و عناد
بدرگاه سلطان محمود بجا پانیر عریضه نوشتند
سیدی را که از احمد آباد اخراج کرده بودند در
پٹن آمده خلق را از علاقهٔ پیری و مریدی گرفته
مرید خود میسازد حکم اعلام بخشند تا از ینجا هم جای
دیگر برود بنا بر عریضهٔ شان خزلهم الله
نیز مبارز الملک را برای اخراج حضرت فرمان آمد
مشارالیه فرمان مذکور در آستین داشته بیاورد
فرمودند اچھے جی اچھے ملک مذکور عرض کرد که
فرمان بادشاه است فرمودند که فرمان بادشاه
تو مر تراست و فرمان بادشاه ما مراست و
نیز فرمودند که یاران هم سازی راه کنید
بمقدار طاقت خویش که فرمان خدا تعالی میشود
که قریب مدت ترا پیشتر خواهیم کرد باز فرمودند که
سفر و اقامت بنده بفرمان خدا است فاما سیاه
روئی مر اخراج کنندگان را و حاکمان را مبارز الملک

تقسیم کرنا چاہا تو امامؑ نے فرمایا شاہ رکن الدین نے کر
بھیجا ہے دو موز اور ایک نان ہر ایک کو دو اسطرح
دیئے سبکو برابر پہنچے اس کے بعد وہاں کے علماء نے
حسد کینہ اور دشمنی سے سلطان محمود کے پاس چانپانیر
میں درخواست روانہ کی کہ جس سید کو احمد آباد سے
نکالدیئے تھے پٹن میں آکر مخلوق کو پیری مریدی سے
پھر اکر اپنے مرید بناتا ہے لہذا حکم صادر فرمائیں کہ
یہاں سے دوسری جگہ چلے جائے ان کی درخواست
کی بنا پر اللہ ان کو ذلیل کرے۔ مبارز الملک کو
بھی حضرتؑ کے اخراج کے لئے سلطان کا فرمان آیا
مشارالیہ نے فرمان مذکور آستین میں رکھکر لایا امامؑ
نے فرمایا اچھے جی اچھے۔ ملک مذکور نے عرض کیا کہ
بادشاہ کا فرمان ہے امامؑ نے فرمایا کہ تیرے بادشاہ
کا فرمان تیرے لئے اور ہمارے بادشاہ کا فرمان ہمارے
لئے نیز فرمایا کہ اصحاب اپنی طاقت کے موافق راہ سفر
کی تیاری کرو کیونکہ خدا تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ
قریب میں ہم تجھکو آگے چلائیں گے پھر فرمایا کہ بندہ کا
سفر اور اقامت خدا کے فرمان سے ہے لیکن اخراج
کرنے والوں اور حاکموں کا منھ کالا ہوگا یہ بات

این سخن از زبان حضرت شنیدہ برخاست
و برفت بعدہ بندگی میانسید خوندمیرؓ عاشق
صادق شاہدی شہید مشہودی کہ ثنایش را
نہایت نے ونہ در تقریر زبان ونہ در تحریر
خامہ دوزبان گنجد چونکہ آنحضرتؓ حامل بار
امانت وولایت بودند پیشتر ملک نجن عرف
ملک برخوردار میانسید خوندمیر را گفتند کہ
چنانچہ شما می خواستید ہمچنین ذات بابرکات
آمدہ است شنیدہ بسیار منشرح روان شدند
وبملازمت عالی درجت مشرف گشتند چونکہ
نظر بر حضرت میران علیہ السلام افتاد بیہوش
شدند حضرت میرانؑ نزدیک بندگی میانؓ
آمدہ آیة اللہ نور السموات والارض تا
نور علیٰ نور خواندہ روی مبارک خود نزدیک
روی شان آوردہ ذکر خفی را دم دادند چون
بہوش باز آمدند گفتند کہ من میرانؑ را ندیدم
بلکہ خدای خود را دیدم بعدہ ملک برخوردار ہم
صحبت میرانؑ اختیار کردند پس حضرتؑ از نہروالہ
روان شدند و بہ بڑلی آمدہ مستقر ماندند القصہ

مبارز الملک حضرتؑ کی زبان سے سنتے ہی اٹھا اور
چلے گیا اس کے بعد بندگمیاں سید خوندمیرؓ عاشق صادق
معشوق ذات مطلق شہید رویت حق جنکی ثنا لانہایت
ہے نہ زبان سے تقریر میں آسکتی ہے نہ خامہ دوزبان
سے تحریر میں سما سکتی ہے چونکہ بندگمیاںؓ ولایت
کی امانت کا بار اٹھانے والے تھے پہلے ہی ملک نجن
عرف ملک برخوردار نے میانسید خوندمیرؓ کو کہلایا تھا کہ
تم جیسی ذات چاہتے ہو ویسی ہی ذات بابرکات
آئی ہے یہ سنکر بہت خوشی سے روانہ ہوے اور
حضرت مہدیؑ کی ملازمت عالی درجت سے مشرف
ہوے جوں ہی حضرت مہدیؑ پر نظر پڑی بیہوش
ہوگئے حضرتؑ نے بندگی میاںؓ کے نزدیک جاکر
آیت اللہ نور السموات والارض سے نور
علیٰ نور تک پڑھکر اپنا رخ مبارک ان کے رخ کے
پاس لیجاکر ذکر خفی کا دم دیا جب بندگمیاںؓ ہوش
میں آے تو کہا کہ میں مہدیؑ کو نہیں دیکھا بلکہ اپنے خدا کو
دیکھا اس کے بعد ملک برخوردار نے بھی حضرت مہدیؑ
کی صحبت اختیار کی پس حضرتؑ نہروالہ سے روانہ ہوے
اور بڑلی میں آکر قیام فرمایا القصہ اس سے پہلے بارہ

پیش ازیں از دوازدہ سال ہر روز بلکہ در ہمہ
ساعت فرمان حقتعالیٰ می شد کہ ترا مہدی موعود
کردیم آنحضرت کل نفی میکردندی و میگفتی کہ اے
بارخدایا اگرچہ وسوسۂ نفسانی یا وجود ماسوی اللہ
باشد بصدقۂ جدما حضرت محمد مصطفیٰ و علی مرتضیٰ رضہ
و بفضل تو مرا برہاں و از مکر اینہا باز دار بعد
ازاں فرمان بعتاب شد کہ عین حق را نفی می کنی
و نمی دانی بعدہٗ التماس نمودند کہ ای بارخدایا
من ختم ولایت محمدی را لائق نیستم سالہا ہمیں
تکرار میان عابد و معبود بود بعدہٗ فرمان
در رسید کہ ما داناتریم و ترا لائق دانستہ
خاتم ولایت محمدی گردانیدہ ایم پس بدیگر عبارت
عرض نمودند ای بارخدایا اگر مرا می آزمائی پس
از سر تا بپاے پوست بکنند اُں زندہ بردار
کناں و پارہ پارہ مقدار ذرّہ کناں اگر بلرزم
یا بلغزم بندہ تو نباشم لیکن در اظہار ایں
دعویٰ مقصود چیست چونکہ پیش ازیں ہر کہ بر
شریعت مصطفیٰ میرند از آتش دوزخ خلاص
یابند و بعد از ظہور ایں دعویٰ معقبل مومن

سال سے ہر روز بلکہ ہر ساعت امامؑ کو حقتعالیٰ کا
فرمان ہوتا تھا کہ ہم نے تجھکو مہدی موعود کیا ہے لیکن
آنحضرتؑ بالکل نفی کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اے
بارخدایا اگرچہ نفسانی وسوسہ یا ماسوی اللہ کا
وجود ہے تو ہمارے جد حضرت محمد مصطفیٰؐ اور علی مرتضیٰ رضہ
کے صدقے اور تیرے فضل سے مجھکو بچا اور انکے
مکر سے باز رکھ اسکے بعد عتاب سے فرمان ہوا کہ
تو عین حق کی نفی کرتا ہے اور نہیں جانتا ہے اسکے
بعد التماس کیا کہ اے بارخدایا میں محمدؐ کی ولایت
کو ختم کرنے کے لایق نہیں ہوں برسوں عابد و معبود
کے درمیان یہی تکرار رہی اس کے بعد فرمان خدا پہنچا
کہ ہم زیادہ جاننے والے ہیں اور ہم نے تجھکو لائق سمجھ کر
محمد کی ولایت کا خاتم بنایا ہے پس امامؑ نے دوسری
عبارت میں عرض کیا کہ اے بارخدایا اگر تو مجھکو آزماتا
ہے تو سر سے پیر تک پوست کھنچوا اور زندہ سولی دے
اور پارہ پارہ ذروں کی مقدار کر دے اگر میں لرزوں
یا لغزش کھاوں تو تیرا بندہ نہوں گا لیکن اس دعوی
موکد کے ظاہر کرنے میں تیرا مقصود کیا ہے کیونکہ اس
دعوی موکد سے پہلے جو شخص شریعت مصطفیٰؐ پر مرتا ہے

ومنکر کافر گردد و بعد بعتاب فرمان شد
الا ان القضا قد مضیٰ وان صبرت
فانت ماجور وان جزعت فانت
مهجور اگر کہلاتا ہوئے تو کہلا نہیں تو ظالموں
میں کا کرونگا بعدہٗ فرمودند حالا بندہ چہ کند بعد
از نماز ظہر در اجماع فرمودند انا المہدی
الموعود خلیفۃ اللہ وانا تابع محمد
رسول اللہ من اتبعنی فهو مومن ومن
انکر بذاتی فقد کفر و دراں حال روی
مبارک زرد و پر غم بود کہ دعوی مہدیت
خویش بامر اللہ اظہار کرد بعضی ایمان آوردند
وگفتند کما قال واللہ ما هذا بوجه
کذاب وبعضی منکر گشتند وگفتند کہ انه
لمجنون۔ وآنحضرتؑ پیش ازیں عزم سفر
داشتہ بودند بداں سبب نماز قصر
ادا می کردند دراں وقت تختگاہ بادشاہ
در شہر چاپانیر بود حضرت میرانعلیہ
السلام کتابت نوشتند واضح باد کہ مرا
تمام صحو است سکر نیست بندہ را صحت

دوزخ کی آگ سے نجات پاتا ہے اور اس دعوی مولد
کے ظاہر ہونے کے بعد قبول کیا سو وہ مومن اور انکار
کیا سو وہ کافر ہوگا۔ اس کے بعد عتاب سے فرمان خدا
ہوا کہ آگاہ ہو تحقیق کہ حکم قضا جاری ہوچکا ہے اگر
تو صبر کرے گا تو ماجور ہوگا اور اگر بے صبری کریگا تو
شرمندہ ہوگا۔ اگر کہلاتا ہوئے تو کہلا نہیں تو ظالموں
میں کا کرونگا۔ اس کے بعد امامؑ نے فرمایا اب بندہ
کیا کرے نماز ظہر کے بعد اجماع میں فرمایا میں مہدی
موعود اللہ کا خلیفہ محمد رسول اللہؐ کی پیروی کرنیوالا
ہوں جس نے میری پیروی کی وہ مومن ہے اور جس نے
میری ذات کا انکار کیا پس تحقیق کہ وہ کافر ہے اور
دعوی کے اظہار کے وقت امامؑ کا روی مبارک
زرد اور غم سے بھرا ہوا تھا کہ اپنی مہدیت کا دعوی
اللہ کے حکم سے ظاہر کیا بعضوں نے ایمان لایا اور کہا۔
جیسا کہ کہا قسم ہے خدا کی یہ جھوٹے کی صورت نہیں
اور بعضوں نے انکار کیا اور کہا کہ۔ بیشک یہ مجنون ہے
اور حضرت مہدیؑ اس سے پہلے سفر کا ارادہ رکھتے
تھے اسی لئے نماز قصر ادا کرتے تھے۔ اس وقت بادشاہ
کا پایہ تخت شہر چاپانیر تھا حضرت مہدیؑ نے سلطان کو

است زحمت نیست بندہ را عقل تمام است
ہیچ فوت نشدہ و خدا تعالیٰ روزی می رساند
تمام فقر ہم نیست و بندہ اہل و عیال
میدارد مفرد ہم نیست مع ذالک بہ فرمان
خدا تعالیٰ دعوی مہدیت اظہار کردم
و بر آں شاہد کلام اللہ و اتباع محمد رسول اللہ
آوردیم تا شمارا باید کہ تفحص کنید و گرنہ
بہر دو جہاں حاکماں سیاہ روی گردند چراکہ
بندہ بر حق باشد روی باطاعت آرید اگرچہ
بر حق نباشد تفہیم کنید و اگر تفہیم نشوم بقتل
رسانید تا معلوم باد ہر جا کہ خواہم رفت بر
حقیقت خود دعوت خواہم کرد و خلق را راہ نمایم
و یا بمدعای علمای ظاہری گمراہ خواہم ساخت
پس حاکمان آنجا و علما ہیچ جواب دادند
و گفتند میراں سید محمد ولی کامل اند در دعوت
خود و بر مدعای خویش حجت از کلام اللہ و
اتباع محمد رسول اللہ میکنند مارا با ایشاں
مقابلہ نیست پس حضرت میراںؑ چہار و نیم ماہ
راہ جواب دیدند و خبر دعوت مہدیت

مکتوب لکھا کہ واضح ہو کہ مجھکو تمام ہشیاری ہے بیہوشی
نہیں ہے۔ بندہ کو صحت ہے زحمت نہیں ہے بندے کی
عقل کامل ہے کچھ فوت نہیں ہوئی اور خدا تعالیٰ روزی
پہنچاتا ہے تمام فقر بھی نہیں۔ بندہ عورت بچے رکھتا ہے
تنہا نہیں اس کے باوجود ہم نے خدا تعالیٰ کے فرمان سے
مہدیت کا دعویٰ ظاہر کیا ہے اور اس دعوی پر گواہ
کلام اللہ اور اتباع رسول اللہؐ لائے ہیں تم کو چاہیے
کہ تحقیق کرو ورنہ دونوں جہان میں حاکموں کا منھ کالا ہوگا
اس لئے کہ بندہ حق پر ہے تو اطاعت کرو اگر حق پر نہیں
ہے تو فہمایش کرو اگر میں حق بات نہ سمجھوں تو قتل کرو
معلوم ہو کہ میں جس جگہ جاؤں گا اپنی حقیقت پر دعوت
کروں گا اور خلق کو راستہ دکھاؤں گا اور یا علماء ظاہری
کے مدعا کے لحاظ سے گمراہ کروں گا پس وہاں کے حکام
اور علماء نے اس مکتوب کا کچھ جواب نہ دیا اور کہا کہ
میراں سید محمد کامل ولی ہیں اپنی دعوت اور اپنے مدعا
پر کلام اللہ اور اتباع رسول اللہؐ سے حجت کرتے ہیں
ہم ان سے مقابلہ نہیں کر سکتے پس حضرت مہدیؑ نے
ساڑھے چار مہینے تک اپنے مکتوب کے جواب کی راہ دیکھی
اور آپ کی مہدیت کی دعوت کی خبر زیادہ مشہور ہو

اشہر و اظہر گشت علماء نہر والہ و احمد آباد
و نیز از ہر سوی برای تحقیق کردن احوال
دعوت پیش حضرت آمدند و سوالہا کردند کہ شما
خود را مہدی موعود میگوئید فرمودند بندہ
نمی گوید بلکہ فرمان حقتعالیٰ چنین می شود کہ تو
مہدی موعود ہستی و ترا امام مہدی آخر الزمان
گردانیدیم باز پرسیدند کہ نام مہدی محمد بن
عبد اللہ باشد و نام شما محمد بن سید خاں است
فرمودند خدای را بگوئید کہ پسر سید خاں را
چرا مہدی کردی خدا تعالیٰ قادر است ہرچہ
خواہد بکند باز فرمودند کہ پدر حضرت رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مشرک بود عبد اللہ
چون باشد آن سہو کاتب است در اصل
عبارت محمد عبد اللہ و مہدی ہم عبد اللہ است
باز پرسیدند کہ مہدی را تمام خلق ایمان خواہد آورد
کسی منکر نخواہد شد فرمودند مومنان ایمان آورند
یا کافران جواب دادند مومنان ایمان آورند

زیادہ ظاہر ہوگئی شہر نہر والہ احمد آباد اور ہر طرف سے
علماء دعوت کے احوال کی تحقیق کے لئے حضرت مہدیؑ
کے حضور میں آئے اور سوالات کئے کہ (۱) آپ خود کو
مہدی موعود کہلاتے ہو۔ امامؑ نے فرمایا کہ بندہ نہیں
کہتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ تو مہدی موعود
ہے اور ہم نے تجھکو امام مہدی آخر الزماں کیا ہے۔
(۲) پھر پوچھا کہ مہدی کا نام محمد بن عبد اللہ ہوگا۔
اور آپکا نام محمد بن سید خاں ہے۔ امامؑ نے فرمایا کہ
خدا سے کہو کہ سید خاں کے فرزند کو کس لئے مہدی بنایا۔
خدا تعالیٰ قادر ہے جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے۔ پھر فرمایا
کہ حضرت رسالت پناہ کا باپ مشرک تھا (بت پرست تھا)
اللہ کا بندہ کیسے ہوسکتا ہے (جہاں محمد بن عبد اللہ
لکھا ہوا ہے) وہ سہو کتابت ہے دراصل عبارت محمد
عبد اللہ اور مہدیؑ بھی عبد اللہ ہے (۳) پھر پوچھا کہ
مہدی پر تمام مخلوق ایمان لائیگی اور کوئی شخص منکر نہ ہوگا۔
امامؑ نے فرمایا کہ مومناں ایمان لائیں گے یا کافراں؟
علماء نے جواب دیا کہ مومناں ایمان لائیں گے۔ امامؑ نے فرمایا کہ مومناں

لہ۔ چنانچہ ابراہیم خلیل اللہ صلوات اللہ کا باپ آذر بت تراش تھا۔ لہ محمد اللہ کے بندے ہیں اور مہدی بھی اللہ کے بندے ہیں۔ لہ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ
والمؤمنون کل اٰمن باللہ وملئکتہ ورسلہ۔ اور سب مومن ایمان لائے اللہ اور اسکے فرشتوں اور اسکی کتابوں اور اسکے رسولوں پر (جزو ۳ رکوع ۸)

فرمودند مومناں ایمان آوردند باز علما بطریق امتحان
سوال کردند قال اللہ تعالیٰ وما تشاؤن الا
ان یشاء اللہ یعنی بندہ ہیچ نمی خواہد مگر آں کہ
خدا تعالیٰ می خواہد پس باید کہ ہرچہ بندہ میخواہد شود
وبسیار چیز نیست کہ بندہ میخواہد نمی شود فرمودند
کسیکہ در علم شریعت اندک واقف باشد
ایں سوال نکند معنی آیت انیست چنانچہ
افعال واقوال بندگان بے مشیت حقتعالیٰ
نیست باز پرسیدند کہ شما ولایت را بر نبوت
فضل میدہید فرمودند بندہ فضل میدہد یا
رسول اللہ فضل میدہند الولایۃ افضل
من النبوۃ فرمودہ اند علما گفتند کہ معنی
حدیث آنست کہ ولایت نبیؐ افضل است
از نبوت نبیؐ فرمودند من کدام وقت گفتہ ام کہ
ولایت من افضل است از نبوت نبی یا من
افضل از نبی علیہ السلام ام یا ولی را بر نبی فضل
است۔ بارے میدانید کہ معنی نبوت چیست
وولایت چیست باز پرسیدند کہ شما ایمان را زیادہ
ونقصان میگوئید قال ابوحنیفۃ الایمان

ایمان لائے (۴) پھر علما نے بطریق امتحان سوال کیا
کہ قال اللہ تعالیٰ وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ
یعنی بندہ کچھ نہیں چاہتا ہے مگر وہی جو خدا تعالیٰ چاہتا ہے
پس چاہیے کہ جو کچھ بندہ چاہتا ہے ہووے اور بہت سی
چیزیں ہیں کہ بندہ چاہتا ہے نہیں ہوتیں امامؒ نے
فرمایا کہ شریعت کے علم میں تھوڑی وقفیت رکھنے والا
بھی ایسا سوال نہیں کریگا۔ آیت کے معنی یہ ہیں کہ
بندوں کے اقوال اور افعال اللہ تعالیٰ کی مشیت کے
بغیر نہیں ہوتے (۵) علما نے پھر پوچھا کہ آپ ولایت
کو نبوت پر فضل دیتے ہو۔ امامؒ نے فرمایا کہ بندہ فضل
دیتا ہے یا رسول اللہ ﷺ نے فضل دیا ہے چنانچہ فرمایا کہ
ولایت افضل ہے نبوت سے علما نے کہا حدیث کے
معنی یہ ہیں کہ نبیؐ کی ولایت افضل ہے نبیؐ کی نبوت سے۔
امامؒ نے فرمایا میں نے کس وقت کہا ہے کہ میری ولایت
افضل ہے نبیؐ کی نبوت سے یا میں افضل ہوں نبیؐ
سے یا نبی پر ولی کو فضل ہے تم کچھ جانتے بھی ہو کہ نبوت
کے معنی کیا ہیں اور ولایت کیا ہے (۶) پھر علما نے
پوچھا کہ آپ ایمان کو بڑھتا اور گھٹتا کہتے ہو اور امام
اعظمؒ نے فرمایا ہے کہ ایمان بڑھتا اور گھٹتا نہیں۔

لا یزید ولا ینقص فرمودند قال اللہ تعالیٰ
واذا تلیت علیھم اٰیاتہ زادتھم
ایمانا و علیٰ ربھم یتوکلون وآنچہ
ابوحنیفہ گفتہ از ایمان خود خبر دادہ اند کہ ایمان
امام بمرتبۂ کمال رسیدہ بود بعد از کمال نہ
زیادہ و نہ نقصان شود باز پرسیدند کہ شما کسب را
حرام میدارید فرمودند کہ مومن را کسب حلال است مومن
باید شد و در قرآن تامل باید کرد کہ مومن کرا می گویند
باز پرسیدند کہ شما میگوئید کہ خدا ے را در دار
دنیا کہ دار الفنا است بچشم سر باید دید فرمودند
قال اللہ تعالیٰ من کان فی ھٰذہٖ اعمیٰ فھو
فی الاٰخرۃ اعمیٰ و اضل سبیلا (جزو ۱۵ رکوع ۸)
باز پرسیدند کہ قرار سنت وجماعت است آنکہ
مراد ازیں آیت دیدن در آخرت است فرمودند
کہ وعدۂ خدا مطلق است ما ہم مطلق میگوئیم
وسنت وجماعت ہم ناجائز و ناممکن در دار
دنیا نگفتہ اند کلام ایشان بخوب طریق فہم
باید کرد کہ چگونہ گفتہ اند باز پرسیدند کہ شما
آیت رجا و رحمت کمتر بیان می کنند و آیت

امامؒ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور جب ان پر پڑھی
جاتی ہیں قرآن کی آیتیں تو زیادہ کر دیتی ہیں انکے ایمان
اور وہ اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اور جو کچھ امام اعظمؒ نے
کہا ہے اپنے ایمان کی خبر دی ہے کیونکہ امام اعظمؒ کا
ایمان کامل ہو چکا تھا کمال کے بعد بڑھنا گھٹتا نہیں
(۷) پھر علماء نے پوچھا کہ آپ کسب کو حرام رکھتے ہو
امامؒ نے فرمایا کہ مومن کے لئے کسب حلال ہے مومن ہونا
چاہیئے اور قرآن میں غور کرنا چاہیئے کہ مومن کس کو کہتے
ہیں۔ (۸) پھر پوچھا کہ آپ کہتے ہو کہ دار دنیا میں جو
دار فنا ہے چشم سر سے خدا تعالیٰ کو دیکھنا چاہیئے۔
امامؒ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص اس دنیا میں
اندھا ہے وہ آخرت میں اندھا ہے اور راہ سے بہت دور
بھٹکا ہوا ہے۔ علماء نے پھر پوچھا کہ سنت وجماعت
کے علما کا اتفاق اس بات پر ہے کہ اس آیت شریف
سے مراد آخرت میں خدا کو دیکھنا ہے۔ امامؒ نے فرمایا کہ
خدا کا وعدہ مطلق ہے ہم بھی مطلق کہتے ہیں اور سنت و
جماعت نے بھی دار دنیا میں دیدار خدا کو ناجائز اور
ناممکن نہیں کہا ہے ان کے کلام کو اچھی طرح سے سمجھنا
چاہیئے کہ انھوں نے کیا کہا ہے (۹) پھر علماء نے

خوف و قہر بیشتر تا بندہ نا امید میشود فرمودند
قال الخوف من حذرك لا من غرك
باز پرسیدند کہ شما از علم خواندن منع میکنید
فرمودند بندہ تابع محمد رسول اللہ است آنچہ
محمد رسول اللہ منع نکردہ باشد بندہ چون
منع کند بندہ ذکر اللہ دوام فرض میگوید
بامر اللہ و بحکم کتاب اللہ ہر چہ مانع ذکر اللہ
است آں ممنوع است چہ علم خواندن
و کسب کردن چہ با خلق اختلاط نمودن و چہ
خوردن و چہ خفتن غفلت حرام است ہر چہ
موجب غفلت است آں حرام است باز
پرسیدند کہ کسان شما بے ادبی می کنند
از اوستاداں و پیراں برگشتہ بلکہ
از ایشاں بیزار شدہ اند و بریشاں
عیب می کنند فرمودند مسئلہ شرعی مگر
فراموش کردید در شرع چو نیست کسی
دختر را بہ عنین نکاح کردہ داد و چند روز
پوشیدہ حال بود بعد از مدتی تحقیق شد
کہ او عنین است در شرع تفریق کنند

کہا کہ آپ امید اور رحمت کی آیتیں بہت کم بیان کرتے
ہو اور خوف و قہر کی آیتیں بہت بیان کرتے ہو جس سے
بندہ نا امید ہوتا ہے امامؑ نے فرمایا آنحضرتؐ نے فرمایا ہے
کہ بھائی تیرا وہ ہے جو خدا اور رسولؐ سے ڈرایا وہ تیرا
بھائی نہیں جو دھوکے میں رکھا (۱۰) پھر علما نے پوچھا کہ
آپ علم پڑھنے سے منع کرتے ہو۔ امامؑ نے فرمایا کہ بندہ
محمد رسول اللہؐ کی پیروی کرنے والا ہے جو کچھ محمد رسول اللہ
نے منع نہیں کیا ہے بندہ کیونکر منع کرے بندہ اللہ
کے حکم اور اللہ کی کتاب کے حکم سے اللہ کے ذکر دوام کو
فرض کہتا ہے جو چیز کہ اللہ کے ذکر کو منع کرنے والی ہو
وہ ممنوع ہے کیا علم پڑھنا اور کیا کسب کرنا اور کیا
مخلوق سے دوستی کرنا کیا کھانا کیا سونا غفلت حرام ہے
جو چیز غفلت کا سبب ہے وہ بھی حرام ہے (۱۱) پھر علما نے
پوچھا کہ آپ کے لوگ بے ادبی کرتے ہیں استادوں اور
پیروں سے پھر گئے ہیں بلکہ ان سے بیزار ہو گئے ہیں۔
اور ان پر عیب لگاتے ہیں۔ امامؑ نے فرمایا کہ شاید تم
مسئلہ شرعی بھول گئے شرع میں کیونکر ہے اگر کوئی شخص
اپنی لڑکی کو عنین سے عقد کر دیا اس کے عنین ہونے کا
حال چند روز پوشیدہ رہا تھوڑی مدت کے بعد تحقیق ہوئی

یا نہ وہر کالاے کہ خرید میکنند برگمان
سلامتی اگر عیب شرعی در وظاہر شود واپس
دہد یا نہ مقصود دین از مقصود دنیا کمتر شد
کہ حاصل شود یا نشود و پیوند نباید برید و
و بیزار نباید شد و مقصد دینی از جای دیگر
طلب نباید کرد زہے طلب دین زہی طلب
دیدار خدای زہی طلب عقبی کہ یہ طلب مقصود
دنیوی تفریق و بیزاری و جدائی روا میدارند
و در حصول مقصود دین روا نمی دارند رحم
اللہ علی من انصف ولفظ بالعکس کذا
باز پرسیدند کہ با شما بحث چون توان کرد
کہ شما مقید مذہب نیستید ہرچہ
جواب میگوئید مطلقا از قرآن میگوئید
وما در قرآن تفہیم نہ ایم ما مقید
مذہب ابوحنیفہ ہستیم فرمودند کہ آرے
من بہیچ مذہب مقید نہ ام مذہب ما
کتاب اللہ واتباع رسول اللہ ست
بایں ہم قرار دہید کہ ہر کہ از مذہب
امام اعظم بیرون باشد و عامل برخلاف

کہ وہ عنین ہے تو شرع میں جدائی کرتے ہیں یا نہیں اور
جو سامان کہ بے عیب ہونے کے گمان سے خریدتے
ہیں اگر عیب شرعی ظاہر ہو جائے تو واپس دیتے ہیں
یا نہیں؟ دین کا مقصود دنیا کے مقصود سے بہت کم
ہو گیا حاصل ہو یا نہ ہو تعلق نہیں توڑنا چاہیئے اور بیزار
نہیں ہونا چاہیئے اور دین کا مقصود دوسری جگہ سے
طلب نہیں کرنا چاہیئے کیا اچھی ہے دین کی طلب کیا اچھی
خدا کے دیدار کی طلب کیا اچھی ہے آخرت کی طلب کہ
دنیوی مقصود کی طلب میں علیحدگی بیزاری اور جدائی
کو روا رکھتے ہیں اور دین کے مقصود کے حاصل ہونے
میں (علیحدگی بیزاری اور جدائی) روا نہیں رکھتے اللہ
رحم کرے اس پر جس نے انصاف کیا اور پھٹکار دے
اللہ اس کو جس نے ناانصافی کی (۱۲) پھر علماء نے پوچھا کہ
آپ سے بحث کیسے کرسکتے ہیں کیونکہ آپ مقید مذہب
نہیں رکھتے آپ جو کچھ کہتے ہو مطلق قرآن سے کہتے ہو
اور ہم قرآن نہیں سمجھ سکتے اور ہم امام اعظم کا مقید مذہب
رکھتے ہیں امام نے فرمایا ہاں میں کسی مذہب کا مقید نہیں
ہوں ہمارا مذہب اللہ کی کتاب اور رسول کی پیروی
کرنا ہے تم مقید مذہب پر ہی قائم رہو اور کہو کہ جو شخص

مذہب باشد حکم او چیست نادانان چہ دانند
معنی مذہب رفتار امام اعظم است نہ
گفتار وسنت پیغمبر عمل پیغمبر است نہ گفتار
پیغمبر تمام معاملات شرعی کہ در کتب فقہ
مسطور است گفتار پیغمبر است نہ عمل پیغمبر
مذہب امام عمل امام است کہ مشہور است
باز پرسیدند کہ شما مسلمان را کافر
میگوئید وامر میکنید کہ مومن شوید فرمودند
کہ ما کتاب اللہ پیش کردہ ایم ہر کرا کتاب
خدا کافر گوید اورا کافر گوئیم از خود چیزے
نمی گوئیم ما تابع کتاب خدا ہستیم وخلق را سوی
توحید وعبادت دعوت می کنیم وما برای
این کار از حضرت باری تعالیٰ ماموریم
وعلما مخالفت می کنند معلوم نمی شود کہ
موجب مخالفت چیست اگر از بندہ سہوی
ویا غلطی شدہ باشد برایشان فرض است
کہ اعلام نمایند واتفاق کنند تا بر کتاب
خدا عمل کردہ آید وبران دعوت کردہ شود
کما قال اللہ تعالیٰ فان تنازعتم فی شئ

امام اعظمؒ کے مذہب سے باہر ہوجاوے اور مذہب کے خلاف
عمل کرے تو اس کا حکم کیا ہے۔ نادان کیا جانتے ہیں
مذہب کے معنی امام اعظمؒ کا عمل ہے نہ کہ امامؒ کا قول اور پیغمبرؐ کی
سنت پیغمبرؐ کا عمل ہے نہ کہ پیغمبرؐ کی گفتار تمام شرعی
معاملات جو کتب فقہ میں لکھے گئے ہیں پیغمبرؐ کی گفتار ہے
نہ کہ پیغمبرؐ کا عمل امام اعظمؒ کا مذہب امامؒ کا عمل ہے جو مشہور
ہے (۳) پھر علمانے پوچھا کہ آپ مسلمان کو کافر کہتے ہو
اور مومن بننے کا حکم کرتے ہو۔ امامؒ نے فرمایا کہ ہم نے اللہ
کی کتاب کو پیش کیا ہے جس کسی کو اللہ کی کتاب کافر
کہتی ہے ہم بھی اس کو کافر کہتے ہیں خود سے کوئی بات
نہیں کہتے ہم اللہ کی کتاب کی پیروی کرنے والے ہیں اور
مخلوق کو اللہ کو ایک جاننے اور اللہ کی بزرگی کی دعوت
کرتے ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسی کام پر مامور
ہیں اور علما ہماری مخالفت جو کرتے ہیں معلوم نہیں ہوتا
کہ ان کی مخالفت کا سبب کیا ہے اگر بندہ سے سہو
یا غلطی ہوئی ہوگی تو ان پر فرض ہے کہ ہمکو آگاہ کریں
اور اتفاق کریں تاکہ اللہ کی کتاب پر عمل کیا جائے۔
اور اللہ کی کتاب پر دعوت کیجائے چنانچہ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے کہ اگر تم جھگڑ پڑو کسی امر دین میں تو رجوع کرو

فرمودند الی اللہ ای الی کتاب اللہ ہر کہ از
کتاب خدا قدم بیروں نہادہ باشد توبہ کند
واگر توبہ نکند واجب القتل است باز پرسیدند
کہ علامات مہدی آنست کہ بر دشمن شمشیر کار
نکند فرمودند کارش بر بدن است اما بر
مہدی موعودؑ قادر نشود و نتواند گشت و
د آیۃ خواندند افی اللہ شک (جزو ۱۳ رکوع ۱۲)
اگر چہ در مہدیت بندہ شک می کنید پس
در وحدانیت حق تعالیٰ ہیچ شک نیست
طلب خدای بر مرد و زن فرض عین است
ہمہ باید بعبادت خدا مشغول باشیم خدا تعالیٰ
مہدیت ایں بندہ بر شما واضح گرداند بسیار
کساں ایمان آوردند بسیار کساں از حسد و
عناد باز ماندند روزی بدست بندگیمیاں
نظامؓ کتاب بود پرسیدند چہ کتاب است
عرضکردند نزہۃ الارواح است و انیس الغربا
از دست بندگیمیاں نظامؓ گرفتہ درون خانہ
بی بی ملکانؓ رفتند بعد از چند روز ہموں کتاب
بدست بندگیمیاں نظامؓ دادہ فرمودند کہ حالا

اللہ کی طرف یعنی رجوع کرو اللہ کی کتاب کیطرف جو
جو شخص اللہ کی کتاب سے قدم باہر رکھا تو توبہ کرے اور اگر
توبہ نہیں کرتا ہے تو واجب القتل ہے۔ (۱۴) پھر علمانے
پوچھا کہ مہدیؑ کی علامات سے یہ ہے کہ مہدیؑ پر شمشیر
کام نہ کرے۔ امامؑ نے فرمایا کہ شمشیر کا کام کاٹنے کا ہے
لیکن شمشیر مہدی موعودؑ پر قادر نہ ہوگی اور نفاذ نہیں
ہوسکتی اور یہ آیت پڑھی افی اللہ شک (کیا
اللہ میں شک ہے) اگر چہ بندہ کی مہدیت میں شک
کرتے ہو تو اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے میں تو شک نہیں ہے
ہر مرد و زن پر اللہ کی طلب فرض عین ہے آؤ اللہ کی
بندگی میں مشغول ہوجائیں گے اللہ تعالیٰ اس بندہ
کی مہدیت کو تم پر ظاہر کردیگا۔ بہت لوگ ایمان لائے
اور بہت لوگ حسد اور دشمنی سے ایمان لانے سے باز
رہے۔ ایک روز بندگیمیاں نظامؓ کے ہاتھ میں کتاب
تھی امامؑ نے پوچھا کیا کتاب ہے تو عرض کیا
نزہۃ الارواح اور انیس الغربا ہے حضرتؑ شاہ نظامؓ
کے ہاتھ سے کتابیں لیکر بی بی ملکانؓ کے گھر چلے گئے
چند روز کے بعد وہی کتاب بندگیمیاں نظامؓ کے ہاتھ میں
دیکر فرمایا کہ اب اپنے احوال کو اس کتاب کے موافق کرو

احوال خود باین کتاب موافق بنمائید گفتند میرانجی بصدقۂ خوندکار ازیں بیشتر حال بندہ است حالا بموافقت احوال خود باین ہیچ حاجت نیست بعدہٗ مصحف خود کشادہ بدست بندگیمیاں نظام رضی دادہ فرمودند کہ بخوانید گفتند بندہ از قرآن ہیچ نخواندہ است فرمودند اول ما می خوانیم شما پس ما بخوانید اول حضرت میرانؑ می خواندند پس میاں مذکور خواندہ آمدند درانوقت یکی مہاجر نام میاں الہدادیا برای عرض معاملہ خود بیامدند چوں بنظر مبارک منظور شدند زجر کردند کہ ہمونجا باشید اوشاں سرنگوں کردہ بازگشتند تا وقت نماز پیشیں تمام ختم کلام اللہ شد وہماں قرآن گزرانیدند بعد از ادا نماز ظہر فرمودند میاں الہدادیا شما آنزمانکہ آمدہ بودید آں زماں حقتعالی بندہ خویش را تعلیم کلام خود خویش کردہ بود اگر آنساعت شما بیشتر قدم بداشتی سوختہ گشتی چوں چہار و نیم ماہ راہ جواب مکتوب سلطان محمود بدیدند بعدہٗ فرمان حضرت صمدیت در رسید کہ اے سید محمد پیشتر شو کہ در ہند نقصان علم است و در خراسان

کہا میرانجی خوندکار کے صدقے سے بندہ کا حال اس سے بڑھکر ہے اب اپنے احوال کو اس کتاب کے موافق کرنیکی ضرورت نہیں اس کے بعد امامؑ اپنا قرآن شریف کھولکر بندگیمیاں نظام رضی کے ہاتھ میں دیکر فرمایا کہ پڑھو شاہ نظامؓ نے کہا بندہ قرآن سے کچھ نہیں پڑھا ہے۔ امامؑ نے فرمایا کہ پہلے ہم پڑھتے ہیں ہمارے بعد تم پڑھو۔ پہلے حضرت پڑھتے تھے بعد میاں مذکور پڑھتے تھے۔ اس وقت ایک مہاجر مہدیؑ جن کا نام میاں الہدادیا تھا اپنے معاملہ کو عرض کرنے کے لئے آئے امامؑ کی نظر مبارک پڑتے ہی دہمکی دیکر فرمایا کہ وہیں ٹھیرو تو وہ سر جھکاکر واپس ہوگئے ظہر کی نماز کے وقت تک قرآن شریف ختم ہوگیا اور وہی قرآن شاہ نظامؓ نے امامؑ کو دیدیا۔ ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد امامؑ نے فرمایا میاں الہدادیا تم جس وقت آرہے تھے اس وقت اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کو اپنے کلام کی تعلیم دیرہا تھا اگر اس وقت تم قدم آگے بڑھاتے تو جل جاتے چونکہ امامؑ نے ساڑھے چار مہینے سلطان محمود کی جانب سے اپنے مکتوب کا جواب آنیکی راہ دیکھی اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا فرمان پہنچا کہ اے سید محمد آگے بڑھو کیونکہ ہند میں علم کا نقصان ہے اور خراسان میں علم تمام ہے ہم وہاں تیری

علم تمام است آنجا ہیچ توخواہیم داد بعد ازاں جا
پیشتر شدند تا کہ بجالور رسیدند درانجا میاں
شیخ محمد کبیر ومیاں یوسف ومیاں عبد اللہ
ومیاں جمال ومیاں کمال ومیاں اشرف
تارک دنیا وطالب مولیٰ شدہ ہمراہ آنحضرتؑ
شدند چوں از جالور پیشتر شدند درمیان راہ
سید الشہداء بندگی میاں سید خوندمیرؓ برای قضای
حاجت اندک پس ماندہ بودند درانحال حضرت
میرانؑ پس پشت نظر نہ فرمودہ پیشتر شدند و
پیش ازاں وپس ازیں ہر جا کہ آنحضرتؑ میرفتند
غم پسماندگان نداشتند برای آنکہ ہر کجا کہ میرفتی
وہرچہ میکردی بفرمان خدا تعالیٰ بے پردہ روبروی
شدی ازاں سبب التفات ہیچ کس نکردے
کسی گفت کہ میرانجی ایں راہ کہنہ شدہ است بلکہ
بسبب خرابات گم شدہ کسی بایں راہ نمی رود برائے
آنکہ ماراں وشیراں وابتلاء دیگر ہم بسیار است
فرمودند کہ بندہ مامور براہ قدیم رفتن شدہ است
وہمہ مارہا وشیرہا باما عہد بستہ اند ازیں شاں مزاحمت
نخواہد شد بندگی میاں سید خوندمیرؓ کہ پسماندہ

دعوت کی راہ راست دکھائیں گے اس کے بعد امامؑ
آگے بڑھے یہانتک کہ جالور پہنچے وہاں میاں شیخ
محمد کبیر میاں یوسف میاں عبداللہ میاں جمال میاں
کمال اور میاں اشرف تارک دنیا طالب خدا ہوکر
حضرت مہدیؑ کے ہمراہ ہوگئے جب جالور سے آگے
بڑھے راستہ میں بندگیمیاں سید خوندمیرؓ قضائے حاجت
کے لئے تھوڑی دیر پیچھے رہ گئے تھے اس وقت حضرت
مہدیؑ پیچھے نظر نہ فرماکر آگے بڑھ گئے اس سے پہلے اور
اس کے بعد جس جگہ آنحضرتؑ تشریف لیجاتے پیچھے آنیوالوں
کا غم نہیں رکھتے تھے اس لئے کہ حضرت مہدیؑ جہاں کہیں
جاتے اور جو کچھ کام کرتے بے پردہ روبرو فرمان خدا سے
جاتے اور کام کرتے تھے اسی سبب سے کسی کی طرف توجہ نہیں
کرتے تھے کسی نے کہا میرانجی یہ راستہ پرانا ہوگیا ہے بلکہ
ویران ہونے کے سبب سے راستہ مٹ گیا ہے کوئی شخص
اس راستہ سے نہیں جاتا اس لئے کہ اس راستہ میں سانپوں
اور شیروں کے سوا اور دوسرے بہت بلیات ہیں
امامؑ نے فرمایا کہ بندہ قدیم راستہ پر چلنے کے لئے اللہ تعالیٰ
کی طرف سے مامور ہے اور تمام سانپوں اور شیروں نے
ہم سے عہد کیا ہے کہ ان سے زحمت نہیں ہوگی بندگیمیاں

بودند در راہ متفکر شدہ راہ نمی یافتند ناگاہ
مردی کبش فربہ بر پشت برداشتہ
آوردہ گفت کہ بخورید ایشاں از دو سہ روز
ہیچ نخوردہ بودند و ہمدرانجا درختی افروختہ و
آوندی پر از نمک یافتند و نیز سہ کس ہمراہ
بودند آں گوسفند را تمام خوردند و آں شخصیکہ
گوسفند آوردہ بود گفتہ رفت کہ ایں راہ قافلہ
شما است ہموں راہ رواں شدند و نیز راہ بدرازی
گیاہ گم کردند پس از انجا آواز شروع شد کہ
ھٰذا المھدی الموعود خلیفۃ الرحمٰن
بیاں آواز بمیراں علیہ السلام رسید ہمچناں
روزی بندگمیاں نظامؓ دختر خود بی بی نور اللہ
را کہ شیرخوارہ بود بر شاخ درختی بہ جھولی آویختہ
باستغراق حق ہمانجا گذاشتہ ہمراہ حضرتؑ سوار
شدند بعد قطع دو سہ فرسخ حضرت میراںؑ یاد
دہانیدند کہ رفیق شما کجا است گفتند کہ شاید
ہمونجا بماند فرمودند خدا محافظت کردہ است
بروید و بیارید چوں آنجا آمدہ دیدند کہ شیر کلاں
زیر آں درخت نشستہ است ایشاں را دیدہ

سید خوندمیرؓ جو پیچھے رہ گئے تھے راستہ میں متفکر ہوکر
راستہ نہیں پاتے تھے یکایک ایک مرد نے ایک موٹا بکرا
پیٹھ پر اٹھایا ہوا لاکر کہا کہ کھائیے انہوں نے دو تین
دن سے کچھ بھی نہیں کھایا تھا اسی جگہ ایک سلگا ہوا
جھاڑ اور ایک برتن نمک سے بھرا ہوا پایا اور نیز تین
اصحاب جو حضرتؓ کے ہمراہ تھے اس بکرے کو تمام کھائے
اور بکرا لانیوالا شخص کہکر گیا کہ یہ تمہارے قافلہ کا راستہ ہے
اسی راستہ پر روانہ ہوئے اور نیز گھاس بڑھ جانیکی
وجہ سے راستہ بھول گئے پس وہاں سے آواز شروع
ہوئی کہ یہ مہدی موعود رحمٰن کا خلیفہ ہے اس آواز پر
حضرت مہدیؑ کے پاس پہنچے۔ اسی طرح ایک روز بندگی
میاں نظامؓ اپنی لڑکی بی بی نور اللہ کو جو شیرخوارہ تھیں
ایک جھاڑ کی ڈالی سے جھولی لٹکا کر حق کی محویت میں
وہیں چھوڑ کر حضرت کے ہمراہ سوار ہوگئے اور تین چار
کوس چلے گئے حضرت مہدی علیہ السلام نے شاہ نظامؓ
کو یاد دلایا کہ تمہارا رفیق کہاں ہے کہا کہ شاید اسی
جگہ پر ہوا امامؑ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے حفاظت کی ہے
جاکر لاؤ جب وہاں پہنچے تو دیکھا کہ ایک بڑا شیر اس جھاڑ
کے نیچے بیٹھا ہوا ہے آپ کو دیکھکر سر جھکایا ہوا چلے گیا

وسر نگوں کردہ رفت بی بی نور اللہ را گرفتہ
رواں شدند و راہ گم کردند ہموں سنوال آواز
شنیدہ بخدمت حضرت میرانعلیہ السلام رسیدند

نقلست کہ روزی بندگی میاں دلاورؓ حضرت
میراںؑ را وضو میکنانیدند عرض کردند کہ میرانجی
ہمہ قطرات ریش مبارک میگویند کہ ہذا مہدی موعود
ہذا خلیفۃ الرحمن حضرتؑ فرمودند ہر جا کہ بندہ میگرد
ہمہ مخلوقات بلکہ ذرہ و ذرات کائنات ہمیگویند
فاما گوش ہوش می باید چنانچہ مرشمار است بعدہ
بشہر ناگور رسیدند شہرت و غوغای عام شد کہ
مہدی موعودؑ بیامد میاں ملکجیو از قوم مغل کہ
حاکم آنجا بودند با جمیع علما رآں شہر بجہت دریافت
و ثبوت مہدیت بخدمت آنحضرتؑ آمدند چوں
منظور نظر مبارک شدند از اسپ فرود آمدند بحالی
افتاں و خیزاں دواں آمدہ برپای مبارک
افتادند حضرتؑ دست میاں ملکجیو گرفتہ استادہ
کردہ فرمودند بیا سید شہزادہ لاہوت بعدہ نزدیکا
گرفتند پس ایشاں ہمہ بحث و تکرار کہ در دل
داشتند فراموش کردہ عرض کردند کہ خوندکار مرا

اور آپ بی بی نور اللہ کو لیکر روانہ ہوے اور راستہ
بھول گئے اسی طرح آواز (یہ مہدی موعود رحمن کا خلیفہ
ہے کی آواز) سنکر حضرت مہدیؑ کی خدمت میں پہنچے
نقل ہے کہ ایک روز بندگیمیاں دلاورؓ حضرت مہدیؑ
کو وضو کراتے تھے عرض کیا میرانجی آپ کی ریش مبارک
کے تمام قطرے کہتے ہیں کہ یہ مہدی موعود رحمن کا خلیفہ
ہے. حضرتؑ نے فرمایا کہ بندہ جس جگہ پھرتا ہے تمام مخلوقات
اور کائنات کے تمام ذرے اور ذرات یہی کہتے ہیں لیکن
سمجھ کے کان چاہئے جیسے کہ تمہارے کان ہیں اس کے
بعد امامؑ شہر ناگور پہنچے عام طور پر شہرت اور بلوہ ہوگیا
کہ مہدی موعودؑ آیا میاں ملک جیو مغل کی قوم سے جو وہاں کے
حاکم تھے اس شہر کے تمام علما کے ساتھ مہدیت کے ثبوت
اور دریافت کے لئے امامؑ کی خدمت میں آئے اور آپکی
نظر مبارک پڑتے ہی گھوڑے سے نیچے اتر گرتے پڑتے
دوڑتے آکر امامؑ کے قدم مبارک پر پڑ گئے حضرتؑ نے
میاں ملک جیو کا ہاتھ پکڑ کر کھڑے کر کے فرمایا کہ آؤ شہزادہ
لاہوت اس کے بعد اپنے نزدیک بٹھالے پس انھوں نے
تمام بحث و تکرار جو دل میں رکھتے تھے بھول کر عرض کیا
خوندکار مجھکو تلقین فرمائیں پس حضرتؑ نے ذکر خفی کی تلقین

تلقین فرمایند پس حضرت بندگی خفی تلقین ساختند
میاں مذکور تارک الدنیا طالب مولیٰ شدہ در صحبت
حضرتؑ حاضر ماندند **نقلست** کہ آنحضرتؑ روزی
میان عصر و مغرب در بیان بزبان عجمی فرمودند
ھاجروا شد واخرجوا من دیارھم شد
واوذوا فی سبیلی شد و قاتلوا وقتلوا
ماندہ است ماشاء اللہ خواہد شد اما برین بندہ
مامور نیست لیکن از کسان ما باشد بعد از
ادائے مغرب بندگی میاں سید خوندمیرؓ بزبان
بندگی میاں نعمتؓ عرض کنانیدند کہ خوندکار اگر
آنکس را واضح کردہ فرمایند تا ادب و خدمت
او بجا آوردہ شود حضرت میرانؑ شنیدہ فرمودند
آنکس سائل است پس بندگی میاں نعمتؓ احتمال
کردند کہ بندہ سائل بود بر بندہ قاتلوا وقتلوا
تعین فرمودند پس از آں بندگی میاں سید خوندمیرؓ عرض کردند کہ
بندگی میاں نعمتؓ بر خود احتمال بردند کہ خود را فرمودہ اند آنحضرتؑ
شنیدہ فرمودند کہ شما بودید بندہ شما گفتہ است خدا تعالیٰ
از قابل نگیرد و غیر قابل را ندہد ..
آنرا کہ بدادند بدادند بدادند

فرمائی میاں مذکور تارک دنیا طالب خدا ہو کر حضرت مہدیؑ
کی صحبت میں حاضر رہے نقل ہے کہ ایک روز امامؑ نے
عصر اور مغرب کے درمیان بیان قرآن کے موقع پر عجمی
زبان میں فرمایا کہ ہجرت کئے ہوا اور گھروں سے نکالے
گئے ہوا اور خدا کی راہ میں ستائے گئے ہوا قتل کئے اور
قتل کئے گئے باقی ہے ماشاء اللہ ہوگا لیکن بندہ اس
پر (قاتلوا وقتلوا پر) مامور نہیں ہے ہمارے لوگوں
سے اس کا ظہور ہوگا۔ مغرب کی نماز کے بعد بندگی میاں
سید خوندمیرؓ نے بندگی میاں نعمتؓ کے ذریعہ عرض
کرایا کہ اگر خوندکار اس شخص کو واضح کر کے فرمائیں تو اس کا
ادب اور خدمت کیجائے حضرت مہدیؑ نے سنکر فرمایا
کہ وہ شخص سائل ہے پس بندگی میاں نعمتؓ نے خیال فرمایا
کہ بندہ سائل تھا حضرتؑ نے قاتلوا وقتلوا کو بندہ پر مقرر
فرمایا ہے پس اس کے بعد بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے عرض
کیا کہ بندگی میاں نعمتؓ نے خود پر خیال کیا ہے کیونکہ حضرتؑ
نے انہی کو فرمایا ہے آنحضرتؑ نے سنکر فرمایا کہ سائل سے
مراد تمہاری ذات تھی بندہ تمہارے لئے کہا ہے خدا تعالیٰ
قابل کو چھوڑتا نہیں اور غیر قابل کو دیتا نہیں۔
جس کسی کو دیئے دیئے دیئے

وانرا کہ ندادند ندادند ندادند

بار قاتلوا و قتلوا برین گردن حقتعالی نهاده است استخوانهای خویش را استوار باید ساخت وبتقویت آنرا باید برداشت نقلست چون حضرت میران علیہ السلام از انجا روان شده جوی سانبر عبور کردند وبجای ماران رسیدند یک مار کلان گرد دائرہ قلعہ شده افتاد وقت صبح یاران برای وضو قصد آب کرده راه نیافتند وپیش حضرتؑ واقعہ عرض کردند فرمودند باین مار وعدهٔ خدا تعالی بود کہ ترا امام مہدی موعود فرزند رسول من خواہم نمود بران وعده برای دیدن بنده آمده است پیش او مروید دگرنہ نیش خواہد زد چنانچہ ابو بکر صدیقؓ را زده بود بعده آنحضرتؑ نزدیک او تشریف برده پیش او تف انداختند مار مذکور تف مبارک خورده کلہ بر زمین نہاده رفت حضرتؑ فرمودند کہ مار مسلمان شده برفت وہر جا کہ آنحضرتؑ نزول میفرمودند حوالی دائرہ قلعہ مس گردی شد بر مردمان ظاہر نمی گردید چون یکروز دستور

اور جس کو نہیں دیئے نہیں دیئے نہیں دیئے

اللہ تعالیٰ نے تمہاری اس گردن پر قاتلوا وقتلوا کا بار رکھا ہے اپنی ہڈیوں کو مضبوط رکھنا چاہیئے اور قوت سے اس بار کو اٹھانا چاہیئے۔ نقل ہے کہ جب حضرت مہدیؑ شہر ناگور سے روانہ ہوکر سانبر ندی سے پار ہوئے اور سانپوں کے مقام پر پہنچے تو ایک بڑا سانپ دائرہ کے اطراف حصار کیا ہوا پڑا تھا صبح کے وقت صحابہؓ وضو کے لئے پانی لانے دائرہ کے باہر جانا چاہے راستہ نہیں پلے حضرتؑ سے یہ واقعہ عرض کئے تو فرمایا کہ اس سانپ سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ ہم تجھکو اپنے رسول کے فرزند مہدی موعودؑ کو دکھلائیں گے اس وعدہ پر بندہ کو دیکھنے کے لئے آیا ہے اس کے سامنے مت جاؤ ورنہ ڈس لیگا جس طرح سے کہ ابو بکر صدیق رضؓ کو ڈسا تھا اس کے بعد امامؑ نے اس سانپ کے نزدیک تشریف لیجا کر اس کے سامنے لعاب دہن مبارک ڈالا تو وہ لعاب مبارک کھا کر کلہ زمین پر رکھکر چلے گیا حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ سانپ مسلمان ہو کر گیا امامؑ جس جگہ قیام فرماتے دائرہ کے اطراف تانبے کا حصار ہو جاتا اور لوگوں پر ظاہر نہ ہوتا جب ایک روز

میاں حیدر مہاجرؓ از جائے خود وارفتہ بود ایشاں
بہ تجسس آں ہر چند سعی رفتن کردند دیوارے
پیش خود دیدہ باز گشتہ بحضرتؑ عرض کردند
کہ ہر طرف دیوارے می نماید فرمودند خدائی را
یاد کنید ہرگز مرکب شما نرود ہر جا کہ بندہ
نزول میکند گرد ما قلعہ مس میشود و دیگر
چوں منزلی آب نبودی پیش از نزول حضرتؑ
باراں باریدی تا بعد از نزول آب بفراغت
صرف می نمودند بعدہٗ چوں بکاہہ رسیدند
ہنوز یک ساعت نشدہ بود کہ مرکبہای
ہمراہی رو بہ کشت زار نہادند مزارع کشت
پیش حاکم فریاد کرد حاکم خود آمدہ گفت تعریف
زمانہٗ مہدی شنیدہ شد کہ گوسفنداں و گرگاں
یکجا چرند و کودکاں با مار و کژدم بازی کنند
ہیچ ضرر بکسی نخواہد رسید برخلاف آں
مرکبہاے خداوند کشت می خورند فرمودند
اگر می خورند حاصل خود بگیرند پس حاکم مردم
خود فرستادہ دید کہ بسکوت ایستادہ اند
و چیزی نمی خورند مردماں باز آمدہ واقعہ وانمودند

میاں حیدر مہاجرؓ کا گھوڑا اپنی جگہ سے کھلکر چلے گیا
تھا تو انھوں نے گھوڑے کو تلاش کرنے کے لئے دائرہ
کے باہر جانیکی بہت کچھ کوشش کی دیوار سامنے دیکھکر
واپس ہوگئے اور حضرتؑ سے عرض کیا کہ ہر طرف دیوار
نظر آتی ہے۔ امامؑ نے فرمایا خدا کو یاد کرو تمہارا گھوڑا
ہرگز نہیں جائیگا جس جگہ بندہ قیام کرتا ہے ہمارے
دائرہ کے اطراف تانبے کی دیوار کا حصار ہوجاتا ہے
نیز جس مقام میں پانی نہوتا تو امامؑ اس مقام پر جانے سے
پہلے بارش ہوتی بعد قیام پانی فراغت سے خرچ کرتے
جب کاہہ پہنچے اور پہنچکر ایک گھنٹہ بھی نہیں ہوا تھا
ان کے ہمراہ جو گھوڑے تھے کھیت کی طرف رخ کئے
کسانوں نے حاکم سے فریاد کی تو حاکم امامؑ کے حضور میں
آکر کہا کہ مہدیؑ کے زمانہ کی تعریف سنی گئی ہے کہ بکرے
اور لانڈگے ایک جگہ چریں گے اور بچے سانپ بچھو سے
کھیلیں گے کسی سے کسی کو تکلیف نہیں پہنچیگی اس کے
برخلاف خداوند کے گھوڑے کھیت چر رہے ہیں۔
امامؑ نے فرمایا کہ اگر چر رہے ہیں تو اپنا معاوضہ لے لو
پس حاکم نے اپنے لوگوں کو بھیجکر دکھایا تو معلوم ہوا کہ
گھوڑے خاموش کھڑے ہیں کچھ چیز نہیں کھاتے لوگ واپس آکر واقعہ

حاکم مذکور مسمی باشرف خاں پانی پتی در تعجب آمدہ
خود رفتہ دید کہ جملہ مرکبہا چشمہا بستہ ایستادہ اند
باز آمدہ تصدیق کردہ تلقین شدہ بصحبت والا
ملازم گشت بعد ازاں بہ نگر ٹھٹہ کہ تختگاہ ملک
سندہ است رسیدند و پیش از دخول شہر
مذکور در اثنار راہ یک ستور کسی از ہمراہاں افتادہ
دست و پا برہم می زد حضرت میرانعلیہ السلام
فرمودند کہ تکبیر بخشید یاراں بہ سبب شرکاں
بایکدیگر می دیدند بار دیگر حکم شد کہ بسمل کنید
میاں عبدالمجیدؓ زود از اشتر فرود آمدہ ذبح
نمودند یاراں گوشت گرفتہ در شہر داخل شدند
و جائے خیمہ زدہ نزول فرمودند قضارا در انجا
راعی استادہ بود گوشت گاو دیدہ پیش بادشاہ
کہ جام نندہ نام داشت دستار خود انداختہ
فریاد نمود کہ طائفہ کلاں قریب شہر ستوری
را ذبح کردہ گوشتش اندرون شہر آوردہ نزول
کردہ اند جام نندہ کافر سخت بود حکم تاراج
فرمود چوں بدریا خاں معلوم شد مانع گشت و گفت کہ
ایں کار از دو قوم شدہ باشد یا من القوم الجاہلین

ظاہر کئے تو حاکم مذکور مسمی اشرف خاں پانی پتی نے متعجب
ہوکر خود جاکر دیکھا کہ گھوڑے آنکھ بند کئے ہوئے کھڑے
ہیں تو اس نے واپس ہوکر امامؑ کی تصدیق کی اور تربیت
ہوکر صحبت والا اختیار کی اسکے بعد امامؑ نگر ٹھٹہ کو جو
ملک سندھ کا پایۂ تخت ہے پہنچے شہر مذکور میں پہنچنے سے
پہلے راستہ میں ساتھیوں میں سے کسی کا چوپایہ گر کر ہاتھ
پاؤں مارنے لگا حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ ذبح کرو صحابہؓ
مشرکوں کی سلطنت ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے کو
دیکھنے لگے دوسرے بار حکم دیا کہ ذبح کرو میاں عبدالمجیدؓ
نے اونٹ سے فوراً اتر کر ذبح کر دیا صحابہؓ گوشت لیکر
شہر میں داخل ہوئے اور ایک جگہ خیمہ لگا کر قیام فرمایا
اتفاقاً وہاں ایک چرواہا کھڑا ہوا تھا گائے کا گوشت
دیکھ کر بادشاہ کے سامنے جس کا نام جام نندہ تھا اپنی
دستار ڈالکر فریاد کی کہ ایک بڑی جماعت شہر کے قریب
گائے کو ذبح کر کے اس کا گوشت شہر میں لاکر قیام کی ہے
جام نندہ سخت کافر تھا لوٹنے کا حکم دیا جب دریا خاں
کو معلوم ہوا تو مانع ہوا اور کہا کہ یہ کام دو قوم سے ہوا
ہوگا یا جاہلوں کی قوم سے یا اس قوم سے جو مسلمانوں
میں غلبہ رکھتی ہے اور مسلمانوں کی مدد کرتی ہے اور ان میں

یا من القوم الذین غلبوا من اهل الاملاء
ویتعادون المسلمین وفیهم انسان کانه
ذات محمدؐ پس حاکم مذکور جمع لشکر راست کرده
با سلطنت کلی پیش امام الزمان خلیفة الرحمن
بیامد و گفت که این نادانان چه میکنند آنحضرتؑ
بفرمان حقتعالی براسپ سوار شده و تیغ بر
کتف مبارک خود نهاده چند گام پیش ورفتند ناگاه
نظر دریاخان مذکور برآفتاب جلالت عالمتاب افتاد
فوراً از بالای اسپ خود را بیند اخت و چون مرغ نیم
بسمل می غلطید حضرت میران علیه السلام نیز از اسپ
فرود آمده تسکین فرموده مرید ساختند پس او بشرف
ایمان مشرف شده اذن خواسته پیش جام ننده
آمده گفت که همه را هلاک کرده بودی هیچ میدانی
که آن ذات کدام است بالتحقیق آن ذات مهدی
موعود صاحب الزمان است اگرچه ترا اعتقاد
مهدیت میرانؑ نیست فاما فرزند نبیؐ و ولی کامل
است پس چگونه ایذا رسانی میخواهی پس دریاخان
بخانهٔ خود آمده طعام ضیافت بسیار بخدمت
حضرتؑ فرستاد تا سه روز قبول فرمودند من بعد بسیار

ایک انسان ہے گویا کہ وہ محمدؐ کی ذات ہے پس حاکم مذکور
اپنے تمام لشکر کو تیار کر کے کامل غلبہ کے ساتھ امام الزمانؑ
خلیفة الرحمانؑ کے سامنے آیا اور کہا کہ یہ نادان کیا کرتے
ہیں حضرت مہدیؑ اللہ تعالی کے فرمان سے گھوڑے
پر سوار ہو کر کتف مبارک پر تلوار رکھے ہوے جام ننده
بادشاہ کے سامنے چند قدم آگے تشریف لے گئے
یکایک دریاخاں مذکور کی نظر آفتاب جلالت عالمتاب
پر پڑی تو گھوڑے سے نیچے گر کر نیم بسمل مرغ کیطرح
لوٹ رہا تھا حضرت مہدیؑ نے بھی گھوڑے سے اتر کر
تسلی دیکر مرید کیا پس وہ ایمان کے شرف سے مشرف
ہو کر اجازت لیکر جام ننده کے پاس گیا اور کہا کہ تو نے
ہم سب کو ہلاک کر دیا تھا کیا تو جانتا ہے کہ وہ کونسی
ذات ہے بالتحقیق وہ ذات مہدی موعود صاحب الزمانؑ
ہے اگر تیرا اعتقاد مہدیؑ کی مہدیت پر نہیں ہے فرزند
نبیؐ اور ولی کامل تو ہے پس تو کس طرح ایذا پہنچانا چاہتا
ہے پس دریاخاں نے اپنے گھر جا کر ضیافت کا بہت
کھانا حضرتؑ کی خدمت میں بھیجا تین روز تک امامؑ نے
قبول فرمایا تین روز کے بعد بھی قبول کرنے کی بہت کوشش
کی ضیافت قبول نہ ہوئی اور فرمایا کہ رسول اللہؐ کی سنت

سعی بجا آورد اما قبول نشد و فرمودند کہ سنت رسول اللہ
را خلاف افتد کہ آنحضرتؐ ضیافت کسی بعد از
سہ روز قبول نفرمودند بندہ چون قبول کند
آخر الامر جام نندہ مذکور قاضی را بلا دست حضرت
میراںؑ فرستادہ گویانید کہ حضرت ازینجا بروید
فرمودند حکم پادشاہ تو مرترا است ہر گاہ کہ حکم پادشاہ
من ایزد تعالیٰ جل جلالہٗ بلا مثال مرا میشود
خواہم رفت اقامت و سفر بندہ خارج از حکم
خدا نیست پس قاضی گفت اطاعت اولوا الامر
لازم است فرمودند او را چگونہ اولوا الامری گوئی
تو قاضی ہستی و میدانی کہ شرائط اولوا الامر
چہ چیز است اگر شرائط اولوا الامر ازاں ثابت
کنی تا بندہ برود او گفت خوندکار فرمایند فرمودند
جام نندہ ظالم است یا عادل گفت ظالم است
فرمودند تابع شریعت مصطفیٰ است یا تابع
ہوای خویش گفت تابع ہوا است بلکہ کافران
را بکفر ورزی شان تقویت می دہد فرمودند
او را چگونہ اولوا الامر میگوئید پس قاضی علی
گفت اگر کسی در زمین خود ماندن ندہد باو

کے خلاف ہوتا ہے کیونکہ آنحضرتؐ نے تین روز کے
بعد کسی کی ضیافت قبول نہیں فرمائی بندہ کس طرح
قبول کر سکتا ہے آخر کار جام نندہ مذکور نے حضرت مہدیؑ
کی خدمت میں قاضی کو بھیجکر کہلایا کہ حضرت یہاں سے
چلے جائیں امامؑ نے فرمایا کہ تیرے بادشاہ کا حکم تیرے
لئے ہے جس وقت کہ میرے بادشاہ خدای برتر بزرگ
ہے جلال اسکا اور بے نظیر ہے اسکی ذات کا حکم مجھکو
ہوتا ہے میں چلے جاؤں گا۔ بندہ کا سفر (حضر) جانا او
رہنا) خدا کے حکم سے خارج نہیں ہے (خدا کے حکم سے
ہے) پس قاضی نے کہا اولوا الامر کی اطاعت لازم ہے۔
امامؑ نے فرمایا کہ تو اس کو اولوا الامر کس طرح کہتا ہے تو
قاضی ہے اور تو جانتا ہے کہ اولوا الامر کی شرائط کیا ہیں اگر
تو اولوا الامر کی شرائط اس میں ثابت کر دیتا ہے تو بندہ
چلے جاتا ہے قاضی نے کہا خوندکار فرمائیں۔ فرمایا جام نندہ
ظالم ہے یا عادل۔ کہا ظالم۔ فرمایا شریعت محمدیؐ کی پیروی
کرنے والا ہے یا خواہشات نفس کی پیروی کرنے والا ہے
کہا خواہشات کی پیروی کرنے والا ہے بلکہ کافروں کو
کفر کرنے کے لئے قوت دیتا ہے۔ فرمایا تو اس کو کیونکر
اولوا الامر کہتا ہے۔ پس قاضی علی نے کہا اگر کوئی شخص

ہیچ حجت وحکمی نیست فرمودند سندھ را بادشاہ
سندھ است وگجرات را بادشاہ گجرات است
وہمین امثال ہر اقلیمی را ملکیست پس لندک زمین
بنمائید کہ این زمین خدا است پس بدانجا
بندگان خدا بحق مشغول باشند بعدہ قاضی
گفت کہ دستار کسی گرفتن میخواہید حضرت
میرانؑ دستار قاضی گرفتہ بر زانوی خویش
نہادہ فرمودند اے قاضی دستار گرفتن این
نوع باشد ہمچنین دستار از کی گرفتیم ونیز
فرمودند بادشاہ ترا بگو کہ باہمہ لشکر وشوکت
تو بیا انشاء اللہ بندہ بیک خدا بر تو غالب
است واین شہر مرا حق تعالیٰ دادہ است
پس جام ننده در شہر حکم کرد کہ ایشانرا غلہ
واشیاء ما یحتاج ندہند یاران بلازمت
حضرتؑ تخالف سلطنت عرض رسانیدند کہ
ہیچکس سودا بما نمی دہد حکم فرمودند کہ یک دوکان
بشکنید وہمہ متاع آں بیارید یاراں
ہمچناں کردند بعدہ حضرتؑ میاں طیب
ومیاں سکین رانزد جام ننده فرستادہ

اپنی زمین پر رہنے نہ دے تو اس کے ساتھ کوئی حجت
اور حکم کام نہیں دیتا ہے۔ امامؑ نے فرمایا کہ سندھ کیلئے
سندھ کا بادشاہ ہے اور گجرات کے لئے گجرات کا بادشاہ
ہے اور اسی طرح ہر ایک زمین کے لئے ایک بادشاہ ہے
پس تم تھوڑی زمین ایسی بتاؤ کہ وہ زمین خدا کی ہے
تاکہ اس زمین پر خدا کے بندے خدا کی بندگی میں
مشغول رہیں اس کے بعد قاضی نے کہا کہ آپ کسی کی
دستار لینا چاہتے ہو حضرت مہدیؑ نے قاضی کی دستار
لیکر اپنے گھٹنے پر رکھکر فرمایا اے قاضی دستار لینا
اس کو کہتے ہیں اس طرح ہم نے کس کی دستار لی
اور نیز فرمایا کہ تیرے بادشاہ کو کہدے کہ تو اپنے
تمام لشکر اور شوکت کیساتھ آ انشاء اللہ تعالیٰ بندہ
ایک خدا کی مدد سے تجھ پر غالب ہے اور اللہ تعالیٰ
نے یہ شہر مجھکو دیا ہے۔ پس جام ننده شہر میں حکم دیا
کہ ان لوگوں کو اناج اور ضروری اشیاء نہ دیں
صحابہؓ نے حکومت کی مخالفت کو حضرت کے حضور
میں عرض کیا کہ کوئی شخص ہم کو سودا نہیں دیتا ہے
امامؑ نے حکم فرمایا کہ ایک دوکان کو توڑو اور اس
دوکان کا سامان لاؤ صحابہؓ نے ایسا ہی کیا اس کے

گویانید کہ ما از شرع محمدی خارج نیم ہمہ
را وزن کردہ صرف میکنیم و نقدش بقال
آں دوکان نمی گیرد شما حاکم ہستید بگیرید
پیش او زر قیمت آں بداشتند و بازگشتہ
بملازمت حضرتؑ حاضر شدند پس جام نندہ
یکی غلام مسمی عیار یادلشاد بود پیش حضرتؑ
فرستادہ گویانید کہ فلاں باغیست جای
بامسافت وحوض کلاں است اقدام سعادت
در انجا برند تا بندہ ملاقات کند فرمودند
خوبست پس دراں باغ در آمدند و در کشتی
سوار شدند ملاحان را حکم جام نندہ در پردہ
بود کہ حضرتؑ را غرق کنید ہر چند خواستند کہ
غرق کنند لیکن نتوانستند چوں جوی پار
شدند درون کوشک آمدہ نشستند حکم کردند
کہ ایں باغ را بشکنید چنانچہ چند درختہای
کلاں را بریدند پس باز آمدہ بوثاق خویش
قرار گرفتند و فرمودند کہ خندق بکاوید و باڑ
خارناک نشیب کنید ہمدراں زماں ملک گوہر
کہ جامدار خانہ سلطان بنگالہ بحوالہ ایشاں بود

بعد امامؑ نے میاں طیب اور میاں سکین کو جام نندہ
(بادشاہ) کے پاس بھیجکر کہلایا کہ ہم شرع محمدی سے
باہر نہیں ہیں ہم نے تمام اشیاء کا وزن کرکے خرچ
کیا ہے ان کی قیمت اس دوکان کا بقال نہیں لیتا ہے
تم حاکم ہوئے لو حاکم کے روبرو آن اشیا کی قیمت
رکھکر واپس ہوئے اور امامؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے
پس جام نندہ نے اپنے غلام عیار یا دلشاد کو حضرتؑ
کے پاس بھیجکر کہلایا کہ فلاں باغ بہت کشادہ ہے
اور اس میں بڑا حوض ہے وہاں تشریف لیجائیں تا کہ
بندہ آپ سے ملاقات کرے۔ امامؑ نے فرمایا بہتر ہے
پس اس باغ میں تشریف لیگئے اور کشتی میں سوار ہوئے
جام نندہ نے در پردہ ملاحوں کو حکم دیا تھا کہ امامؑ کو
ڈبو دیں۔ ڈبانے کی بہت کچھ کوشش کی لیکن ڈبا نہ سکے
جب ندی کے پار ہوگئے تو محل میں جاکر بیٹھ گئے اور
امامؑ نے حکم دیا کہ اس باغ کو توڑو چنانچہ چند بڑے
جھاڑوں کو کاٹ دیئے اور پھر اپنے مقام میں جاکر
ٹھیر گئے۔ اور امامؑ نے فرمایا کہ خندق کھودو اور خاردار
باڑ نصب کرو۔ اسی زمانہ میں ملک گوہر کہ سلطان
بنگالہ کا توشکخانہ ان کے حوالہ تھا جس وقت کہ وہ

ہرگاہکہ بہ نیت حج کعبہ رواں شدند مقدار دونیم
ثمار اکسیر اعظم باخود گرفتہ بودند چوں درمیان
راہ خبر سعادت اثر ظہور حضرت میرانعلیہ السلام
رسید بملازمت حضرت آمدہ تلقین شدہ بصحبت
کیمیا خاصیت حاضر بودند فی الجملہ دریں وقت
عرض کردند اگر رضای خوندکار باشد در عرصہ
ششماہ دوازدہ ہزار سوار با ساز و سلاح مستعد
خواہم کرد فرمودند از کجا خواہید کرد گفتند نزد
بندہ اکسیر است فرمودند بیارید چگونہ است
چوں ملاحظہ کردند فرمودند ایں را بزنید و از
حد دائرہ بیروں کنید کہ بت گرفتہ نزد ما
ماندہ است پس ملک مذکور را بیروں کردند
ملک از دائرہ بیروں شدہ بحالت تضرع و زاری
پیوستہ سہ شبانروز در صحرا افتادہ ماندند
میاں ابومحمدؓ درآں حال گفتند کہ وقت
نماز است ادا باید کرد گفتند کہ از درگاہ خداوند
نماز مردود گشتہ ام بہ کہ نماز گزارم پس میاں
ابومحمدؓ پیش حضرت ماجرا عرض کردند فرمودند اگر
آمدن می خواہد آں را در چاہ انداختہ بیاید

مکہ معظمہ کے حج کی نیت سے روانہ ہوئے تو ڈھائی
سیر اکسیر اعظم اپنے ساتھ رکھے تھے جب ان کو راستہ
میں حضرت مہدیؑ کی تشریف آوری کی خبر ملی تو حضرتؑ
کی خدمت میں جاکر تربیت ہوئے اور آپ کی کیمیا
خاصیت صحبت میں حاضر رہے حاصل کلام اس وقت
ملک گوہرؓ نے عرض کیا کہ اگر خوندکار کی اجازت ہو تو
میں چھ مہینے کے عرصہ میں بارہ ہزار سوار سامان اور
ہتھیار کے ساتھ تیار کردوں گا۔ امامؑ نے فرمایا کہاں
سے تیار کروگے۔ کہا بندہ کے پاس اکسیر ہے۔ فرمایا
کیسی اکسیر ہے لاؤ جب امامؑ نے اکسیر کو ملاحظہ فرمایا
تو فرمایا کہ اس شخص کو مارو اور دائرہ کی حد سے باہر
کردو کیونکہ بت لیا ہوا بندہ کے پاس رہتا ہے پس
ملک گوہرؓ کو دائرے کے باہر کردیئے۔ ملک دائرہ
کے باہر ہوکر تین رات تین دن آہ و زاری کرتے
ہوئے جنگل میں پڑے رہے۔ میاں ابومحمدؓ نے
ان کے اس حال میں کہا نماز کا وقت ہے ادا کرنا چاہیئے
ملک گوہرؓ نے کہا خداوند نماز کی درگاہ سے مردود
ہوگیا ہوں کیسے نماز پڑھوں پس میاں ابومحمدؓ نے
امامؑ کے حضور میں یہ ماجرا عرض کیا تو فرمایا اگر آنا چاہیئے

در حال میانسید سلام اللہ رضہ آنرا در چاہ انداختند
پس تعداد دانۂ جو برسنگ چاہ افتادہ بود
میان مذکور برای آزمایش آنرا بر داشتہ
بیداتش حضرت آفتابۂ خاصہ گرم کردہ بران
ریختند آوند مس زر سرخ شد پیش حضرتؑ
آوردہ عرض کردند کہ میرانجی چنیں چیز بود
فرمودند من دانستہ بودم کہ اکسیر خالص است
فاما بہ سبب ابتلا انداختہ شد بعدہٗ آنرا
فروختہ سویت کردند پس برادران برای
خریدی رفتہ بودند چون حضرتؑ برای نماز عصر
آمدہ دیدند کہ اندک کساں ماندہ اند فرمودند
ای میانسید سلام اللہ رضہ اندکی بود از آں واسطہ
از نظر بندۂ خدا و از صحبت بندہ و از نماز
و از بیان قرآن باز ماندند اگر آنہمہ اکسیر
بودی پس احوال شاں چہ شدی بعدہٗ
شیخ صدر الدین برای ملاقات آمدند روزی
استاد شریعت در مدرسۂ علوم نشستہ
بودند کہ مردی پیش شیخ بیامد و گفت کہ
مہدی موعود آمدہ است چیزی خبر داری

تو اکسیر کو باولی میں ڈالکر آئے۔ اسی وقت میانسید سلام اللہ رضہ
نے اکسیر کو باولی میں ڈالدیا مگر جو کے دانہ برابر اکسیر
باولی کے پتھر پر جو پڑی تھی میاں مذکور نے اس کو
اٹھاکر حضرتؑ کی اطلاع کے بغیر حضرتؑ کا پانی کا لوٹا
گرم کرکے اس پر ڈالا تانبے کا لوٹا زر سرخ ہوگیا
حضرتؑ کے حضور میں لیجاکر عرض کیا میرانجی اکسیر اسی تھی
امامؑ نے فرمایا مجھے معلوم تھا کہ اکسیر خالص ہے لیکن
ملک گوہرؓ کی خدا طلبی کے امتحان کے لئے باولی میں
ڈالی گئی اس کے بعد لوٹے کو بیچکر سویت کردیئے
پس صحابہؓ سودا خریدنے کے لئے بازار گئے تھے جب
امامؑ نے عصر کی نماز کے لئے تشریف لاکر دیکھا کہ تھوڑے
اصحاب موجود ہیں تو فرمایا اے میانسید سلام اللہ
تھوڑی اکسیر تھی اس کے واسطے سے بندۂ خدا کی
نظر اور بندہ کی صحبت اور نماز اور بیان قرآن سے
صحابہؓ باز رہے اگر وہ سب اکسیر رہتی تو ان کا احوال
کیا ہوتا اس کے بعد شیخ صدر الدین امامؑ کی ملاقات
کے لئے آئے واقعہ یہ ہے کہ ایک روز استاد شریعت
شیخ صدر الدین مدرسہ علوم میں بیٹھے ہوئے تھے کہ
ایک مرد شیخ کے سامنے آکر کہا کہ مہدی موعود آیا ہے

برو تصدیق کن وگرنہ کافر مانی دست شیخ گرفتہ
رواں شد تند ناگاہ مردکور غائب شد شیخ
در ضمیر خود بیاوردند کہ مبادا تسویل مخاطرہ شدہ
باشد یا تشویش آسیب رسیدہ ناگاہ از
درختاں واز ہر جانب آواز شروع شد ہذا
مہدی موعود ہذا خلیفۃ الرحمٰن پس بداں آواز
بملازمت حضرت میراں علیہ السلام آمدہ تلقین شدند
و در صحبت آنحضرتؑ تا آخر حیات سر ماندند بعدہ
یکی متعلمی با پسر خود پیش حضرت آمدہ التماس
کرد کہ بحق پسر ما دعا کنید فرمودند شیخ صدرالدین
بہ بینید خواندہ چہ میگوید اگرچہ اذن خدا تعالیٰ
باشد تا از ایشاں جزیہ بستانیم و شمشیر خود بالا کردہ
فرمودند حالا ایں ماندہ است اما این بندہ
مامور نیست در ٹھٹھہ ہشتاد و چہار تن واصل باشند
بحق پیوستند ہمہ را حضرتؑ بشارت برضای
حقتعالیٰ بمقام موسیٰؑ و عیسیٰؑ فرمودند و باز فرمودند
چوں بندہ ایشاں را در لحد نہد از
قبضہ قدرت برداشتہ شوند کہ پشت را
خاک چیزے میرسد یا نمی رسد باز فرمودند

کچھ تو خبر رکھتا ہے جا تصدیق کر وگرنہ کافر رہیگا شیخ
کا ہاتھ پکڑ کر روانہ ہوا اور یکایک مردکور غائب
ہوگیا شیخ نے اپنے دل میں خیال کیا ایسا نہو کہ
نفسانی وسوسہ دل میں پیدا ہوا ہو یا شیطانی
فکر پہنچی ہو یکایک درختوں اور ہر طرف سے آواز
شروع ہوئی کہ یہ مہدی موعود ہے یہ رحمٰن کا خلیفہ
ہے پس اس آواز پر حضرت مہدیؑ کی خدمت میں
جاکر تربیت ہوے اسکے بعد ایک متعلم نے اپنے
لڑکے کو لیا ہوا حضرتؑ کے حضور میں آکر عرض کیا کہ
ہمارے لڑکے کے حق میں دعا کیجئے۔ امامؑ نے فرمایا
شیخ صدرالدین دیکھو تعلیم پایا ہوا کیا کہتا ہے۔ اگر
اللہ تعالیٰ کا حکم ہو تو ہم ان سے جزیہ لیں اور اپنی
شمشیر اوپر اٹھا کر فرمایا کہ اب (کلمہ گو یوں کیساتھ)
یہ باقی رہ گیا ہے لیکن بندہ اس پر (جہاد اصغر پر)
مامور نہیں ہے (جہاد اکبر پر مامور ہے) شہر ٹھٹھہ
میں چوریاسی تن اللہ کا دیدار رکھنے والے حق سے
ملے (وفات پائے) ان سب کو حضرتؑ نے اللہ تعالیٰ
کی رضا سے موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کے مقام کی بشارت
فرمائی اور پھر فرمایا کہ جب بندہ ان کو قبر میں رکھتا ہے

از آن ما در خاک افتاده ماندن نیامده اند بلکه
از آن ما طالبان عقبیٰ نباشند بعد ازاں حضرت
میراں علیہ السلام بندگی میاں سید خوندمیرؓ را
و بندگی میاں نعمتؓ را و میاں عبدالمجیدؓ
و میاں شیخ محمد کبیرؓ و میاں یوسفؓ را برای
آوردن عیال ہائے ایشاں بہ گجرات فرستادند
میاں لاڑشہؓ عرض کردند کہ قبیلۂ میاں
نعمتؓ بسیار است باز آمدن نہ دہند
فرمودند میاں نعمتؓ مرد ربانی اند ہرگز
نمانند بندگی میاں نعمتؓ عرض کردند کہ بندہ
اختیار زن بدست زن دادہ آمدہ است
بندہ را از ملازمت خود دور نسازند فرمودند
بروید آیندگاں را بیارید بندگی میاں
سید خوندمیرؓ عرض کردند میرانجی بندہ را
عیال نیست برای چہ میفرستند فرمودند
بروید چیزے دراں مقصود خدا تعالے
است پس میاں سید سلامؒ اللہ بدست
ایشاں بمیراں سید محمودؓ نامہ نوشتہ دادہ بودند حضرت
مہدی علیہ السلام تشریف آوردہ فرمودند چہ نبشتہ اید

تو ان کی پیٹھ کو کچھ مٹی لگنے پاتی ہے یا نہیں قبضۂ قدرت
سے اٹھائے جاتے ہیں پھر فرمایا جو ہمارے ہیں مٹی
میں (قبر میں) پڑے رہنے کے لئے نہیں آئے ہیں
بلکہ جو ہمارے ہیں آخرت کے طالب نہوں گے (خدا کے
طالب ہوں گے) اس کے بعد حضرت مہدیؑ نے
بندگیمیاں سید خوندمیرؓ بندگیمیاں نعمتؓ میاں عبدالمجیدؓ
میاں شیخ محمد کبیرؓ اور میاں یوسفؓ کو اپنے اپنے گھر والوں
کو لانے کے لئے گجرات روانہ فرمایا۔ میاں لاڑشہؓ
نے عرض کیا کہ میاں نعمتؓ کا قبیلہ بہت ہے واپس
آنے نہیں دیں گے فرمایا کہ میاں نعمتؓ مرد ربانی ہیں
ہرگز نہیں رہیں گے۔ بندگیمیاں نعمتؓ نے عرض کیا بندہ
اپنی عورت کا اختیار اس کے ہاتھ میں دیکر آیا ہے
بندہ کو اپنی خدمت سے دور نہ کریں۔ فرمایا جاؤ۔
آنیوالوں کو لاؤ بندگیمیاں سید خوندمیرؓ نے عرض کیا
میرانجی بندہ کے لئے عورت بچے نہیں ہیں کس لئے بھیجتے
ہیں۔ فرمایا جاؤ اس میں کچھ خدا تعالیٰ کا مقصود ہے
پس میاں سید سلام اللہؓ نے میراں سید محمودؓ کو خط لکھکر
شاہ خوندمیرؓ کے ہاتھ میں دیا تھا حضرت مہدیؑ نے
تشریف لاکر فرمایا کہ کیا لکھے ہو پڑھو جب پڑھنے لگے

بخوانید چوں خوانند کہ آنجا چہ نشستہ ماندہ اید
بیگانہ گاں آمدہ بہرۂ ولایت می برند شمارا
ازیں ذات و از بہرۂ ولایت محمدی دور
ماندن جائز نیست در ٹھٹھہ ہشتاد و چہار کس
برحمت حق پیوستند در حق ہر ہمہ مقام اولو العزم
فرمودند و نیز فرمودند کہ خدا تعالیٰ خوان عمیم کشادہ
است و بنظر رحمت خود نگریستہ ہر کہ بمیرد زہی
سعادت میرندگان بعد شنیدن نامہ فرمودند
کہ بدرید و چنیں دیگر نامہ بنویسید کہ سید محمد
در چاپانیر است میراں سید محمود در ٹھٹھہ
ہستند سہ کرت مکرر کردہ فرمودند میاں سید
سلام اللہ رضؓ عرض کردند کہ میرانجی خوندکار ما میراں
اند فرمودند بندہ میراں تا میراں سید محمود اول
میراں اند چوں ایشاں بہ گجرات رسیدند درنگ
چند روز شد بعد رفتن ایشاں آنحضرتؑ روز جمعہ
در مجمع زناں پاکدامناں خاتونان جنت وعظ
فرمودند ہر کہ از دادۂ الٰہی نگیرد و اگرچہ طلب نماید
نیابد چوں ایں سخن فرمودند یکایک بی بی بونجی
الستادہ شدہ عرض کردند کہ من ذات خود را

کہ وہاں کیا بیٹھے ہو بیگانے آکر بہرۂ ولایت لیجا رہے
ہیں تمہارے لئے اس ذات اور محمد کی ولایت کے
بہرہ سے دور رہنا جائز نہیں ہے۔ شہر ٹھٹھہ میں
چوراسی اشخاص وفات پائے ان سب کے حق میں
امامؑ نے اولوالعزم پیغمبروں کے مقام کی بشارت
فرمائی ہے اور نیز فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عام دسترخوان
کھولدیا ہے اور اپنی رحمت کی نظر سے دیکھ رہا ہے
جو شخص مرتا ہے مرنے والے کی کیا ہی نیک بختی ہے
اس خط کو سنکر امامؑ نے فرمایا کہ اس خط کو پھاڑ دو اور
دوسرا خط ایسا لکھو کہ سید محمدؐ چاپانیر میں ہے اور
میراں سید محمودؓ ٹھٹھہ میں ہیں تین بار فرمایا میاں سید سلام اللہؓ
نے عرض کیا میرانجی ہمارے خوندکار میراں ہیں۔ فرمایا
بندہ میراں ہے تو میراں سید محمود اول میراں ہیں۔
جب صحابہؓ گجرات پہنچے چند روز کا عرصہ ہو چکا ان کے
جانے کے بعد امامؑ نے جمعہ کے روز پاکدامن خاتونان جنت
عورتوں کے مجمع میں وعظ فرمایا کہ جو کوئی اللہ کی دی
ہوئی چیز سے نہیں لیتا ہے اگرچہ وہ طلب کرتا ہو
نہیں پاتا۔ امامؑ نے جب یہ بات فرمائی تو یکایک
بی بی بونجیؓ نے کھڑی ہو کر عرض کیں کہ میں اپنی ذات کو

بحضرت خوندکار برای خدا گذرانم ایشان نیز از
قوم بنمانی بودند شوہر اول ایشان نام ملک بخن بود
فرمودند خوب ست باز عرض کردند از حضرت میرانؑ
درحق خود نان و نفقہ طلب نخواہم کرد از ان ہیچ
حاجت نیست الا آنکہ امیدوارم در روز جزا
در تزویج خوندکار مبعوث خواہم شد حضرت
میرانؑ میاں لاڑؓ و قاضی حبیب اللہ را طلب کردہ
فرمودند شما گواہ باشید کہ بی بی بون بندہ را
برای خدا خود را سپردہ اند بی بی نیز اقرار کردند
ہر دو کس گواہ شدہ باز گشتند چون یاران
مذکور بعد مدت از گجرات رواں شدند راجی
سوں و راجے مرادی ہر دو خواہران محمود بیگڑہ
تربیت از ذات حضرت میرانؑ شدہ بواسطہ
حبس سلطان محمود ہمراہ حضرت رفتن نتوانستہ
بودند پس راجی سوں بدست بندگیمیاں
سید خوندمیرؓ و راجی مرادی بدست بندگیمیاں
نعمتؓ زر نقد و جامہا و سلاحہا و اسپاں
و شتران بحضرت میرانؑ فرستادہ بودند
درمیان راہ میرانسید محمودؓ نیز ملاقات کردند

خوندکار کے حضور میں خدا کے لئے گذرانتی ہوں۔ یہ
بھی بنمانی قوم سے تھیں ان کے شوہر اول ملک بخن
وفات پاچکے تھے امامؑ نے فرمایا بہتر ہے پھر عرض کیں
حضرت مہدیؑ سے اپنے نان و نفقہ کا حق طلب نہیں
کرونگی اس کی کوئی حاجت نہیں مگر اس بات کی تمنا
رکھتی ہوں کہ محشر کے دن خوندکار کی زوجیت میں اٹھائی
جاوں حضرت مہدیؑ نے میاں لاڑؓ اور قاضی حبیب اللہؓ
کو طلب کرکے فرمایا تم گواہ رہو کہ بی بی بونؓ اپنی ذات
کو خدا کے لئے بندہ کے حوالے کی ہیں۔ بی بیؓ نے بھی گواہوں
کے روبرو اس بات کا اقرار کیا دونو اصحاب گواہ ہوکر
واپس ہوے۔ جب اصحاب مذکور ایک عرصہ کے بعد
گجرات سے روانہ ہوے تو بوقت روانگی سلطان
محمود بیگڑہ کی دونو بہنیں راجے سوں و راجے مرادی
جو حضرت مہدیؑ سے تربیت ہوچکی تھیں سلطان محمود
ان کو قید کرنے کی وجہ سے حضرتؑ کے ہمراہ نہ جاسکیں
پس راجے سوں نے بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے ذریعہ
اور راجے مرادی نے بندگی میاں نعمتؓ کے ذریعہ
زر نقد لباس ہتیار گھوڑے اور اونٹ حضرت مہدیؑ
کی خدمت میں روانہ کی تھیں راستہ میں میرانسید محمودؓ

سبب ملاقات آنحضرت رضؓ آں بود کہ شبی میراں
سید محمودؓ و بی بی کدبانو رضی اللہ عنہا خفتہ بودند
کہ حضرت رسالت پناہؐ و حضرت میرانؑ ہر دو
خاتمین تشریف آوردہ دست گرفتہ فرمودند
برخیزید ایں جائے شما نیست چوں بیدار
شدند خود را بر در خانہ استادہ یافتند
دایہ نام رتنی بائی را گفتند کہ مصحف و شمشیر ما
بدہید آنرا گرفتہ بر دہلیز نشستند و بی بیؓ
را گویانیدند کہ شما بخانہ پدر خود بروید بندہ
بملازمت حضرت میرانؑ میرود بی بیؓ
عرض کردند کہ ایں عاجزہ نیز طالب دیدار
حضرت میرانؑ است ہمراہ خود ببرند فرمودند
کہ زاد و راحلہ ندارم گفتند پائے را لتہ
بستہ خواہم آمد پس تقاضائے دامداراں کہ
بود اسپاں و شتراں وغیرہ فروختہ داد
از قرض دار تنخواہ نوکراں آزاد شدہ
برای سواری بی بیؓ یک بہلی داشتہ
رواں شدند در پنج یا شش منزل با یاران
حضرتؑ ملاقی شدند می آرند کہ اول بندگی

نے بھی شاہ خوندمیرؓ اور شاہ نعمتؓ سے ملاقات کی
آنحضرت رضؓ کی ملاقات کا سبب یہ تھا کہ رات میں میراں
سید محمودؓ اور بی بی کدبانو رضؓ دونوں آرام فرمارہے تھے
کہ حضرت رسالت پناہؐ اور حضرت مہدیؑ دونوں خاتمین
علیہما السلام نے میراں سید محمودؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا
کہ اٹھو یہ تمہاری جگہ نہیں ہے جب بیدار ہوئے تو
خود کو گھر کے دروازہ پر کھڑے ہوئے پایا اور رتنی
بائی دائی کو کہا کہ ہماری شمشیر اور قرآن لادو انکو
لیکر دروازہ کی دہلیز پر بیٹھ گئے اور بی بی کو کہلا بھیجا کہ
تم اپنے باپ کے گھر جاؤ بندہ حضرت مہدیؑ کی خدمت
میں جاتا ہے تو بی بیؓ نے عرض کیں کہ یہ عاجزہ بھی حضرت
مہدیؑ کے دیدار کی طالب ہے اپنے ساتھ لے چلو
فرمایا کہ میرے پاس سواری کا خرچ نہیں ہے بی بیؓ
نے کہا کہ میں پاؤں کو چندیاں باندھ کر چلوں گی۔
پس حضرتؓ گھوڑوں اونٹوں وغیرہ اشیاء کو بیچکر
قرض کا تقاضا کرنے والوں کو دیئے قرض اور نوکروں
کی تنخواہ سے سبکدوش ہوکر بی بیؓ کی سواری کے
لئے ایک ڈولی لیکر روانہ ہوئے اور پانچ یا چھ
منزل پر حضرت مہدیؑ کے صحابہؓ سے ملے بیان کرتے

میاں نعمتؓ نازل بودند بعدہ میرانسید محمودؓ نزول گشتند بعدہ بندگیمیاں سید خوندمیرؓ آمدند کسی گفت کہ میرانسید محمودؓ در فلاں جا نزول فرمودہ اند ہمانجانب انتقال فرمودند لیکن پیش از آمدن بندگی میانسید خوندمیرؓ میرانسید محمودؓ بندگی میاں نعمتؓ را گویانیدہ بودند کہ خدائیتعالیٰ از دست شما بحضرت میرانعلیہ السلام چیزے رسانیدہ است دراں چیزی بندہ را برائے خرچ راہ بفرسید زیرا کہ شما دراں مبلغ ہمراہان خویش را می خورانید. آوردہ اند کہ با بندگی میاں نعمتؓ چہل کس واز بعضے شصت تارک دنیا و طالب حق شدہ بملازمت عالیجاہ ہمراہ بودند جوابدادند کہ از بندہ امانت را خیانت نباشد بداں سخن میرانسید محمودؓ دلگیر شدہ بودند پس ازاں بندگی میانسید خوندمیرؓ آمدند و گویانیدند کہ بندہ بر در ایستادہ است بخدمت رسانید جواب فرمودند بندہ را معذور دارید برآں مقام کہ میاں نعمتؓ ماندہ اند ہمانجا بمانید از مردم میرانؓ معلوم شد کہ از بندگیمیاں

ہیں کہ اول بندگی میاں نعمتؓ نازل ہوے پھر میرانسید محمودؓ آے اور پھر میانسید خوندمیرؓ آئے کسی نے شاہ خوندمیرؓ سے کہا کہ میرانسید محمودؓ نے فلاں جگہ قیام فرمایا ہے تو اسی جگہ پر گئے۔ لیکن بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے آنے سے پہلے میراں سید محمودؓ نے بندگی میاں نعمتؓ کو کہلا بھیجا تھا کہ خدائتعالیٰ نے حضرت مہدیؑ کے لئے تمہارے ہاتھ سے کوئی چیز بھیجا ہے اس میں سے راستے کے خرچ کے لئے بندہ کو روانہ کرو کیونکہ آپ اُن روپیوں میں سے اپنے ساتھیوں کو کھلاتے ہو۔ بیان کرتے ہیں بندگیمیاں شاہ نعمتؓ کے ہمراہ چالیس اشخاص تھے اور بعض کہتے ہیں کہ ساٹھ اشخاص تارک دنیا طالب خدا ہوکر حضرتؑ کے ہمراہ ہوگئے تھے جواب دیا کہ بندہ سے امانت میں خیانت نہوگی میراں سید محمودؓ بہت رنجیدہ تھے اس کے بعد بندگیمیاں سید خوندمیرؓ آئے اور کہلایا کہ بندہ دروازہ پر کھڑا ہے خدمت میں پہنچاؤ جواباً فرمایا کہ بندہ کو معاف کرو جس مقام پر میاں نعمتؓ ٹھیرے ہیں وہیں ٹھیرو۔ میرانسید محمودؓ کے آدمیوں سے شاہ خوندمیرؓ کو معلوم ہوا کہ حضرتؓ

نعمتؓ دلگیر شدہ اند بعد ازاں بآواز بلند
گفتند کہ چیزے خدا تعالیٰ رسانیدہ است
و نیز وقت عصر عنقریب است سرفراز فرمایند
بعد ازاں بیروں آمدند و یکدیگر را کنار گرفتہ
ملاقی شدند بعدہٗ بار مرکبہا فرود آوردند
پس از ادائی نماز شام امتعہ مذکور کہ بود پیش
میرانؓ بداشتند و گفتند کہ زہی فضل ایزد
تعالیٰ بریں قاصر کہ از گجرات بمقام فرح کی
توانم برد وارث ایں متاع و وارث ایں طالبان
راہمیں جا یافتیم بعدہٗ میرانؓ فرمودند کہ
ایں را برداشتن حکم کنید چنانچہ خرچ کردہ
می آئید ہمچناں خرچ کناں بروید بازگفتند
کہ خوندکار ایں را خرچ کردہ بملازمت شاہ
زماں برسید اگر ایں بنا تمت انجامد
بندہ حاضر است بندہ را فروختہ خرچ
کردہ بحضرت میرانؑ موصول شوند نہایت
بہ بلاغت حد خدمت نمودہ پیش حضرتؑ آمدند
میرانسید محمود پیشتر میاں شیخ محمد کبیرؓ را
برای مژدہ رسانی پیش حضرت فرستادہ بودند

بندگیمیاں نعمتؓ سے رنجیدہ ہوئے ہیں اس کے
بعد شاہ خوندمیرؓ نے بلند آواز سے کہا کہ کوئی چیز
خدا تعالیٰ بھیجا ہے اور نیز عصر کی نماز کا وقت قریب
ہے سرفراز فرمائیں اس کے بعد باہر آئے اور ایک
دوسرے سے بغلگیر ہو کر ملاقات کئے اور جو سامان
جانوروں پر تھا اتارے پس شام کی نماز کے بعد
شاہ خوندمیرؓ نے سامان مذکور میرانسید محمودؓ کے
سامنے رکھا اور کہا کیا ہی اللہ تعالیٰ کا فضل اس
قاصر پر ہوا کہ میں یہ سامان گجرات سے فرح کو کب
لیجاتا اس مال ومتاع اور ان طالبان خدا کا وارث
اسی جگہ پایا اس کے بعد میراں سید محمودؓ نے فرمایا کہ
اس سامان کو اٹھانے کے لئے حکم دو جس طرح خرچ
کرتے ہوئے آئے ہو اسی طرح خرچ کرتے ہوئے
چلو پھر شاہ خوندمیرؓ نے کہا کہ خوندکار اس سامان کو
خرچ کر کے شاہ زماں (حضرت مہدیؑ) کی خدمت
میں پہنچیں اگر یہ سامان ختم ہو جائے تو بندہ حاضر ہے
بندہ کو فروخت کر کے حضرت مہدیؑ کی خدمت میں
جائیں نہایت عمدگی سے خدمت کی حد ادا کر کے
حضرت مہدیؑ کی خدمت میں پہنچے میرانسید محمودؓ نے

چوں خبر مقدم رسید آں روز نوبت بی بی بونجیؓ
بود حضرت میرانعلیہ السلام را غایت سرور
دیدہ پرسیدند کہ میراں را خوشحالی از
آمدن فرزند باشد فرمودند آرے پوت
پوت شدہ می آید چرا خوشحالی نباشد
بعد از ملاقات حضرتؑ ایں بیت خواندند ۔

بیت

باید شکست از ہمہ عالم برائے یار
آرے برائے یار دو عالم تواں شکست

پس ازاں عرض کردند کہ میرانجی اگرچہ میاں
سید خوندمیرؓ در راہ ملاقات نہ کردے وہمراہ
نبودے تا بندہ در راہ ہلاک شدی میاں
نعمت از بندہ چنیں بے مروتی کردند فرمودند
چہ عجب است شما و میاں سید خوندمیر برادر
حقیقی اید و میاں نعمتؓ کسانیکہ برحمت حق
لایق بودند آوردند و با بھیا چناں کردند
کہ رسم عوام الناس آں کہ گویند میراث
از آبا را و دست بندگی میاں نعمتؓ بدان واسطہ

فرح پہنچنے سے پہلے میاں شیخ محمد کبیرؓ کو خوشخبری سنانے کیلئے
حضرت مہدیؑ کے حضور میں روانہ کیا جب میرانسید محمودؓ
کے آنے کی خبر حضرتؑ کو پہنچی تو وہ دن بی بی بونجیؓ
کی باری کا تھا حضرت مہدیؑ کو بہت مسرور دیکھکر
بی بیؓ نے پوچھا کہ میراں کو فرزند کے آنے کی خوشحالی
ہوتی ہے امامؑ نے فرمایا ہاں بیٹا بیٹا ہوکر آتا ہے
کیوں خوشحالی نہو ملاقات کے بعد حضرت مہدیؑ نے
یہ بیت پڑھی ۔

دوست کیخاطر تمام عالم سے منقطع ہوجانا چاہیئے
ہاں دوست کی خاطر دو عالم سے منقطع ہوسکتے ہیں

اس کے بعد میرانسید محمودؓ نے عرض کیا میرانجی
اگرچہ میاں سید خوندمیر راستہ میں ملاقات نہ کرتے
اور ہمراہ نہوتے تو بندہ راستہ میں ہلاک ہوجاتا
اور میاں نعمتؓ نے بندہ سے ایسی بے مروتی
کی امامؑ نے فرمایا تعجب کی بات کیا ہے تم اور میاں
سید خوندمیر برادر حقیقی ہو اور میاں نعمتؓ نے
ان اشخاص کو جو اللہ کی رحمت کے لایق تھے لایا ہے
اور بھیا کے ساتھ ایسا کیا عوام کی رسم جو کہتے
ہیں کیا اس کے آبا کی میراث ہے نہیں جانے بندگی

دلگیر گشتہ مسجد یکہ در صحرا بود رفتند حضرت رفتہ
دست میاں نعمتؓ گرفتہ آوردند دراں محل
ایں سخن فرمودند توں مجھ لوڑ نلوڑ ہوں تجھ
لوڑ نہار ۔ فی الجملہ قصۂ یاراں حضرت بنہایت
رسانیدہ شد اما چوں از نگر ٹھٹھہ سوار شدند
دراں زماں فرمودند سندھی ناپسندی دریا خاں
با لشکر خود ہمراہ شد فرمودند دریا خاں وداع
کن گفت تا سرحد قندھار خواہم آمد زیرا چہ
راہ خرابات است سہ فرسنگ آمد بعد ازاں
جہد کردہ باز گردانیدند بعد از چہار منزل
میاں ولیؓ پس ماندہ بودند دیسائے آں
ولایت ایشاں را طلبیدہ پرسید کہ ایں لشکر
عظیم از آں کیست و کجا می رود گفتند طائفۂ
فقرا است حاکم آں مہدی موعود است گفت
دروغ می گوئی کہ چندیں فیلان قوی ہیکل توانا
چگونہ بفقیران بے نوا باشد پس میاں
ولی پیش حضرتؓ مقالات دیسائی تعریض
نمودند فرمودند آری ہمچنیں است چنانچہ
حضرت رسولؐ را خمسۃ آلاف من الملائکۃ مسومین

میاں نعمتؓ اس وجہ سے رنجیدہ ہو کر جنگل کی مسجد میں
چلے گئے حضرت تشریف لیجا کر میاں نعمتؓ کا ہاتھ
پکڑ کر لائے اس موقع پر یہ بات فرمائی ــــ توں مجھ لوڑ
نلوڑ ہوں تجھ لوڑ نہار ۔ حاصل کلام حضرت کے صحابہؓ
کا قصہ انتہا کو پہنچ گیا۔ لیکن جب نگر ٹھٹھہ سے
نکلے اس وقت امامؑ نے فرمایا کہ سندھی ناپسندی ۔
دریا خاں اپنے لشکر کو لیا ہوا امامؑ کے ہمراہ ہو گیا
تو فرمایا اے دریا خاں واپس ہو جاؤ۔ کہا کہ میں
قندھار کی سرحد تک آؤنگا کیوں کہ راستہ ویران
ہے۔ نو میل ساتھ آیا اس کے بعد امامؑ نے کوشش
کرکے واپس کیا۔ چار منزل کے بعد میاں ولیؓ پیچھے
رہ گئے تھے اس شہر کا دیسکھ ان کو طلب کرکے
پوچھا کہ یہ بڑا لشکر کس کی ملک سے ہے اور کہاں
جاتا ہے۔ میاں ولیؓ نے کہا فقرا کی جماعت ہے انکا
حاکم مہدی موعودؑ ہے۔ کہا تو جھوٹ کہتا ہے کیوں کہ
اتنے قوی ہیکل توانا ہاتھی بے سامان فقیروں کے
پاس کیسے رہتے پس میاں ولیؓ نے دیسکھ
کی باتیں حضرت مہدیؑ کے حضور میں عرض
کیں امامؑ نے فرمایا ہاں ایسا ہی ہے چنانچہ حضرت رسولؐ

ملازم بودند ہمچناں با بندہ ملازم اند چوں پیشتر
شدند درمیان راہ چند کس از جماعت تاجراں
خوفناک یعنی سفید گون گشتہ پس وپیش نگراں
دواں می آمدند چوں حضرتؑ را دیدند آہستہ
شدہ فریاد بر آوردند کہ خوند کار بہ ایں راہ نروند
کہ ماچہل تن بودیم ہفت تن زندہ ماندیم اکثر
یاراں بسبب ماراں ہلاک شدند درمیان راہ
آں ماراں گویا رہزنانند حضرت میرانؑ
فرمودند ایں ماجرا را چند روز شدہ اند
گفتند امروز ایں واقعہ روے دادہ است
از ینجا مقدار نیم کردہ راہ بیش بودہ است
فرمودند بہ ہمراہ بندہ بیائید ہمراہ
حضرتؑ باز گشتند چوں بداں جا رسیدند
حضرت میرانؑ ہمونجا مقام کردند و آں کسانیکہ
زہر ماراں بدیشاں اثر کردہ بود ہمہ را
پس خوردہ خود عنایت فرمودند اللہ تعالیٰ
زہر از اوشاں دفع نمود و ہمہ کساں
ہشیار شدہ ہر چہل تن تصدیق نمودہ تارک
دنیا و طالب لقاء مولیٰ شدہ صحبت آنحضرتؑ

کے لئے پانچ ہزار ملائک نشان والے ملازم تھے
اسی طرح بندہ کے پاس ملازم ہیں. جب آگے بڑھے
راستہ میں تاجروں کی جماعت سے چند اشخاص ڈرے
ہوئے حیران اور چہرہ کا رنگ اڑا ہوا آگے پیچھے دیکھتے
ہوئے دوڑتے آرہے تھے جب انھوں نے حضرت
مہدیؑ کو دیکھا تو ان کی چال دھیمی ہوئی فریاد کرنے لگے
کہ خوندکار اس راستہ سے نہ جائیں کیونکہ ہم چالیس آدمی
تھے جن میں سے سات زندہ ہیں اکثر احباب سانپوں کے
سبب سے ہلاک ہوگئے راستہ کے درمیان وہ سانپ
گویا رہزن ہیں. حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اس واقعہ کو
کتنے روز ہوے. کہا کہ یہ واقعہ آج ہی کا ہے اور
یہاں سے آدھے کوس کے فاصلہ پر ہوا ہے. امامؑ
نے فرمایا کہ تم بندہ کیساتھ چلو تو وہ ساتھ ہوگئے .
جب سانپوں کے مقام پر پہنچے تو اسی جگہ حضرت مہدیؑ
نے قیام فرمایا اور جن اشخاص کو سانپوں کے زہر کا
اثر ہوا تھا ان سب کو اپنا پسخوردہ عنایت فرمایا .
اللہ تعالیٰ نے ان کا زہر دفع کر دیا اور تمام لوگ ہشیار
ہوگئے اور چالیس اشخاص نے حضرت مہدیؑ کی تصدیق
کرکے تارک دنیا اور طالب دیدار خدا ہو کر حضرت مہدیؑ

اختیار کردند چوں شب درآمد فرمودند کہ امشب نوبت
معاف است ہمہ کس بخسپید چوں نیم شب شد
بادشاہ ماراں حاضر شدہ با حضرتؑ التماس کرد
اگر حکم باشد راہ گذاریم فرمودند خوب است راہ
گذاراں را ایذا نرسد پس بادشاہ ماراں حکم
کرد آں مارہا کہ ایشاں را رنجانیدہ بودند
حاضر کنید در حال بیاوردند حکم کرد کہ ہمہ
را پارہ پارہ کنید بغیر اہمال ذرہ ذرہ کردند
چوں صبح صادق دمید با سلامتی ہمہ
کساں ہمراہ حضرت میرانؑ رواں شدند تا کہ
بہ قندھار رسیدند در انجا شتہ بیگ حاکم بود
پسر میر ذوالنون در ہنگام بست سالگی
می نوش و بے تفہیم بود دراں مقام کسے
گفت کہ میرانجی ایشاں خراسانیاں جباراں و
ما ہندیاں در اصل یکدیگر حکایت و فہمات در
اہل ہند نمی کنند اگر در مصلحت آید چند روز دعوی
خویش نہاں باید کرد ہرگاہ کہ میان یکدیگر تفہیم
شویم وادشاں چیزی بما مائل شوند

کی صحبت اختیار کی جب رات ہوئی امامؑ نے فرمایا آج کی
رات نوبت (باری باری سے اللہ کے ذکر میں بیٹھنا)
معاف ہے تمام لوگ سو جاؤ جب آدھی رات ہوئی تو سانپوں
کا بادشاہ حاضر ہو کر حضرتؑ سے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو راستہ
چھوڑ دیتے ہیں فرمایا کہ بہتر ہے راستہ چلنے والوں کو
تکلیف نہ پہنچے پس سانپوں کے بادشاہ نے حکم دیا کہ
ان سانپوں کو جنھوں نے ان لوگوں کو رنجیدہ کیا ہے
حاضر کرو اسی وقت حاضر کئے گئے تو حکم دیا کہ ان کو ٹکڑے
ٹکڑے کر دو فوراً ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جب صبح ہوئی
تو سب اشخاص سلامتی کے ساتھ حضرت مہدیؑ کے ہمراہ
روانہ ہوئے اور قندھار پہنچے۔ وہاں کا حاکم میر ذوالنون
کا بیٹا شتہ بیگ تھا بیس سالہ عمر میں شرابی اور لاپروا تھا۔
قندھار میں کسی نے کہا میرانجی یہ خراسانی بڑے ظالم ہیں
اور ہم ہندی ہیں اصل کے لحاظ سے آپس میں ایک دوسرے
سے ہندی بات اور دینی گفتگو نہیں کرسکتے اگر مصلحت
سمجھی جائے تو چند روز اپنا دعویٰ پوشیدہ رکھیں جس
وقت آپس میں ایک دوسرے کی گفتگو سمجھنے لگیں اور
وہ لوگ ہماری طرف کچھ مائل ہو جائیں تو آپ اپنا دعویٰ
ظاہر فرمائیں۔ امامؑ نے فرمایا کہ اگرچہ مہدیت کا دعویٰ

بعد ازاں دعوی خود اظہار کنند فرمودند اگر
بسبب قوت شما دعوی مہدیت کردہ شدہ
باشد پس ہمچنین است۔ واگر بقوت حق تعالی
است انشاء اللہ تعالی معلوم خواہد شد در انجا
اخبار حضرت بسیار منتشر گشت کہ سیدے از
ہند آمدہ است و دعوی مہدیت میکند
و برآں کلام اللہ شاہد آوردہ است و انکار
خود کفر می گوید بعدہ ہمہ علما جمع شدہ
و در مسجد جامع حضرت را طلبیدند و حضرت
نیز برائے نماز آدینہ استعداد می نمودند مردمان
علما گفتند کہ بیائید فرمودند می آیم بار دیگر
بسیار شدہ آمدہ گفتند زود بیائید فرمودند
کہ مردماں وضو می سازند می آیم باز کرت
سوم ہم بسیار شدہ آمدہ دامن کمر بند مبارک
گرفتہ گفتند کے می آئید چرا زود نمی آئید
بعدہ حضرت امیر ایستادہ شدہ چند
اقدام پا برہنہ می رفتند دراں حال کسے
گفت کہ نعل میرائ بیارید فرمودند تعلق
نیست بندہ ہزار میل برائے خدا برہنہ پا

تمہاری قوت کے سبب سے کیا گیا ہوگا تو مصلحت سے
کام لیا جائیگا۔ اور اگر اللہ تعالی کی قوت سے دعوی
مہدیت کیا گیا ہے تو انشاء اللہ تعالی معلوم ہو جائیگا۔
قندھار میں حضرت مہدی کے متعلق خبریں بہت
پھیل گئیں کہ ایک سید ہند سے آیا ہے اور مہدیت
کا دعوی کرتا ہے اور اپنے دعوے پر کلام اللہ کو گواہ
لایا ہے اور اپنی ذات کے انکار کو کفر کہتا ہے۔
اس کے بعد تمام علماء نے جمع ہو کر قندھار کی
جامع مسجد میں حضرت مہدی کو طلب کیا اور حضرت
بھی نماز جمعہ کے لئے تیاری کر رہے تھے علماء کے
لوگوں نے آکر کہا کہ آئیے فرمایا آتا ہوں دوسری بار
بہت سے لوگوں نے جمع ہو کر آکر کہا جلد آئیے
فرمایا کہ لوگ وضو کر رہے ہیں آتا ہوں پھر تیسرے
بار بھی بہت سے لوگ جمع ہو کر آئے اور حضرت کے
کمر بند مبارک کا دامن پکڑ کر کہا کب آتے ہو
کس لئے جلد نہیں آتے اس کے بعد حضرت امیر
کھڑے ہو کر چند قدم برہنہ پیر تشریف لیجاتے
تھے۔ اس وقت کسی نے کہا حضرت کی نعل لاؤ۔
فرمایا تعلق نہیں ہے بندہ ہزار میل خدا کے لئے

خواہد رفت پس ازاں اصحابائی کہ ہمراہ حضرتؑ
بودند اوشاں را منع کردند یاراں باز نماندند
بعدہٗ دست درازی کردند بندگی میاں دلاورؓ
را چوبے رسید دراں حال روئے انور حضرتؑ
بہ ہیچ چیز تفاوت یافتہ نشد پس ہرگاہ کہ
بہ جامع رسیدند آنحضرتؑ بہ ہیچکس التفات
نہ کردند علماء مذکور دشنامہا بر زبان آوردند
آنسرورؑ حلیمیت و بے نیازی تمام ورزیدہ بر صف
اول نشستند بعد زمانے شہ بیگ در حال بادہ
نوش و آوندہائے شراب ہمراہ گرفتہ بیامد
دراں وقت کسی بحضرت التماس کرد کہ شہ بیگ
می آید شراب خوار و بے تفہیم بغایت اشرار میبودند
آہستہ باشید و آمدن بد بہید مستان دنیا نزد
بندہ آمدہ ہشیار می شوند ایں مستی پیشاب است
تا کے بماند چوں شہ بیگ آمدہ پیش حضرت امیرؑ بجائے
بنشست و مردماں کہ شور و غوغا بزبان درازی
میکردند اوشاں را منع کردہ بلکہ زجر نمودہ گفت
آہستہ باشید باری تا شنوم کہ سید چہ می گوید بعدہٗ
ہرچہ خواہم بکنم چوں ہمہ کس خاموش شدند حضرتؑ

برہنہ پیر جائیگا اس کے بعد حضرتؑ کے ہمراہ جو صحابہؓ
تھے ان کو منع کیا صحابہؓ نہیں رکے دست درازی
شروع کی بندگی میاں دلاورؓ پر لکڑی چلائی اس
وقت حضرتؑ کا رخ انور کچھ بھی متغیر نہ ہوا پس جب
امامؑ جامع مسجد پہنچے تو آپ کسی کی طرف توجہ نہیں کی
علماء مذکور گالیاں دینے لگے آنسرورؑ کامل حلم اور
بے نیازی سے کام لیکر صف اول پر بیٹھ گئے تھوڑی
دیر کے بعد شہ بیگ نشہ کی حالت میں شراب کے
شیشے ہمراہ لیا ہوا آیا اس وقت کسی نے حضرت مہدیؑ
سے عرض کیا کہ شہ بیگ آتا ہے شراب پیا ہوا اور نالائق
اور بہت شریر ہے۔ امامؑ نے فرمایا خاموش رہو اور
آنے دو دنیا کی مستی رکھنے والے بندہ کے پاس آکر
ہشیار ہوجاتے ہیں یہ پیشاب کی مستی ہے کبتک
رہیگی جب شہ بیگ آیا تو حضرت مہدیؑ کے سامنے
ایک جگہ بیٹھ گیا اور جو لوگ زبان درازی کیاتہ
شور و غوغا کرتے تھے ان کو منع کرکے بلکہ جھڑکی
دیکر کہا خاموش رہو ایک بار میں بھی تو سنوں یہ
سید کیا کہتا ہے اس کے بعد میں جو کچھ چاہونگا کرونگا۔
جب سب لوگ خاموش ہوگئے تو حضرت مہدیؑ نے

بیان قرآن شروع کردند تا سه آیت بیان فرمودند
حال شه بیگ به سمع آنچناں شد که گویا کبوتر
نیم بسمل و بحال زاری بعرض پیش آمد که اے میر
از من خطا شد و اللہ چناں نه دانستم اگر بدانستے
بسر و چشم پیش آمدے و گستاخی که کرده شد
نکردمے بعدهٗ ایستاده شدہ التماس نمود که
غایت گستاخی کردم عفو فرمایند ہمچنیں کم و بیش
تا یکپاس تکرار میکرد حضرتؑ با او التفات
نه کردند تا که بیان قرآن یک رکوع افمن
کان علی بینة من ربه (جزو ۱۲ رکوع ۲)
تمام کردند بعده حضرتؑ استاده رواں شدند
شه بیگ دست مبارک آنسرورؑ گرفته بر دست
خویش نہاده تا یوثاق امیر زماں آمده پای بوسی
کرده باز گردید برائے مہمانی زر و نقره و میوهٔ
خشک و ترے غایت فرستاد قبول فرمودند
چوں سه روز شد قبول نه فرمودند پس شه بیگ
خود آمده بسی کوشش کرد آنسرورؑ فرمودند که
سنت مصطفیٰؐ قبول کردن ضیافت سه روز
است من ہم بیش از سه روز نخواہم گرفت

قرآن کا بیان شروع فرمایا تین آیتوں کا بیان فرمایا
تو بیان سننے سے شہ بیگ کا حال ایسا ہوگیا گویا کہ
نیم بسمل کبوتر اور روتا ہوا عرض کیا کہ اے سردار مجھ
سے خطا ہوئی خدا کی قسم میں ایسا نہیں جانتا تھا
اگر جانتا تو بسر و چشم حاضر خدمت ہوتا اور جو گستاخی
کی گئی نہ کرتا اس کے بعد کھڑے ہو کر عرض کیا کہ میں
نے بہت گستاخی کی معاف فرمائیں اسی طرح کم و
بیش ایک پہر (تین گھنٹہ) تکرار کرتا تھا اور حضرت مہدیؑ
نے افمن کان علی بینة من ربه (پس
وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے بینہ پر ہو) کے پہلے
رکوع کا بیان ہونے تک شہ بیگ کی طرف توجہ نہیں
کی اس کے بعد حضرتؑ کھڑے ہو کر روانہ ہوئے شہ بیگ
آنسرورؑ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ہاتھ پر رکھا ہوا امیر زماں
(حضرتؑ) کے مکان تک آکر قدمبوسی کر کے واپس
ہوا اور مہمانی کے لئے سونا چاندی اور خشک و تر
میوہ بھیجا امامؑ نے قبول فرمایا جب تین روز ہوگئے
تو قبول نہیں فرمایا پس شہ بیگ نے خود آکر
بہت کوشش کی آنسرورؑ نے فرمایا کہ تین روز کی
ضیافت قبول کرنا سنت مصطفیٰؐ ہے میں بھی

پس تا دو ہفتہ آنحضرتؑ در قندھار سکونت
فرمودہ رواں شدند شہ بیگ سہ کردہ ہمراہ
آں سرور پیادہ وار فتراک اسپ عالی گرفتہ
رواں شد حضرتؑ فرمودند کہ باز گردید عرض
بجا آوردہ کہ مرا مرید خود سازند پس آنحضورؑ
زیر سایہ درختی فرود آمدہ تلقینش فرمودند
پس ازانجا باز گردید مہاجران کہ از قندھار
بمصحوب آں کاشف الکروب والاسرار
بدیں اسامی رواں شدند میاں محمد
کاشانی و میاں اشرف ہانسوی و میاں
لالن خراسانی و میاں حاجی محمد
احمد آبادی میاں عبداللہ و میاں
عبدالہاشم و میاں عبدالقادر و میاں
کبیر خاں و میاں شریف محمد و میاں کمال خاں
و میاں چالاک چونکہ آنحضرتؑ بمقام فرح رسیدند
خبر فیض منتشر شد کہ سیدی از اولاد حسینؓ
آمدہ دعوی مہدیت میکند کہ من مہدی موعود
خلیفۃ الرحمن ام بر جمیع خلائق تصدیق من
فرض است مصدق ما مومن و منکر ما

تین روز سے زیادہ نہیں لوں گا پس آنحضرتؑ قندھار
میں دو ہفتے قیام فرماکر روانہ ہوئے آقا شہ بیگ
بھی حضرت مہدیؑ کے گھوڑے کی فتراک
پکڑے ہوا تین کوس تک حضرتؑ کے ساتھ رہا۔
حضرتؑ نے فرمایا کہ واپس ہوجاؤ تو عرض کیا مجھکو
مرید کیجئے پس آنحضورؑ نے ایک جھاڑ کے
سایہ کے نیچے آکر اس کو تلقین فرمائی پس شہ بیگ
وہاں سے واپس ہوگیا۔ قندھار سے اس کاشف
الکروب والاسرارؑ کے ہمراہ جو مہاجرینؓ روانہ ہوئے
ان کے اسمار گرامی یہ ہیں میاں محمد کاشانی
میاں اشرف ہانسوی میاں لالن خراسانی
میاں حاجی محمد احمد آبادی میاں عبداللہ میاں
عبدالہاشم میاں عبدالقادر میاں کبیر خاں
میاں شریف محمد میاں کمال خاں اور میاں چالاک
جب آنحضرتؑ فرح کو پہنچے تو آپ کے فیض
کی خبر پھیل گئی کہ ایک سید اولاد حسینؓ سے
آکر دعوی مہدیت کرتا ہے کہ میں مہدی موعود
خلیفۃ الرحمن ہوں تمام خلائق پر میری
تصدیق فرض ہے ہماری تصدیق کرنیوالے مومن ہیں

کافراست این میگوید پس قاضی شہر کوتوال
را گویانید کہ تو باانبوہ مردماں برو وسیدی
کہ دعوی مہدیت می کند باخورد وکلان او
دست کردہ بیار کوتوال کسان خودرا فرستاد
حضرتؑ بایاران خود بیرون حجرہا دریادحق
نشستہ بودند اصحاب ومہاجرانؓ رخصت
بجنگ طلب کردند فرمودند بندہ تابع فرمان
حضرت رب العزت است تابع فکر خود یا
بمصلحت کسی نیست صبر کنید بعدہ کسان
کوتوال جملہ اسباب فقرا مرد وزنان تا سرپوش
زناں گرفتہ پیش آنسرورؑ آمدند وطلب
شمشیرہا کردند حضرتؑ اول شمشیر خود
پیش نہادند یاراں نیز متابعت آنسرورؑ
بجا آوردند حاکم وامیر قلعہ سرور
خاں سروانی بود وامیر قصبہ میرذوالنون
بود سرور خاں مذکور درنیم شب رویا دید
کہ حضرت رسالت پناہؐ نیزہ بارکردہ
برسر ایستادہ اند ومی فرمایند
کہ در مملکت تو برفرزندم کہ والی ولایت

اور ہمارا انکار کرنے والا کافر ہے یہ کہتا ہے پس
شہر کے قاضی نے کوتوال کو کہلایا کہ تو لوگوں کے
ہجوم کے ساتھ جا اور جو سید دعوی مہدیت کرتا ہے
اس کو مع خورد و کلاں گرفتار کرکے لا کوتوال نے
اپنے لوگوں کو بھیجا حضرتؑ اپنے صحابہؓ کیساتھ
حجروں کے باہر خدا کے ذکر میں بیٹھے تھے اصحاب
ومہاجرینؓ نے جنگ کی اجازت طلب کی امامؑ نے
فرمایا کہ بندہ حضرت رب العزت کے فرمان کا تابع
ہے اپنی فکر یا کسی کی مصلحت کا تابع نہیں ہے
صبر کرو اس کے بعد کوتوال کے لوگ فقیر مردوں
اور عورتوں کا تمام اسباب یہاں تک کہ عورتوں
کی اوڑھنیاں لیکر آنسرورؑ کے حضور میں آئے
شمشیروں کو طلب کیا حضرتؑ نے پہلے اپنی شمشیر
ان لوگوں کے سامنے رکھدی صحابہؓ نے بھی آنسرورؑ
کی پیروی کی (اپنی اپنی شمشیریں دیدیں) سرور خاں
سروانی حاکم اور امیر قلعہ تھا اور میر ذوالنون
امیر قصبہ تھا سرور خاں مذکور نے آدھی رات میں
خواب دیکھا کہ حضرت رسالت پناہؐ نیزہ ٹیک کر
سرھانے کھڑے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تیری سلطنت

است چنین ظلم شده او با ترس و ہیبت
جواب داد که من نمی دانم علی الصباح تفحص
کنم بعد ازیں بدرد شکم عاجز آمده بیدار شده
کوتوال را طلب کرده گفت که تو چه کار کردی
و من چنین دیدم واز درد شکم حیرانم عکس
مذکور کیفیت من وعن ظاہر نمود پس
قاضی را محبوس کرده پیش حضرتؑ گویانید
آنچه حکم فرمایند بر قاضی اجرا کنم و نیز
بعضی علما منصف را برائے عذر خواہی و
تحقیق دعوی پیش آنحضرتؑ فرستاده گویانید
آنچه کالائی تلف شده را تذکره کرده
فہرست بدہند تا اضعاف آں گذرانم
ایشاں آمده بسیار عذر خواہی نموده
برائے تذکرهٔ اسباب تلف شده
عرض کردند فرمودند از آن ما ہیچ
تلف نشده است ما بجز خدا ہیچ ندایم
خدائے من از من تلف نشده است
بعده ایشاں چند سوالہائے علمی
کردند ایشاں را جواب فرمودند محظوظ شده

میں میرے فرزند پر جو میری ولایت کا مالک ہے
ایسا ظلم ہوا ہے تو اس نے خوف اور ہیبت سے
جواب دیا کہ میں نہیں جانتا سویرے تحقیق کرونگا
اس کے بعد پیٹ کے درد سے عاجز ہو کر ہشیار
ہوا اور کوتوال کو طلب کر کے کہا کہ تو کیا کام کیا
کہ میں نے ایسا خواب دیکھا اور پیٹ کے درد
سے پریشان ہوں کوتوال مذکور نے پوری کیفیت
بیان کی اور قاضی کو قید کر کے حضرت مہدیؑ
کے حضور میں کہلایا کہ آپ جو کچھ حکم فرمائیں قاضی
پر جاری کرتا ہوں اور نیز بعضے منصف علمار کو
عذر چاہنے اور دعوی کی تحقیق کے لئے آنحضرتؑ
کے حضور میں بھیجکر کہلایا کہ آپ تلف شدہ سامان
کا ذکر کر کے فہرست دیں تو میں دگنا سامان
گزرانتا ہوں علمائے مذکور نے حضرتؑ کی خدمت
میں جا کر بہت عذر خواہی کی اور تلف شدہ سامان
کے ظاہر کرنے کے لئے عرض کیا تو امامؑ نے فرمایا
ہماری ملک سے کوئی چیز تلف نہوئی ہم خدا کے
سوائے کوئی چیز نہیں رکھتے میرا خدا مجھسے تلف نہیں
ہوا اس کے بعد علمار نے چند علمی سوالات کیے

واپس گشتند آنچہ مذاکرہ بود گفتند کسی کہ
میان ایشان فاضل تر بود گفت اے نواب
علم من پیش علم سید ہمچوں قطرہ پیش دریا
بود پس این خبر بہ میر ذوالنون کہ در اچ بود
رسانیدہ مشورت نمودند کہ چہ باید کرد
میر ذوالنون گفت باری آنچہ تلف شدہ است
باید فرستاد بعدہ من باشوکت و اسباب
جنگ میروم اگر طاقت نیاوردہ باالتفات
کنند کاذب باشند والا نہ بے نیازی
خواہند کرد و برما ہیبت اثر کند تا ما
متوجہ شویم لاشک مہدی موعود است
پس حاکم مذکور را سخنش پسند آمدہ رضا
داد چنانکہ گفتہ بود ہمچنان کرد چوں
آواز مزامیر لشکر بسمع فقرا رسید
دبدبہ و تعدی بسیار بدست درازی شد
بحدیکہ کسے را بہ چابک کسے را ایذا رسانیدند
چونکہ بنظر مبارک آنسرور آمد یک بیک از
اسپ فرود آمدہ نیت کردہ بود کہ نزدیک
حضرت میراں رفتہ بہ نشینم کسے سوی او

ان کا جواب فرمایا محظوظ ہو کر واپس ہوئے۔ امامؑ
اور علماء مذکور کے درمیان جو کچھ گفتگو ہوئی اس کے
متعلق ان میں جو بڑا فاضل تھا کہا اے نواب
(سرور خاں) میرا علم سید کے علم کے سامنے ایسا ہے
جیسا کہ قطرہ دریا کے سامنے پس ان علماء نے
یہ خبر اچ میں ذوالنون کو پہنچا کر مشورہ کیا کہ
کیا کرنا چاہیئے میر ذوالنون نے کہا ایک بار تلف شدہ
سامان بھیج دینا چاہیئے اس کے بعد میں دبدبہ
اور جنگ کے اسباب کیساتھ جاتا ہوں اگر
کم ہمتی سے ہماری طرف توجہ کی تو جھوٹے ہیں۔
اور اگر ہم سے لاپروائی کی اور ہم پر ہیبت اثر
کرے تو ہم متوجہ ہوں گے بیشک مہدی موعود ہے
پس حاکم مذکور کو میر ذوالنون کی بات پسند آکر
رضا دیا اور میر ذوالنون نے جیسا کہا تھا۔
ویسا ہی کیا۔ جب لشکر کے باجوں کی آواز فقراء
کی سماعت میں آئی اور دبدبہ کے ساتھ حد سے
زیادہ ظلم اور دست درازی کرتا ہوا
آیا یہاں تک کہ کسی کو چابک رسید کیا اور
کسی کو تکلیف دیا آنسرورؑ کی نظر مبارک پڑتے

التفات نکرد وجای نداد دراں حال حضرت میراںؑ
فرمودند ہر جاکہ بیابید بنشنید فی الحال
درخاک بنشست حضرتؑ دعوت شروع کردند
بادب دعوت شنیدن گرفت بعدہٗ فرمودند
نزدیک بیا نزدیک آمد باز فرمودند نزدیکتر
بیا نزدیکتر آمدہ عرض کرد اگر خوندکار مہدی
لغوی باشند معقول است اگر اصطلاحی باشند
برہان باید نمود فرمودند برہان نمودن کار
حقتعالیٰ است و بر بندہ تبلیغ است
باز میر ذوالنون گفت در حدیث آمدہ است
کہ بر مہدیؑ شمشیر کار نکند فرمودند کہ کار
او بریدن است و کار آب غرق کردن
و کار آتش سوختن است اما بر مہدی
کسے قادر نشود بیاز مائید گفتہ
شمشیر خود پیش او بداشتند میر ذوالنون
شمشیر برداشتہ برخاست و دست بالا
کرد دستش سیخ شد پس بدست دیگر برگرفت و
برداشت آں نیز سیخ شد رویش سبز شد بیہوش گشتہ
بیفتاد حضرتؑ دستش گرفتہ ہوشیار کردند باز

ہی یک بیک گھوڑے سے اتر کر حضرت مہدیؑ
کے قریب بیٹھنے کا ارادہ کیا کسی صحابیؓ نے نہ
تو اسکی طرف توجہ کی اور نہ اسکو جگہ دی اسوقت
حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ جہاں جگہ پاؤ بیٹھ جاؤ
اسی وقت زمین پر بیٹھ گیا حضرتؑ نے قرآن کا
بیان شروع فرمایا تو ادب کے ساتھ بیان سننے
لگا اس کے بعد امام نے فرمایا کہ نزدیک آ
پھر فرمایا کہ زیادہ نزدیک آ بہت نزدیک آکر
عرض کیا اگر خوندکار لغوی مہدی ہیں تو معقول
ہے اگر اصطلاحی مہدی ہیں تو دلیل دکھانا چاہیئے۔
فرمایا کہ دلیل دکھانا اللہ تعالیٰ کا کام ہے اور بندہ پر
تبلیغ ہے پھر میر ذوالنون نے کہا حدیث میں آیا ہے کہ
مہدیؑ پر شمشیر کام نہیں کریگی امامؑ نے فرمایا شمشیر کا کام
کاٹنے کا ہے اور پانی کا کام ڈبانے کا ہے اور آگ کا
کام جلانے کا ہے لیکن مہدیؑ پر کوئی قادر نہوگا آزماؤ
کہکر اپنی شمشیر اسکے سامنے رکھدی میر ذوالنون شمشیر لیکر
اٹھا اور ہاتھ اونچا کیا اسکا ہاتھ سیخ ہوگیا پس دوسرے
ہاتھ میں شمشیر لیکر اٹھایا وہ ہاتھ بھی سیخ ہوگیا چہرہ سبز ہوکر بیہوش ہوکر گرا
حضرت مہدیؑ نے اسکا ہاتھ پکڑ کر ہشیار کیا اسی طرح تین بار

ہمچناں تا سہ کرت مکرر کرد باز بتواضع و ادب
شمشیر پیش آنحضرت بداشت بعدہ یکی وزیر
دانشمند نام مولانا نور کوز گر بصوت اعلی گفت کہ
اگر مہدی آمدنی است پس ہمیں ذات مہدی
موعود است وگرنہ ہرگز آمدنی نیست من تصدیق
کردم میر ذوالنون گفت من نیز تصدیق کردم و مصدق
ایں مہدی ام و نوکر و ناصر مہدی و غلام مہدی ام
ہر جا کہ تیغ زدنی باشد تیغ بزنم و مخالفان
مہدی را بکشم حضرت فرمودند تیغ بر نفس خود
بزن کہ در گمراہی نیفگند و ناصر مہدی و کسان
مہدی خدای است پس تلقین شد و
ملا نور کوز گر نیز تربیت شدند و در انجا
بسیار کساں تارکان دنیا و طالبان حق
و واصل مولی شدند صحبت حضرت میراں
اختیار کردند اما مقام آں سرور در فرح
بیرون شہر در باغ بود میر ذوالنون
ہر چند سعی کرد کہ درون شہر بیایند
نیامدند تا زمانیکہ میراں سید محمود بندگیمیاں
سید خوندمیر و بندگیمیاں نعمت و میاں عبدالمجید

حملہ کیا پھر ادب اور تواضع سے آنحضرت کے سامنے
شمشیر رکھدی اس کے بعد ایک عقلمند وزیر نے
جس کا نام مولانا نور کوزگر تھا بلند آواز سے کہا کہ
اگر مہدی کا آنا ہے تو بس یہی ذات مہدی موعود
ہے وگرنہ مہدی ہرگز نہیں آئیگا میں نے تصدیق کی
میر ذوالنون نے کہا میں نے بھی تصدیق کی اور میں
اس مہدی کا مصدق ہوں مہدی کا نوکر اور ناصر
ہوں اور مہدی کا غلام ہوں جہاں تلوار چلانے کی
ضرورت ہوگی تلوار چلاؤنگا اور مہدی کے مخالفوں
کو قتل کرونگا۔ حضرت مہدی نے فرمایا کہ اپنے نفس
پر تلوار مار کہ گمراہی میں نہ ڈالے مہدی اور مہدی والوں
کا ناصر خدا ہے پس میر ذوالنون تلقین ہوا اور ملا نور
کوزگر بھی تربیت ہوئے اور وہاں بہت سے اشخاص
تارکان دنیا طالبان خدا ہوکر خدا کے دیدار سے
مشرف ہوئے اور حضرت مہدی کی صحبت اختیار کی
لیکن فرح میں آنسرور کا مقام بیرون شہر باغ
میں تھا میر ذوالنون نے شہر میں آنے کی بہت
کچھ کوشش کی لیکن میراں سید محمود بندگیمیاں سید خوندمیر
بندگیمیاں نعمت میاں عبدالمجید میاں ابو محمد

میاں ابومحمد و میاں شیخ محمد کبیرؓ و میاں یوسفؓ
که گجرات رواں شده بودند بیایند بعد از
آمدن ایشاں در شهر آمدند در رچ که قصبه بود
درانجا دائره لابدی بستند چند خانها که خدا
رسانیده بود دراں اقامت نمودند بعد از
داخل شدن در فرح دو سال و پنج ماه حیات
آنحضرتؑ ماند و نیز از ٹھٹھه میاں نظام غالبؓ را
به نهرواله فرستادند برائے آنکه سه کس پیرزناں
بودند گفتند که میرانجی دختران ما طلب
بسیار دارند که اگر شما می آئید تا ما نیز در
صحبت میرانؑ مشرف شویم فرمودند بروید
گفتند یک برادر را همراه ما بدهید فرمودند
کدام کس همراه شما بدهیم گفتند میاں
نظام غالب را بدهید میاں نظام شنیده
همه روز گم شدند مبادا که مرا همراه شاں
بدهند و بفرستند تا بعید شوم چوں
بوقت عصر آمدند در بیان حضرتؑ فرمودند
بندگاں گریخته بودند باز آمدند بعد
ادائے نماز شام فرمودند میاں نظام شما

میاں شیخ محمد کبیر اور میاں یوسف رضی اللہ عنہم
جو گجرات گئے تھے ان کے واپس ہونے تک امامؑ شہر
میں نہیں آئے ان کے آنے کے بعد شہر میں آئے
اور قصبہ رچ میں ضرورت کے موافق دائرہ باندھا
اور چند گھر جو خدا تعالیٰ نے دیا تھا ان میں اقامت
فرمائی شہر فرح میں داخل ہونے کے بعد آنحضرتؑ کی
حیات مبارک دو سال پانچ مہینے ہوئی۔ نیز حضرت
مہدیؑ نے میاں نظام غالبؓ کو نگر ٹھٹھہ سے نہروالہ
روانہ فرمایا تھا اس کا سبب یہ تھا کہ تین ضعیف
عورتوں نے امامؑ سے کہا میرانجی ہماری لڑکیاں بھی
خدا کی طلب بہت رکھتی ہیں اور ہم کو کہلا بھیجی ہیں کہ
اگر تم آئے تو ہم بھی حضرت مہدیؑ کی صحبت سے مشرف
ہوتے ہیں۔ امامؑ نے فرمایا کہ جاؤ۔ ان عورتوں نے کہا کہ
ایک بھائی کو ہمارے ہمراہ کر دیجئے امامؑ نے فرمایا کس کو
تمہارے ہمراہ کروں۔ کہا میاں نظامؓ غالب کو۔ میاں
نظام غالب یہ بات سنکر تمام دن غائب رہے اس
خیال سے کہ ایسا نہ ہو کہ مجھکو ان کے ہمراہ کر دیں
اور میں حضرتؑ کی صحبت سے دور ہو جاؤں جب
میاں نظام عصر کے وقت آئے تو بیان کے موقع پر

بر وید چیزی مقصود خدای هست پس
بهمراه آں زناں به نهرواله رفتند همراه
میاں نظام غالب قاضی و خطیب نهرواله
هر دو تصدیق کرده تارک دنیا شده
عهده خود گزاشته بملازمت حضرتؑ
پیوستند پس چونکه در فرح ملاقات
شد فرمودند چنیں کساں را مهدی
باید گفت پس بدانید که سرور خاں
حاکم قلعه او را درد شکم گرفته بود
بملازمت حضرتؑ عرض رسانید که
میرانجی بنده را عفو فرمایند که
نهایت آزاری رسیده است چیزی
پسخورده عنایت فرمایند تا از برکت
آں بعافیت رسم فرمودند ما حکیم
نیستیم که چیزی ادویه بدانیم بعده
بندگی میاں نظامؓ عرض کردند خوندکار
رحمة للعالمین هستند چیزی ستاری
کنند و پسخوردهٔ خویش معاونت بخشند
بعده پسخوردهٔ آب دادند بمجرد نوشیدن درد

امامؑ نے فرمایا کہ بندگان خدا بھاگ گئے تھے پھر آگئے
ہیں شام کی نماز کے بعد فرمایا میاں نظام تم جاؤ
اس میں کچھ خدا کا مقصود ہے پس ان عورتوں کے
ہمراہ نہروالہ گئے. جب میاں نظام غالب نہروالہ سے
واپس ہوئے تو نہروالہ کا قاضی اور خطیب دو نو
حضرت مہدیؑ کی تصدیق اور ترک دنیا کر کے اپنے
اپنے عہدوں کو چھوڑ کر حضرت کی خدمت میں حاضر
ہو گئے پس جب فرح میں امامؑ سے ان کی ملاقات
ہوئی تو فرمایا کہ ایسے اشخاص کو مہدی (ہدایت یافتہ)
کہنا چاہیئے پس جانو کہ حاکم قلعہ سرور خاں کے
پیٹ میں جب درد شروع ہوا تھا تو حضرت مہدیؑ
کی خدمت میں عرض کروایا کہ میرانجی بندہ کا قصور
معاف فرمائیں کہ بہت تکلیف ہو رہی ہے کچھ
پسخوردہ عنایت فرمائیں تا کہ اس کی برکت سے
صحت پاؤں. امامؑ نے فرمایا کہ ہم حکیم نہیں ہیں کچھ
دواؤں کو جانیں اس کے بعد بندگی میاں نظامؓ نے
عرض کیا کہ خوندکار رحمۃ للعالمین ہیں کچھ ستاری
کریں اور اپنا پسخوردہ عنایت فرمائیں اس کے بعد
حضرتؑ نے پانی کا پسخوردہ دیا پیتے ہی درد کم ہو گیا

منقطوع شد در حال آمده تلقین شده باز گشت
وبسیار مہمانی فرستاد بعد از ثلث یوم قبول
نفرمودند پس چنداں کہ علما باللہ مصدقان
موعودؑ بودند بشہر ہری پس سلطان حسین
شاہ خراسان نامہ ارسال داشتند کہ
مایاں تا یک سال در دعوی مہدیت حضرت
میراں سید محمد مہدی موعودؑ بحث کردیم
آخر الامر بانص و باخبر ثبوت نمودیم کہ ایں
ذات مہدی موعودؑ حق است تصدیق کردیم
سلطان مذکور چہار علما یکی شیخ علی فیاض
دوم ملا درویش محمد سوم حاجی محمد ہر دو
خراسانی چہارم عبدالصمد ہمدانی را طلب کردہ
گفت کہ ایں دعوی عظیم است بخوبی
تحقیق باید کرد اگر صادق آید اطاعت باید
ورزید عرض کردند کہ ما را نیز تامل باید کرد
وچنیں حجت باید کہ بے انقطاع باشد
بعدہ فرصت دو ماہ خواستند وگفتند کہ
کتب خانہ بما تسلیم سازند تا بخوب وجہ
باید دید ہمچناں چہار سوال اخذ کردہ سوار شدند

اسی وقت سرور خاں حاضر خدمت ہوکر تربیت ہوکر
واپس ہوا اور مہمانی کے لئے بہت سے اشیاء
روانہ کیا تین روز کے بعد امامؑ نے قبول نہیں فرمایا
پس جتنے علماء باللہ مہدی موعودؑ کی تصدیق
سے مشرف ہوئے تھے شہر ہری میں سلطان حسین شاہ
خراسان کے نام پر خط روانہ کیا کہ ہم سب نے ایک
سال تک حضرت میراں سید محمد مہدی موعودؑ کے
دعوئے مہدیت کے متعلق بحث کیا آخر کار ہم نے
قرآن اور حدیث سے ثابت کیا ہے کہ یہی ذات
مہدی موعودؑ حق ہے ہم نے تصدیق کرلی سلطان
مذکور نے چار علماء یعنی اول شیخ علی فیاض دوم
ملا درویش محمد سوم حاجی محمد ہر دو خراسانی چہارم
عبدالصمد ہمدانی کو طلب کرکے کہا کہ یہ دعوی بڑا
ہے اچھی طرح تحقیق کرنی چاہیئے اگر صادق ثابت
ہو تو اطاعت قبول کرنی چاہیئے. علماء مذکورنے
عرض کیا کہ ہم کو بھی فکر کرنی چاہیئے اور ایسی حجت
چاہیئے کہ منقطع نہو اس کے بعد انھوں نے دو مہینے
کی مہلت طلب کی اور کہا کہ کتب خانہ ہمارے
حوالے کیا جائے تا کہ اچھی طرح تحقیق کریں اور

میان یکدیگر اتفاق کردند وقتیکہ با مہدیؑ
سوال کنند بجز ملا علی فیاض دیگر کس سخن نکند
پس چونکہ بملازمت حضرتؑ رسیدند آنسرورؑ
بیان کلام اللہ شروع کردند تا سہ آیت
پس ایشاں سوال کردند شما خود را مہدی
میگویانید فرمودند بندہ نمی گویاند
بلکہ فرمان حضرت عزت در رسد
کہ ترا مہدی موعود کردیم و تو مہدی
موعود آخر الزماں ہستی باز سوال کردند
شما مذہب چہ دارید فرمودند مذہب ما
کتاب اللہ و سنت محمد رسول اللہؐ باز
پرسیدند کہ بیان بکدام تفسیر میکنید
فرمودند بندہ تفسیر مراد اللہ بیان
میکند ہر تفسیری وحرآں با بیان ایں
بندہ موافق آید صحیح دیگر غلط است باز
پرسیدند کہ دعوی رویت میکنید
و خلق را ہم برویت میخوانید آنحضرتؑ
آیت ہای قرآن کہ بر جواز رویت آمدند
بہ قواعد علمیہ و تطبیق دادہ بزبان

بعد تحقیق چار سوال اخذ کرکے روانہ ہوئے اور
آپس میں اتفاق کیا کہ جس وقت مہدیؑ سے
سوال کریں ملا علی فیاض کے سوائے دوسرا شخص
بات نہ کرے پس جب حضرت مہدیؑ کی خدمت
میں پہنچے آنسرورؑ نے قرآن کا بیان شروع فرمایا
اور تین آیتوں کا بیان کیا پس علماء نے (۱) سوال
کیا کہ آپ خود کو مہدی موعودؑ کہلاتے ہو۔ امامؑ نے
فرمایا کہ بندہ نہیں کہلاتا ہے بلکہ فرمان خدا ہوتا ہے
کہ ہم نے تجھکو مہدی موعود کیا ہے اور تو مہدی موعود
آخر الزماں ہے (۲) پھر سوال کیا کہ آپ کیا مذہب
رکھتے ہو فرمایا کہ ہمارا مذہب کتاب اللہ اور سنت
محمد رسول اللہؐ ہے (۳) پھر پوچھا کہ آپ کس تفسیر
قرآن کا بیان کرتے ہو فرمایا کہ بندہ مراد اللہ کی تفسیر
بیان کرتا ہے جو تفسیر اور اس کے سوائے جو بات
اس بندہ کے بیان کے موافق ہے صحیح ہے ورنہ
غلط ہے (۴) پھر پوچھا کہ آپ خدا کے دیدار کا
دعوی کرتے ہو اور خدا کو دیکھنے کے لئے مخلوق کو
بلاتے ہو۔ آنحضرتؑ نے جو آیتیں دیدار کے جواز
میں آئی ہیں ان کو علمی قواعد سے تطبیق دے کر

اوشاں دیدن خدای را در دنیا ثابت کردند
باز فرمودند در شرع قاضی بچند گواہ راضی
می باشد گفتند بدو گواہ فرمودند اینک
محمد رسول اللہؐ و اینک ابراہیم خلیل اللہؑ
ایستادہ اند بپرسید و یکی بندہ نیز شاہد
است فی الحال مولانا علی جاذب شدہ
تصدیق کردند گفتند واللہ ما راہمین
یک گواہ بندہ است دیگر ہر سہ کس نیز
آمنا و صدقنا آغاز کردند اما سہ علماء
بصحبت ملازم شدند و مولانا عبد الصمد را
پیش سلطان فرستادند و اخبار تصدیق
موعود باو رسانیدند بعد سمع واقعہ
سلطان مذکور تصدیق کردہ سوار شد
و نامہ نوشتہ فرستاد کہ حسین غلام را
خدام از آن خویش پندارند بمنزل
اول نامہ نوشتہ ام اگر حیات باقی است
بملازمت خواہم پیوست و از ہر منزل جاسوس
پیشتر می دوانید ہمچنیں تا سہ منزل
بیامد از حرارت تپ متحیر گشت لاکن راہ

ان علماء کی زبان سے دنیا میں خدا کے دیکھنے کو
ثابت کر دیا پھر امامؑ نے فرمایا کہ شرع میں قاضی
کتنے گواہوں پر راضی ہوتا ہے علماء نے کہا دو
گواہوں پر راضی ہوتا ہے۔ امامؑ نے فرمایا کہ یہ محمد
رسول اللہ اور یہ ابراہیم خلیل اللہ کھڑے ہیں پوچھو
اور ایک یہ بندہ بھی گواہ ہے۔ اسی وقت مولانا
علی نے جاذب ہوکر تصدیق کر لی اور کہا کہ خدا کی
قسم ہمارے لئے یہی ایک گواہ کافی ہے دوسرے
تینوں علماء نے بھی آمنا و صدقنا شروع کیا اور
تین علماء نے حضرت مہدیؑ کی صحبت اختیار کی
اور مولانا عبد الصمد کو سلطان کے پاس روانہ کیا
اور مہدی موعودؑ کی تصدیق کرنے کی خبر سلطان
کو پہنچائی اس کیفیت کو سننے کے بعد سلطان حسین
نے بھی تصدیق کر کے حضرتؑ کی خدمت میں جانے
کے لئے روانہ ہوا اور خط لکھکر بھیجا کہ حسین
غلام کو خدام اپنا سمجھیں۔ پہلی منزل سے خط لکھتا ہوں
اگر حیات باقی ہے تو خدمت میں حاضر ہونگا اور
ہر منزل سے قاصد کو آگے دوڑاتا تھا اسی طرح
تین منزل تک آیا بخار کی حرارت سے متحیر ہوگیا

دور بود بہ چند منازل جان بجاناں سپرد
حضرتؓ را جنازہ سلطان در فرح معائنہ
نمودند آنحضرتؑ با جماعت صحابہ برو نماز جنازہ
ادا کردند۔ روزے ملک گوہر ہمراہ حضرت
آفتابہ آب گرم گرفتہ در صحرا رشدہ بودند
در آنجا کوہ ہا کہ بودند ہمہ طلای خالص شدہ
بودند و ریگ جویہا تمام جواہر بے بہا گشتہ
فرمودند اے ملک اگر شما را چیزے درکار
باشد بگیرید عرض کردند واللہ مرا ہیچ
نباید پس فرمودند کہ مکشت گرفتہ ہر ہمہ
کس را بنمائید و بگوئید کہ ہر کس را باین
چیز حاجت باشد مباح است ہمہ ہا را
بنمودند ہمہ کس جواب دادند کہ ہیچ حاجت
نیست ملک مذکور پیش حضرتؑ عرض کردند
ہیچکس ازیں اشیا ملتفت نیست فرمودند
ہر کہ خدائے را خواہد مال را نخواہد و ہر کہ
مال را خواہد او خدائے را نخواہد پس
مہدی از زمین مال برآوردہ بکہ دہد
نادانان ندانند کہ ایں صفت دجال است

چونکہ راستہ دور تھا چند منازل کے بعد جان جاناں
کے حوالہ کی اور سلطان کا جنازہ فرح میں دکھایا
گیا تو امام مہدی موعودؑ نے صحابہؓ کی جماعت کے
ساتھ سلطان کے جنازہ کی نماز ادا فرمائی۔ ایک
روز ملک گوہرؓ امام مہدی موعودؑ کے ہمراہ گرم پانی
کا لوٹا لئے ہوئے جنگل میں جا رہے تھے اس جنگل
میں جتنے پہاڑ تھے خالص سونا ہو گئے اور ندیوں
کی تمام ریت جواہر بے بہا بن گئی امامؑ نے فرمایا اے
ملک گوہر اگر تم کو کوئی چیز درکار ہے تو لے لو عرض
کیا خدا کی قسم مجھ کو کوئی چیز نہیں چاہئیے پس
فرمایا کہ ایک مٹھی لیکر تمام صحابہؓ کو دکھاؤ اور کہو
جس شخص کو اس چیز کی ضرورت ہے جائز ہے تو
تمام صحابہؓ نے جواب دیا کہ ہم کو ان جواہرات کی کوئی
ضرورت نہیں۔ ملک گوہرؓ نے امامؑ سے عرض کیا کہ
کسی صحابی نے ان جواہرات کی طرف توجہ نہیں کی
تو امام مہدی موعود آخر الزماں خلیفۃ الرحمن خاتم
ولایت محمدی صلعم نے فرمایا کہ جو شخص خدا کو چاہتا ہے
مال کو نہیں چاہتا اور جو شخص مال کو چاہتا ہے خدا
کو نہیں چاہتا پس مہدی زمین سے مال نکال کر

روزی میاں عبدالوہاب پانی پتی پیش حضرتؑ
تعریف عین القضات کردند کہ حضرت عیسیٰ مردہ را
قم باذن اللہ گفتہ زندہ کردی و عین القضات
قم باذنی گفتہ زندہ کردند فرمودند کہ درمیان عیسیٰ
جز خدا ہیچ باقی نبود و میان عین القضات چیزہا
نشانی ہستی باقی بود روزی میاں عبداللہ بغدادی
عرض کردند کہ در خانوادہ شہروردی برای دلاسای
نفس چیزی زر در کمر باید بست و خواجگان چشت
آنچہ خدا دہد ہمہ را ہماں روز بخورند و بخورانند
آنچہ باقی ماند آن را بزمین بدارند فرمودند مقصود
ہر دو خوب است لیکن در سخن ہر دو بوی ہستی
می آید اتباع کلام اللہ محمد رسول اللہ چیزی
ادا نہ کردند زیرا چہ بخل و اسراف ہر دو ناجائز است
قال اللہ تعالیٰ لم یسرفوا و لم یقتروا (جزء ۱۹ رکوع ۴)
کمال درویشی در آن ست کہ خود را بر خدا چناں

کس کو دیگا نادان لوگ نہیں جانتے زمین سے مال نکلکر
لوگوں کو دیکر گمراہ کرنا دجال کی صفت ہے[1] ایکروز میاں
عبدالوہاب پانی پتی نے حضرت مہدیؑ کے حضور میں عین القضاۃ
کی تعریف کی کہ حضرت عیسیٰ مردہ کو اٹھ اللہ کے حکم سے کہکر زندہ
کرتے تھے اور عین القضاۃ میرے حکم سے اٹھ کہکر زندہ
کرتے تھے تو امامؑ نے فرمایا کہ عیسیٰ کے درمیان خدا کے سوا کوئی
چیز باقی نہ تھی اور عین القضاۃ کے درمیان کچھ ہستی کی نشانی باقی
تھی ایکروز میاں عبداللہ بغدادی نے عرض کیا کہ سہروردی
خانوادہ میں نفس کی تسلی کیلئے کچھ زر کمر میں باندھنا چاہئے اور
خواجگان چشت کے پاس جو کچھ خدا دیتا ہے اسی روز کھاتے اور
کھلاتے ہیں کچھ باقی رہ جاتا ہے تو زمین میں دفن کردیتے ہیں امامؑ نے فرمایا
دونوں کا مقصود اچھا ہے لیکن دونوں کے کلام میں ہستی کی بو آتی ہے
کلام اللہ اور محمد رسول اللہ کی اتباع سے کچھ ادا نہیں کیے اسلئے کہ بخل اور اسراف
دونوں ناجائز ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہ فضول خرچی کریں اور نہ
تنگی کریں ۔ درویشی کا کمال یہ ہیکہ خود کو اس طرح خدا کے

[1] ۔ حضرت نواس بن سمعانؓ فرماتے ہیں رسول خدا صلعم نے دجال کا ذکر کرکے فرمایا "پھر ایک اور قوم کے پاس جائیگا اور انہیں (اپنی طرف) بلادیگا وہ لوگ اس کا قول رد کردیں گے تو وہ ان کے پاس سے پھر جائیگا اور وہ لوگ قحط زدہ ہوجائیں گے ان کے ہاتھ میں کچھ اپنا مال نہ ہوگا پھر دجال ویرانہ میں جائیگا تو ویرانہ (خطاب کرکے) کہیگا اپنے (دبے ہوئے) خزانے نکال ڈال چنانچہ تمام خزانے (زمین سے نکلیں گے) اس کے پیچھے لوگ اس طرح چلیں گے جیسے کہ شہد کی مکھیوں کے سردار کے پیچھے مکھیاں چلتی ہیں الخ" (ملاحظہ ہو مشکوٰۃ شریف حصہ چہارم مترجم باب قیامت سے پہلے کی نشانیوں کا بیان صفحہ ۲۴۰ و ۲۴۱) مطبوعہ کرزن اسٹیم پریس دہلی)

تسلیم سازد کہ ہیچ اختیار نباشد پس آنزمان کہ
حضرتؑ در قصبۂ رچ در آمدند و اقامت فرمودند
دراں ساعت ایں نقل فرمودند مہدیؑ و مہدویاں
را ہیچ جائے و ماوای و مسکن و مالوف نیست
انشاء اللہ ہمارے کوئی جائے ہمارے مریں
مہدی و مہدویاں تا قیام قیامت باشند
بجز تفریط و افراط حضرتؑ برائے نماز آدینہ
سوار شدندے یک روز میرانسید محمودؓ پس پشت
حضرتؑ بودند ناگاہ بمقابل کتف حضرتؑ بیامدند
میرانعلیہ السلام سوی میرانسید محمود نظر کردہ
فرمودند بھایا پیشتر روید یا پستر شوید چنانچہ
نقل مذکور و مشہور است پس چونکہ نماز ادا نمودند
نیت وتر بصوت اعلیٰ خواندہ ادا فرمودند در
آں مجمع علماء مولانا گل و مولانا محمود و مولانا
عبدالشکور حاضر بودند میان خود گفتند ایں ذات
مہدی موعود حق است آئندہ آدینہ نخواہد
آمد چوں از نماز فارغ شدند علماء مذکور پیش
حضرتؑ عرض کردند نام خوندکار چیست و روز
تولد خوندکار کدام و روز رحلت خوندکار کدام خواہد شد

حوالے کردیں کہ کچھ اختیار نہ رہے پس جس زمانہ میں
کہ حضرتؑ نے قصبہ رچ میں تشریف لیجا کر اقامت
فرمائی اس وقت یہ نقل فرمائی کہ مہدی اور مہدویوں کے
لئے کوئی جگہ اور جائے پناہ اور گھر اور الفت کا مقام
نہیں انشاء اللہ تعالیٰ جو ہمارے ہیں مفلس مریں گے.
مہدی اور مہدویان قیامت قائم ہونے تک رہیں گے
حضرت مہدی بغیر تفریط و افراط کے نماز جمعہ کے
لئے تشریف لیجاتے ایک روز میرانسید محمودؓ حضرت
مہدیؑ کے پیچھے تھے یکایک حضرتؑ کے مونڈھے
کے مقابل آگئے حضرت مہدیؑ نے میرانسید محمودؓ کی
طرف نظر کرکے فرمایا کہ بھایا آگے بڑھو یا پیچھے ہو جاؤ
چنانچہ نقل مذکور مشہور ہے پس چونکہ حضرت مہدیؑ
نے جمعہ کی نماز ادا فرمائی تو وتر کی نیت بلند آواز
سے کرکے وتر کی نماز بھی ادا فرمائی. علماء کے اس
مجمع میں مولانا گل اور مولانا محمود اور مولانا عبدالشکور
حاضر تھے آپس میں کہنے لگے کہ یہ ذات مہدی موعود
حق ہے آئندہ جمعہ کو نہیں آئیگا۔ جب نماز سے فارغ
ہو چکے تو علماء مذکور نے حضرتؑ سے عرض کیا کہ خوندکار
کا نام کیا ہے اور خوندکار کی پیدائش کا دن کونسا ہے

فرمودند نام بندہ سید محمد بن سید عبد اللہ
و روز تولد ما و دعوت ما و رحلت ما دوشنبہ
است پس ہمہ علما بیعت نمودہ تصدیق
کردہ و ہمراہ آنحضرتؑ بیامدند ہماں
روز حضرتؑ را اثر زحمت پیدا شدہ تب
بیامد آں روز نوبت بی بی ملکانؓ بود روز
دیگر بہ نوبت بی بی بونجیؓ رواں شدند و
دست خود بر دست میراں سید محمودؓ داشتہ
تشریف آوردند بی بیؓ عرض کردند چیزی
آش بکنم میراں تناول فرمایند فرمودند
القوۃ بالغیر لا یقال لہا قوۃ باز فرمودند
المفلس فی امان اللہ بندہ ہیچ ندارد
مگر شصت شمشیر ہا کہ از آنحضرتؑ جہاجرانؓ
را مستعار دادہ بودند اشارت بخشش نمودند
چوں وقت نوبت بی بی ملکانؓ شد فرمودند ما را
بخانہ بی بی ملکانؓ بہ برید یاراں روئے
یکدیگر دیدند کہ حضرتؑ دریں وقت بسیار
معذور اند اگر ہمیں جا باشند خوب است
باز حکم کردند یاراں تامل نمودند چوں بی بی ملکانؓ

اور خوندکار کی رحلت کس دن ہوگی امامؑ نے فرمایا کہ
بندہ کا نام سید محمد بن سید عبد اللہ ہے اور ہماری
پیدائش اور دعوت اور رحلت کا دن دوشنبہ
ہے پس تمام علما بیعت اور تصدیق کرکے آنحضرتؑ
کے ہمراہ ہو گئے اسی روز حضرتؑ پر زحمت کا اثر
ظاہر ہوکر بخار آگیا وہ روز بی بی ملکانؓ کی باری
کا تھا دوسرے دن بی بی بونجی کی باری کی ادائی
کے لئے روانہ ہوئے اور اپنا ہاتھ میراں سید محمودؓ
کے ہاتھ پر رکھے ہوئے تشریف لیگئے بی بیؓ نے
عرض کیں کہ کچھ آش بنا کر لاتی ہوں حضرتؑ تناول
فرمائیں۔ امامؑ نے فرمایا کہ غیر اللہ کی قوت کو قوت
نہیں کہتے۔ پھر فرمایا کہ مفلس اللہ کی امان میں ہے
بندہ کچھ نہیں رکھتا ہے مگر حضرتؑ کی ساٹھ شمشیریں
جو جہاجرینؓ کو مستعار دی گئی تھیں انکو بخشدینے
کے لئے اشارہ فرمایا جب بی بی ملکانؓ کی باری
کا وقت آیا تو فرمایا کہ ہمکو بی بی ملکانؓ کے گھر لیچلو
صحابہؓ ایک دوسرے کو دیکھنے لگے کہ حضرتؑ اس وقت
بہت معذور ہیں اگر اسی جگہ رہیں تو بہتر ہے۔
پھر امامؑ نے حکم کیا تو صحابہؓ نے تامل کیا چونکہ بی بی

نیز ہماں جا حاضر بودند عرض کردند کہ درخانہ
من بستر بر زمین است و اینجا سریر است
میراں ہمیں جا باشند فرمودند کہ حق شما است
عرض کردند کہ حق خود بخشیدم فرمودند تا خدا نہ
بخشد بعدہ حملہ کردہ ایستادہ شدند برادران
بر کوچلی نشاندہ بخانہ بی بی ملکاںؓ آوردند
تا حضرتؑ قرار گرفتہ فرمودند نحن معاشر
الانبیاء لانرث ولا نورث پس روز
دوشنبہ وقت ضحیٰ نوزدہم ماہ ذی القعدہ
۹۱۰ھ ہجری قد امر اللہ لحبیبہ یا عبدی
انا قائم الیک واصلی علیک واسرع
الی حتی اشربک شربۃ بیدی ودع
نفسک فی ذکری دتعال علی اعلی مدرجی
ثم نکس راسہ لقضاء اللہ تعالیٰ فلما قبض
ملک الموت روح المطہر اهتزت العرش
والکرسی والارض والسماء ومابینہما پس
درمیان اہل فرح ورچ اختلاف برخواست اہل فرح
گفتند قلعہ ما کلاں است بفرح بریم واہل رچ گفتند کہ
بر زمین ما واصل حق شدند ہمیں جا بداریم بعدہ

ملکاںؓ بھی وہیں حاضر تھیں عرض کیں کہ میرے گھر میں
بستر زمین پر ہے اور یہاں تخت ہے لہذا میراںؑ
اسی جگہ رہیں. فرمایا کہ تمہارا حق ہے. عرض کیں
میں اپنا حق بخشی. امامؑ نے فرمایا ہرگز خدا نہ بخشے
اس کے بعد حملہ کرکے کھڑے ہوگئے صحابہؓ چارپائی
پر بیٹھا کر بی بی ملکاںؓ کے گھر لے گئے. حضرتؑ نے
آرام لیکر فرمایا کہ ہم انبیاء کی جماعت سے ہیں ہم
کسیکے وارث ہیں اور نہ کوئی ہمارا وارث ہے بس
پیر کے روز پہر دن چڑھے ۱۹ ماہ ذیقعدہ ۹۱۰ھ
میں اپنے حبیب کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اے
میرے بندے میں تیری طرف متوجہ ہوں اور تجھ پر
درود بھیجتا ہوں میرے پاس جلدی آتا کہ میں
اپنی قدرت کے ہاتھ سے تجھے شربت پلاؤں اور
چھوڑ اپنی جان کو میرے ذکر میں اور میرے قریب
اعلیٰ مقام پر آ پس جھکایا اپنا سر اللہ تعالیٰ کے
حکم کے سامنے پس جب ملک الموت نے روح مطہر کو
قبض کی تو عرش کرسی زمین اور آسمان اور جو کچھ
ان کے درمیان ہے لرزنے لگے. پس اہل فرح اور
رچ کے درمیان اختلاف پیدا ہوا اہل فرح نے

میرانسید محمودؓ بندگی میاں نظامؓ را فرستادہ
گویانیدند بباید کہ منازعت کنید ایں
نعمت ما است ہر جا کہ قابل ما آید آنجا
خواہیم سپرد پس مختلفاں سکوت کردند
چونکہ حضرت ایشاںؑ را مستعد کردہ بر جنازہ
بداشتند و بر داشتہ رواں شدند
ما بین الفرح و رچ جای مسافت بہ
اشجار و انہار بود آنجا جنازہ مبارک
چناں گراں شد کہ یاراں تحمل آں نتوانستند
بعدہٗ ہموں جا فرود آوردہ کسے کہ در ملک او
زمین مذکور بود او را طلب فرمودند و
گفتند کہ ایں زمین را بہ چند بہا بدہی
تا حضرتؑ را بسپاریم مالک زمین بسیار
آہ واوہ زدہ گفت کہ واللہ من تصدیق
حضرت مہدی علیہ السلام کردہ ام ایں
زمین خدا رسانیدہ است زہی سعادت
ایں زمین کہ براں شاہ جہاں را مدفون سازند
بعد ازاں آنسرور را دفن نمودند بعد وفات
آنحضرتؑ میرانسید محمودؓ دہ سال تمام

کہا کہ ہمارا قلعہ بڑا ہے ہم فرح کو لیجائیں گے اور
اہل رچ نے کہا کہ ہماری زمین پر داخل ہوئے ہیں
ہم اسی جگہ رکھیں گے اس کے بعد میرانسید محمودؓ نے
بندگیمیاں نظامؓ کو بھیجکر کہلایا کہ تم آپس میں جھگڑا
مت کرو یہ ہماری نعمت ہے جہاں ہمکو منظور ہو ہم
وہاں سونپیں گے پس اختلاف کرنے والوں نے
سکوت کیا۔ چونکہ حضرت مہدی موعودؑ کو تیار کرکے
پلنگ پر رکھے اور اٹھاکر روانہ ہوئے تو فرح اور
رچ کے درمیان جھاڑوں اور نہروں والی کشادہ
زمین تھی جہاں جنازۂ مبارک اس قدر بھاری
ہوگیا کہ صحابہؓ اٹھا نہ سکے اس کے بعد اسی جگہ
نیچے اتار کر زمین مذکور جس کے قبضہ میں تھی اس کو
طلب کرکے کہا کہ یہ زمین کتنی قیمت میں دیتا ہے
اس میں ہم حضرتؑ کو سونپتے ہیں مالک زمین نے
واویلا کرکے کہا کہ خدا کی قسم میں نے حضرت مہدیؑ
کی تصدیق کی ہے اور یہ زمین خدا دیا ہے کیا ہی
سعادت ہے اس زمین کی کہ اس پر شاہ جہاں
کو دفن کرتے ہیں اس کے بعد آنسرورؑ کو دفن کئے
حضرت مہدیؑ کی وفات کے بعد میرانسید محمودؓ نے

خلافت کردہ جان بجانان سپردند و بعد از
وفات میرانسید محمودؓ بندگیمیاں سید خوندمیرؓ
دہ سال حیات یافتند بعدہٗ قاتلوا وقتلوا
شد بعد از وفات بندگیمیاں سید خوندمیرؓ پنج
سال حیات ہر دو خلفاء الراشدین بندگیمیاں
نعمتؓ و بندگیمیاں نظامؓ شدہ است و بعد از
رحلت ہر دو خلفاء مذکور نہ سال حیات بندگیمیاں
دلاورؓ ماندہ است لیکن در خلافت ہر پنج از این
خلفاء ہزاراں طالبان حق و واصلان ذات
مطلق گشتند و یکیک ہادی خدا بینا و مرشد
اہل حق می شدند اللّٰھم احینی فی ھٰذہ
الطائفۃ و امتنی فی ھٰذہ الطائفۃ و
احشرنی یوم القیٰمۃ فی ھٰذہ الطائفۃ
بحرمۃ الکلمۃ الطیبۃ والتصدیق
وبرحمتک یا ارحم الراحمین۔
(تمت النسخۃ بعون اللّٰہ الملک الوھاب)

کامل دس سال خلافت کرکے جان جانان کے
حوالے کی میراں سید محمودؓ کی وفات کے بعد
بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے دس سال حیات
پائی اس کے بعد قاتلوا وقتلوا کا ظہور ہوا بندگیمیاں
سید خوندمیرؓ کی وفات کے بعد ہر دو خلفاء راشدین یعنی بندگی
میاں نعمتؓ اور بندگیمیاں نظامؓ کی حیات پانچ سال
ہوئی اور ہر دو خلفاء مذکور کی رحلت کے بعد نو سال
بندگیمیاں دلاورؓ کی حیات ہوئی ان پانچوں خلفاء
راشدین کے دور خلافت میں ہزاروں طالبان حق
اور واصلان ذات مطلق ہوے اور انہیں کا ہر فرد ہدایت
کرنے والا خدا کو دیکھنے والا اور مرشد اہل حق ہوا یا اللہ
مجھکو اس جماعت مہدویہ میں جلا اور اس جماعت مہدویہ میں
مار اور قیامت کے دن میرا حشر اس جماعت مہدویہ میں کر
کلمہ طیبہ محمدؐ اور تصدیق سید محمد امام مہدی موعودؑ کی حرمت
اور تیری رحمت سے اے رحم کرنے والوں میں بڑے رحم کرنیوالے
(تمام ہوا رسالہ اللہ ملک الوہاب کی مدد سے)

راقم الحروف
خاکپای گروہ امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام
احقر دلاور عرف گورے میاں مہدی ساکن حیدرآباد دکن
سدی عنبر بازار محلہ پٹھان واڑی

المرقوم ۲ ربیع الثانی سنہ ۹۶

(اشرف مہدی)